بفیض روحانی : مجمع الفضائل والبرکات،مظہر کمالات امام ربانی حضور شیخ العالم مولانا شاہ احمد رضا نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین خانقاہ عالیہ نقشبندیہ کمال پور شریف یوپی

بانی ومہتمم :مؤرخ نیپال،مفسر قرآن، مفتی محمد رضا قادری نقشبندی مصباحی خلیفہ حضور شیخ العالم وسربراہ اعلیٰ علما کونسل نیپال

قیادت :قائد ملت نیپال حضرت مولاناالحاج سید غلام حسین مظہری مرکزی صدر علما کونسل نیپال

وہیں سے وہ پکار اٹھے گا جو ذرہ جہاں ہوگا ☆ بہت برباد ہیں لیکن صدائے انقلاب آئے

نیپال اردو ٹائمز

ہفت روزہ

Weekly

The NEPAL URDU TIMES

جلد نمبر (1)
شمارہ نمبر 20

VOL:(1)
ISSUE (20)

ایڈیٹر: عبدالجبار علیمی نظامی

صفحات 8

15/رجب المرجب
1446ھ مطابق 16/ جنوری 2025 بروز جمعرات

ہندوستان کے گجرات میں عالمی شہرت یافتہ اسلامک اسکالر
ڈاکٹر انوار احمد خان بغدادی کو امام احمد رضا ایوارڈ سے نوازا گیا

پڑوسی ممالک سے متعلق پالیسی پر نظر ثانی کرے بھارت: وزیر اعظم اولی

کاٹھمانڈو

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز

کاٹھمانڈو: نیپال کی حکمران جماعت نیپال کمیونسٹ پارٹی (ای ایم ایل) کی کاٹھمنڈو میں جاری مرکزی کمیٹی کے اجلاس میں ایک سیاسی قرارداد منظور کی گئی ہے، جس میں پارٹی کے صدر اور وزیر اعظم کے پی اولی نے بھارت اور چین کے درمیان معاہدے کو پورے خطے کے لیے ایک مثبت قدم قرار دیا ہے۔ اولی نے کہا ہے کہ چونکہ ہندوستان کے اپنے کسی پڑوسی ملک کے ساتھ اچھے تعلقات نہیں ہیں، اس لئے اسے اپنی پروی پالیسی پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے۔ مرکزی کمیٹی کے اجلاس میں اپنی 47 صفحات پر مشتمل سیاسی تجویز میں کہا گیا ہے کہ پانچ سال کے کمیونیکیشن گیپ کی صورت حال کو توڑتے ہوئے نیپال کے دونوں پڑوسی ممالک درمیان گزشتہ ماہ طے پانے والے معاہدے نے امید کی کرن دکھائی ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ جنوبی ایشیا کے تمام ممالک میں قیام امن کے لیے یہ ایک اہم قدم ہے۔ چین کے بی آر آئی کی کھلے دل سے تعریف کرتے ہوئے اولی نے اپنی پارٹی کے انفرادی لیڈروں کو اس پروجیکٹ کے فوائد پر تربیت فراہم کرنے کی تجویز بھی پیش کی ہے۔ وزیر اعظم اولی نے اپنی سیاسی رپورٹ میں امریکہ کی چین پالیسی پر تنقید کی ہے۔ انہوں نے تائیوان کے حوالے سے امریکی پالیسی کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ چین کی پالیسی کے اصول کو تسلیم کرتے ہوئے تائیوان کی آزادی کے حق میں بات کرنا چھوڑ دے۔ اولی نے کہا ہے کہ چونکہ ہندوستان کے اپنے کسی پڑوی ملک کے ساتھ اچھے تعلقات نہیں ہیں، اس لیے اسے اپنی پڑوسی پالیسی پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کے اپنے کسی پڑوسی پاکستان، بنگلہ دیش، سری لنکا، مالدیپ، افغانستان کے ساتھ خوشگوار سیاسی تعلقات نہیں ہیں۔ پولیٹیکل رپورٹ میں کہا گیا کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان کشیدگی کی وجہ سے سارک تنظیم گزشتہ پانچ سالوں سے مکمل طور پر غیر فعال ہو چکی ہے۔

بی آر آئی معاہدے میں قرض کا لفظ نہیں: وزیر خارجہ رانا

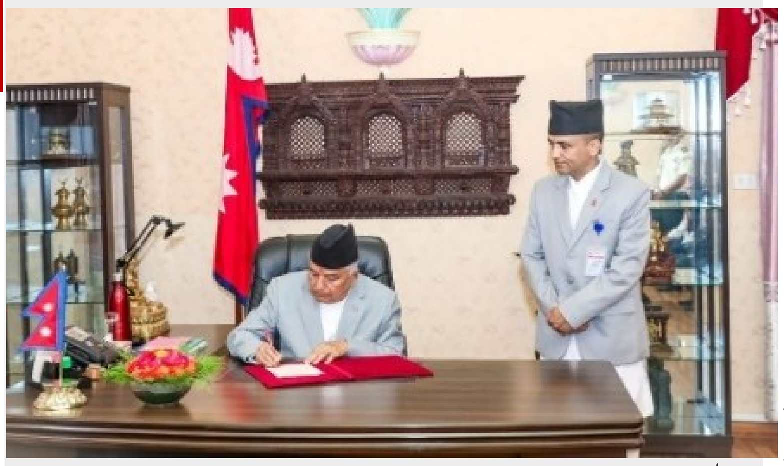

کاٹھمانڈو نیپال اردو ٹائمز

کاٹھمانڈو: ایوان نمائندگان کے تحت بین الاقوامی تعلقات اور سیاحتی کمیٹی کے پیر کو ہونے والے اجلاس میں وزیر رانا نے کہا کہ بی آر آئی پر دستخط پر قرض لینے کی کوئی شرط نہیں ہے۔ کانگریس کے ارکان پارلیمنٹ نے پارلیمانی کمیٹی میں یہ کہتے ہوئے سوال اٹھائے تھے کہ بی آر آئی پر قرض لینے کے لیے دستخط کیے گئے تھے۔ وزیر اعظم اولی کو پارلیمانی کمیٹی میں بلا کر بی آر آئی معاہدے کے بارے میں پوچھا جائے اور بی آر آئی کی دستاویزات سرکاری طور پر دی جائیں۔ جواب میں وزیر خارجہ رانا نے کہا کہ بی آر آئی معاہدہ ہزاروں بار مطالعہ کرنے کے بعد طے پایا۔ BRI ایک دستاویز ہے جس کا 20,000 مرتبہ مطالعہ کیا گیا ہے اور اسے تبدیل کیا گیا ہے۔ یہ پچھلی دستاویز سے زیادہ ترمیم شدہ ہے۔ دستاویز میں لفظ قرض نہیں ہے جیسا کہ آپ اسے پڑھ رہے ہیں۔ رانا نے کہا، اس میں گرانٹ اور ایڈ لکھا ہے۔ گرانٹ اور ایڈ کے الفاظ مختلف نہیں ہیں۔ وزیر رانا نے یہ بھی کہا کہ اگر انہیں بی آر آئی کے بارے میں مزید سمجھنے کی ضرورت ہے تو وہ ارکان پارلیمنٹ کو وزارت میں بلا کر وضاحت کرنے کے لیے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ اے ٹو زیڈ سمجھانے کے لیے تیار ہے۔ وزیر رانا نے واضح کیا کہ بین الاقوامی سطح پر بی آر آئی اور دیگر معاملات پر وزارت خارجہ کے حکام، قانونی ماہرین اور ماہرین سے وضاحتیں حاصل کرنے کی وضاحت کی گئی ہے۔ وزیر خارجہ رانا نے زور دے کر کہا، لفظ قرض کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بی آر آئی پر دستخط کرتے ہیں آپ کو قرض لینا پڑے گا۔ جب قرض مانگنے والا قبول کرتا ہے تو دینے والا دیتا ہے۔ قرض کی شرائط پر دونوں کا اتفاق ہونا چاہیے۔

(سارک) کے سکریٹری جنرل سرور کی نائب صدر یادیو سے ملاقات

کاٹھمانڈو نیپال اردو ٹائمز

کاٹھمانڈو: جنوبی ایشیائی تنظیم برائے علاقائی تعاون (سارک) کے سیکرٹری جنرل محمد غلام سرور نے نائب صدر رام سہایہ پرساد یادیو سے ملاقات کی۔ ان کے درمیان آج لینچور میں نائب صدر کے دفتر میں ایک باضابطہ ملاقات ہوئی۔ اس موقع پر نائب صدر کے پرائیویٹ سیکرٹریٹ نے بتایا ہے کہ علاقائی تعاون اور سارک کے کردار، مواقع اور چیلنجز اور مجموعی علاقائی امن و استحکام پر کتبادلہ خیال کیا گیا۔ نائب صدر یادو نے کہا، بانی رہنما کو ایک پرامن اور خوشحال سارک محطہ کو چوکسی اور کارکردگی کے ساتھ ہمیں سونپی گئی ذمہ داریوں کو نبھاکر آنے والی نسلوں کے حوالے کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔ انہوں نے سارک کے اہم میکانزم کے اجلاسوں کو باقاعدگی سے منعقد کرنے اور 19 ویں سربراہی اجلاس کو مستعدی کے ساتھ منعقد کرنے کی اہمیت کا ذکر کیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ سارک کے ادارہ جاتی فیصلوں پر عمل درآمد کے لے رکن ممالک کا مشترکہ عزم اور تعاون ناگزیر ہے جمہوری نظام اچھی حکمرانی اور انسانی حقوق کو فروغ دینے کے ل ئے رکن ممالک کے درمیان مشترکہ عزم ضروری ہے نائب صدر یادو نے کہا میں سارک جمہوریت کا ایک چارٹر بنانے کی ضرورت پر زور دینا چاہتا ہوں۔ سارک کے سیکرٹری جنرل سرور نے کہا کہ انہیں آئندہ سارک چارٹر ڈے کے لیے تمام رکن ممالک کی نیک تمنائیں موصول ہوئی ہیں اور کہا کہ سارک ممالک کو مختلف چیلنجز کا مل کر مقابلہ کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ سارک ممالک کی تعمیل کے لیے مشترکہ کوششیں ضروری ہے۔

علماء روپندیہی کا ضلع نول پراسی میں پرتپاک استقبال

اسی ہفتے 13 جنوری 2025 نیپالی گتے کے مطابق پوس 29 گتے 2081 سوموار کے روز علماء کاؤنسل نیپال شاخ روپندیہی کا ایک قافلہ نولپراسی کی طرف آیا جس کا علماء کاؤنسل نیپال شاخ نولپراسی کے ارکان نے پرجوش طریقے سے ضلع نولپراسی میں استقبال کیا

بتاتے چلیں کہ علماء کاؤنسل نیپال ملک نیپال کی ایک ایسی تنظیم ہے جو اپنے وطن اور قوم کے بہتر مستقبل کے لی ئے ہر وقت کوشاں رہتی ہے سماجی، سیاسی اور مذہبی لوگوں کو ایک دوسرے سے کیسے مل کر کام کرنا چاہیئے، کس طرح ایک دوسرے کے کام آنا چاہیئے اور کس طرح ایک دوسرے سے محبت کرنی چاہی ئے یہ تنظیم (علماء کاؤنسل نیپال) یہی سبق اپنے وطن کے لوگوں کو سیکھا اور پڑھا رہی ہے

یہی وجہ ہے کہ یہ تنظیم ملک نیپال میں مقبول عام وخاص ہے جب تک اس تنظیم کا وجود نہیں تھا ایک مسجد کے امام کا دوسرے مسجد کے امام سے اور ایک مدرسے کے مدرس کا دوسرے مدرسے کے مدرس سے نہ تو کوئی تعلق تھا اور نہ کوئی رابطہ یہ اس تنظیم و تحریک کا کمال ہے کہ آج ملک نیپال کے ہر ضلعے کے عالم کا رابطہ دوسرے ضلعے کے عالم سے ہے اسی رابطے کا نتیجہ ہے کہ آج علماء روپندیہی اور علماء نولپراسی ایک دوسرے سے مربوط ہیں اور تحریکی و تنظیمی کاموں کے لی ئے ایک دوسرے کا مہمان و میزبان بنتے رہتے ہیں اور آج میزبانی کا شرف علماء نولپراسی کو ملا

جو قافلہ روپندیہی ضلع سے نولپراسی کی طرف آیا تھا اس کی سرپرستی فرما رہے تھے علماء کاؤنسل نیپال شاخ روپندیہی کے ضلع انچارج حضرت مولانا اکبر علی صاحب اور سالار قافلہ تھے علماء کاؤنسل نیپال شاخ روپندیہی کے ضلع صدر حضرت مولانا عبد النبی صاحب اور شریکِ قافلہ تھے حضرت مولانا ارشاد صاحب، حضرت مولانا نور محمد صاحب اور حضرت حافظ آفتاب صاحب یہ قافلہ سوموار کے روز نولپراسی ضلع کے ستا گاؤں پالیکا میں داخل ہوا تو علماء کاؤنسل نیپال کے مرکزی صدر قائدِ اعظم نیپال حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ سید غلام حسین مظہری صاحب قبلہ کے ہمراہ راقم الحروف علماء کاؤنسل نیپال شاخ نولپراسی کا ضلع صدر حضرت مولانا خوشبوالدین نظامی عرف ظہیر الدین، حضرت مولانا عمر نظامی، حضرت مولانا سراج نظامی، حضرت مولانا امان اللہ قادری، حضرت حافظ تصور حسین، حضرت مولانا شہادت حسین نظامی صاحبان نے گرم جوشی کے ساتھ استقبال کیا اپنی استطاعت کے مطابق میزبانی کا حق ادا کیا رات میں تنظیم کے تعلق سے میٹنگ کا انعقاد ہوا کئ اہم موضوع پر تبادلہ خیالات ہوا پھر منگل کے روز ضلع نولپراسی کے کئ جگہوں کے خوبصورت مناظر کا نظارہ کرایا گیا یہ سیر و تفریح قبل عصر تک جاری رہا پھر بعد عصر سلام و مصافحہ کے بعد یہ قافلہ روپندیہی کے طرف واپس روانہ ہو گیا

محمد خوشبوالدین نظامی عرف ظہیر الدین

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز

علما کونسل نیپال کے بینر تلے ملک نیپال کا پہلا تاریخی سیمینار 22 فروری کو ان شاءاللہ

علما کونسل نیپال کے بینر تلے ملک نیپال کا پہلا اردو سیمینار 22 فروری 2024ء بروز ہفتہ صبح دس بجے ہونے جارہا ہے جسمیں مہمان خصوصی حضرت مفتی خالد ایوب مصباحی صاحب قبلہ حفظہ اللہ تعالیٰ راجستھان و مؤرخ نیپال مفتی محمّد رضا صاحب قبلہ مصباحی استاذ الجامعتہ الاشرفیہ مبارکپور، استاذ العلماء مفتی محمّد صادق مصباحی صاحب قبلہ و امیر القلم حضرت علامہ مولانا غیاث الدین عارف مصباحی صاحب قبلہ سعید العلوم یکما ڈیپو لچھمی پور و مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمّد کہف الوری مصباحی صاحب قبلہ نیپال گنج و فخر صحافت عطاے حضور مبلغ اسلام مولانا عبدالجبار علیمی صاحب قبلہ چیف ایڈیٹر نیپال اردو ٹائمز تشریف لا رہے ہیں، انکے علاوہ ملک نیپال کے اکابر مفتیان اسلام و علماء فضلاء محققین و مفکرین (کل مندوبین کم و بیش دس بارہ سے زائد ہیں تفصیلی اشتہار کمپوزنگ کے مرحلے میں ہے) و سماجی باثر شخصیات و قومی لیڈران کی آمد یقینی ہے سیمینار میں مسلمانوں کی تعلیمی پسماندگی اسباب اور حل۔ مسلمانوں کی معاشی پسماندگی ۔ مسلمانوں کی سیاسی پسماندگی مسلمانوں کی تہذیبی پسماندگی اسباب اور اسکا حل جیسے حساس مسائل پر مقالات پیش کیے جائیں گے موجودہ دور میں سیمینار کی ضرورت وافادیت کس قدر ہے وہ اہل علم حضرات سے مخفی نہیں سیمینار (Seminar) کسی موضوع پر غور و فکر، بحث و مباحثہ اور تبادلہ خیال کے لیے منعقد ہونے والی ایک اہم تعلیمی و علمی سرگرمی ہے۔ یہ تعلیمی اداروں، تحقیقی مراکز، تنظیموں اور پیشہ ورانہ شعبوں میں عام ہے اور کسی مخصوص موضوع پر تفصیلی معلومات حاصل کرنے اور اس پر مختلف زاویوں سے روشنی ڈالنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ مذکورہ اطلاعات علما کونسل نیپال کے مرکزی صدر سید غلام حسین مظہری نے نیپال اردو ٹائمز کے نمائندے کو ایک پریس ریلیز میں دی۔

پڑوسی ملک بھارت نے 2 لاکھ ٹن گندم بر آمد کرنے کی دی منظوری،

کاٹھمانڈو

نیپال اردو ٹائمز

کاٹھمانڈو: پڑوسی ملک بھارت نے ایک خصوصی انتظام کے تحت نیپال کو گندم کی برآمد پر گزشتہ دو برسوں سے پابندی ہٹادی ہے۔ بھارتی حکومت نے نیپال کو 2 لاکھ ٹن گندم برآمد کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ اس کے ساتھ اب بھارت سے نیپال کو گندم سپلائی کی جائے گی۔ دو سال قبل مہنگائی اور روس یوکرین جنگ کے باعث بھارتی حکومت نے گندم کی برآمد پر پابندی عائد کر دی تھی۔ نیپال میں ہندوستان کے سفیر ڈاکٹر شنکر شرما نے اتوار کو ہندوستانی عہدیداروں کے ساتھ ہونے والی میٹنگ کے بارے میں جانکاری دی ۔ حکومت ہند کی طرف سے گزشتہ دو سالوں سے لگائی گئی پابندیوں کے باوجود نیپال کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ خصوصی فیصلہ لیا گیا ہے، جس کے لیے حکومت نیپال نے ہندوستان کا شکریہ ادا کیا ہے۔ نیپال کو صرف 2 لاکھ ٹن گندم کی برآمد کی اجازت دی گئی ہے۔ دراصل ہندوستان کی طرف سے لگائی گئی پابندی کی وجہ سے نیپال میں گندم کا ذخیرہ تقریباً خالی ہونے کے دہانے پر تھا۔ یہی نہیں گندم کی مختلف مصنوعات بنانے والی فیکٹریوں کو سب سے زیادہ نقصان اٹھانا پڑا۔ اگرچہ نیپال خود تقریبا 20 لاکھ ٹن گندم پیدا کرتا ہے لیکن یہ اندرونی گھریلو استعمال کے لیے بھی ناکافی ہے۔ اس لیے گھریلو استعمال اور تجارتی مقاصد کے لیے گندم بھارت سے درآمد کی جاتی ہے۔

کویت کے سابق وزیرِ داخلہ کو کرپشن کیسز میں 14 سال قید کی سزا

کویت سٹی، 16 جنوری (ہ س)۔
کویت میں عدالت نے سابق وزیرِ داخلہ اور دفاع شیخ طلال الخالد کو عوامی فنڈز میں کرپشن کے مقدمے میں 7 سال قید کی سزا سنادی۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق کویتی

عدالت نے سابق وزیر سے ساڑھے 9 لاکھ ہزار دینار کی وصولی کا حکم بھی دیا اور ساتھ ہی ایک دوسرے مقدمے میں انہیں 7 سال قید کی سزا سنائی ہے۔ اس سے قبل سابق وزیر تحقیقاتی کمیٹی اور عدالت کے سامنے پیش ہوتے رہے تھے۔ انہوں نے اپنے خلاف دائر 2 مقدمات میں لگائے گئے الزامات سے انکار کیا تھا۔ سابق کویتی وزیر نے غبن اور منی لانڈرنگ کے الزامات کو بھی مسترد کر دیا تھا۔

بنگلہ دیش کی سپریم کورٹ نے سابق وزیر اعظم خالدہ ضیا کو بری کر دیا۔

سپریم کورٹ نے کرپشن کیس میں ضیاء، پارٹی کے قائم مقام چیئر مین طارق رحمان اور دیگر تمام ملزمان کو بری کر دیا۔ ڈھاکہ: بنگلہ دیش کی سپریم کورٹ نے بدھ، 15 جنوری کو سابق وزیر اعظم اور بی این پی کی چیئر پرسن خالدہ ضیا کو بدعنوانی کے ایک مقدمے میں بری کر دیا، ہائی کورٹ کی 10 سال قید کی سزا کو کالعدم قرار دے دیا۔
ڈھاکہ ٹریبیون کی خبر کے مطابق، یہ فیصلہ چیف جسٹس ڈاکٹر سید رفعت احمد کی سربراہی میں ایک بنچ نے بدھ کو ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف 79 سالہ ضیاء کی اپیل کا جائزہ لینے کے بعد سنایا۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا کہ سپریم کورٹ نے ضیا آر فنیج ٹرسٹ کرپشن کیس میں اپنی اپیل میں ضیا، پارٹی کے قائم مقام چیئر مین طارق رحمان اور دیگر تمام ملزمان کو بری کر دیا۔ اپیلٹ ڈویژن نے نوٹ کیا کہ یہ کیس انتقامی کارروائیوں پر مبنی تھا۔ ضیا کو 8 فروری 2018 کو ڈھاکہ کی اسپیشل جج کورٹ-5 نے ضیا آر فنیج ٹرسٹ

کے نام پر سرکاری فنڈز کے مبینہ غبن کے الزام میں پانچ سال قید کی سزا سنائی تھی۔ اسی فیصلے میں ضیاء کے بیٹے طارق اور سابق چیف سیکرٹری کمال الدین صدیقی سمیت پانچ دیگر ملزمان کو 10 سال قید بامشقت کی سزا سنائی گئی۔ ہر ملزم پر 2.1 کروڑ روپے جرمانہ بھی عائد کیا گیا۔ ملزمان میں طارق، صدیقی اور ضیاء الرحمان کے بھانجے مومن الرحمان بدستور مفرور ہیں۔ ضیاء نے ٹرائل کورٹ کے فیصلے کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کی لیکن 30 اکتوبر 2018 کو جسٹس ایم عنایت الرحیم اور جسٹس محمد مستفیض الرحمان پر مشتمل ہائی کورٹ بنچ نے سزا کو بڑھا کر 10 سال کر دیا۔ اس کے بعد ضیاء نے اس سزا کے خلاف اپیل دائر کی تھی۔ قانونی طریقہ کار کے مسائل اور وکلاء کی جانب سے پہل نہ ہونے کی وجہ سے برسوں کی تاخیر کے بعد، اپیلٹ ڈویژن نے 11 نومبر 2024 کو ضیاء کی اپیل کو قبول کر لیا۔ عدالت نے اپیل کی حتمی سماعت تک ہائی کورٹ کی 10 سال کی سزا کو بھی روک دیا۔ سماعت ختم کرنے کے بعد، اپیل ڈویژن نے ضیاء کو باضابطہ طور پر مقدمے میں الزامات سے بری کرنے کے اپنے فیصلے کا اعلان کیا۔ ضیا بیمار ہیں اور اس ماہ کے شروع میں علاج کے لیے لندن گئے تھے۔ ضیاء نے مارچ 1991 سے مارچ 1996 تک اور پھر جون 2001 سے اکتوبر 2006 تک بنگلہ دیش کے وزیر اعظم کے طور پر خدمات انجام دیں۔

اسرائیل اور حماس جنگ بندی پر متفق!

امریکہ نیوز ایجنسی
امریکہ کے نومنتخب صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے بڑا بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں مغویوں کی رہائی پر معاہدہ طے پا گیا ہے اور انہیں جلد رہا کر دیا جائے گا۔ اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ بندی کے حوالے سے سرکاری اعلان کا انتظار ہے۔
ذرائع کے مطابق حماس تنظیم مغویوں کو رہا کرے گی۔ اسرائیل مرحلہ وار غزہ سے اپنی فوجیں ہٹائے گا۔ حماس تنظیم سب سے پہلے 19 سال سے کم عمر خواتین اور نوجوانوں کو رہا کرے گی۔ غزہ معاہدے کا پہلا مرحلہ 42 دن جاری رہے گا جس میں حماس تنظیم تقریباً 34 یرغمالیوں کو رہا کرے گی۔ امریکہ کے نومنتخب صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا، "یہ جنگ بندی معاہدہ نومبر میں ہماری تاریخی فتح کا نتیجہ ہے، کیونکہ اس نے دنیا کو یہ اشارہ دیا تھا کہ میری انتظامیہ امن کی کوشش کرے گی اور تمام امریکیوں کی حفاظت اور سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے ایک معاہدے کو انجام دینے کے لیے کام کرے گی۔" ان کا مزید کہنا تھا کہ "اس معاہدے کے نفاذ سے، میری قومی سلامتی کی ٹیم، مشرق وسطیٰ کے لیے خصوصی ایلچی اسٹیووٹ کوف کی کوششیں اس بات کو یقینی بنائیں گی کہ غزہ دوبارہ کبھی دہشت گردوں کی محفوظ پناہ گاہ نہ بنے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسرائیل اور ہم اپنے اتحادیوں کے ساتھ مل کر کام کرتے رہیں گے، ہم اس جنگ بندی کو مزید آگے بڑھانے کے لیے کام کر رہے ہیں، یہ امریکہ کے مستقبل میں ایک سنگ میل ہے۔ یہ دنیا میں آنے والی عظیم چیزوں کی شروعات ہے۔"
ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ ہم نے وائٹ ہاؤس میں رہتے ہوئے بھی بہت کچھ کیا ہے، ذرا ان تمام حیرت انگیز چیزوں کا تصور کریں جو اس وقت رونما ہوں گی جب وہ وائٹ ہاؤس واپس آجائیں گے اور ان کی انتظامیہ مکمل طور پر قائم ہو جائے گی، تاکہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ بڑھے۔
7 اکتوبر 2023 کو ہونے والے حملے کے بعد، اسرائیل نے دعویٰ کیا کہ حماس نے 94 اسرائیلیوں کو یرغمال بنایا تھا، جن میں سے 34 مبینہ طور پر تب سے ہلاک ہو چکے ہیں۔ حماس نے معاہدے کے پہلے مرحلے میں 34 اسرائیلی یرغمالیوں کو رہا کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہے اور انسانی بنیادوں پر سب سے پہلے خواتین، بچوں، بوڑھوں اور بیماروں کو رہا کیا جائے گا۔

جنگ بندی معاہدہ کے باوجود اسرائیل کی بمباری 50 فلسطینی شہید

ایجنسیاں)۔ قابض صیہونی فوج نے مسلسل 468ویں روز بھی غزہ کی پٹی میں نسل کشی کے جرم کا ارتکاب کرتے ہوئے درجنوں فضائی حملے کئے اور بم باری کی اور عام شہریوں کے قتل عام کا ارتکاب کیا۔ یہ قتل عام ایک ایسے وقت میں ہوا ہے جب دوسری جانب عالمی برادری کے دباؤ پر صہیونی ریاست نے غزہ میں جنگ بندی کے معاہدے سے اتفاق کیا ہے۔ میڈیا رپورٹس میں بتایا ہے کہ قابض فوج کے طیاروں اور توپ خانے نے جمعرات کے روز بھی غزہ کی پٹی کے مختلف علاقوں میں اپنے حملوں اور پر تشدد گولہ باری کا سلسلہ جاری رکھا۔ اس دوران قابض فوج نے گھروں، بے گھر افراد کی پناہ گاہوں اور سڑکوں کو نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں درجنوں افراد شہید اور زخمی ہوئے۔ قابض فوج نے 7 مئی 2024 سے رفح کے بڑے محلوں پر اپنی زمینی جارحیت کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے اور فضائی اور توپ خانے کی بمباری کے درمیان غزہ کے متعدد محوروں کو نشانہ بنایا ہے، جب کہ 5 اکتوبر سے مسلسل فضائی بمباری کے ذریعے شمالی غزہ پر قابض فوج کے ڈرونس نے غزہ شہر کے جنوب میں الزیتون محلے کے جنوب میں المصلابہ کے علاقے کو نشانہ بنایا۔ طبی ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ آج صبح سے ہی شمالی غزہ کی پٹی پر اسرائیلی حملوں میں تقریباً 50 شہری مارے گئے ہیں۔ سول ڈیفنس نے غزہ شہر کے مغرب میں الرمل کے علاقے میں قابض اسرائیلی فوج کی بمباری سے 5 شہید اور 10 سے زائد زخمی ہوئے۔ شہدا کا تعلق ایک ہی خاندان سے تھا۔

وسطی غزہ شہر کے الدرج محلے میں الشعبیہ موڑ کے قریب ایک رہائشی اپارٹمنٹ پر اسرائیلی بمباری میں چار شہری شہید اور دیگر زخمی ہو گئے۔ گذشتہ رات اور آج صبح غزہ شہر کے شمال میں الشیخ رضوان محلے میں انجینئرز سنڈیکیٹ کے قریب ایک رہائشی علاقے پر بمباری کے دوران 15 سے زائد شہری شہید اور دیگر زخمی اور لاپتہ ہوئے۔
شیخ رضوان پل کے قریب ابو وتفہ فیلی ہوم میں ایک اپارٹمنٹ کو قابض فوج نے نشانہ بنایا جس سے متعدد شہری زخمی ہوگئے۔ شیخ رضوان محلے میں گفٹڈ سکول سے ملحقہ گوداموں کو نشانہ بنایا گیا جس سے شہری بھی زخمی ہوگئے۔ قابض فوج نے غزہ شہر کے مغرب میں الجالہ اسٹریٹ کے آخر میں میزائل کے گول چکر پر بمباری کی۔

صدر پوتن نے صرف ایک ملک پر نہیں پورے یورپ پر حملہ کیا ہے: جرمنی

برلن: جرمنی کے صدر فرینک والٹر اسٹین میئر نے کہا ہے کہ روس کی یوکرین کے خلاف جاری جنگ کی وجہ سے یورپ کی آزادی خطرے میں پڑ گئی ہے۔ اسٹین میئر نے دارالحکومت برلن میں متعین غیر ملکی سفارت کاروں کو نئے سال کی مناسبت سے 'بیلیویو پیلس' میں استقبالیہ دیا۔ استقبالیے سے خطاب میں انہوں نے کہا ہے کہ فروری 2022 سے روس کی یوکرین کے خلاف جاری جنگ نے یورپ کی آزادیوں کو دوبارہ سے خطرے میں ڈال دیا ہے۔ صدر پوتن، جنگ کو یورپ میں واپس لے آئے ہیں۔ انہوں نے صرف ایک ملک پر ہی نہیں پورے یورپ کے امن پر حملہ کیا ہے۔

برطانیہ میں "ٹیلی فوبیا" نامی عجیب بیماری، موبائل کی گھنٹی بجتے ہی بڑھ جاتی ہیں لوگوں کی دھڑکنیں

(ایجنسیاں) برطانیہ میں ان دنوں ایک عجیب و غریب بیماری تیزی سے پھیل رہی ہے جس کا تعلق موبائل فون سے ہے۔ اس بیماری میں موبائل کی گھنٹی بجتے ہی کچھ لوگوں کو بے چینی محسوس ہوتی ہے اور ان کی دھڑکنیں تیز ہو جاتی ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق برطانیہ میں 25 لاکھ سے زیادہ نوجوان اس بیماری کا شکار ہیں، جو موبائل کی گھنٹی سن کر گھبرا جاتے ہیں۔ اس بیماری کو 'کال اینگزائٹی' یا 'ٹیلی فوبیا' کہا جاتا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس خوف کو دور کرنے کے لیے برطانیہ میں ایک خصوصی کورس شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

دراصل، ٹیلی فوبیا بنیادی طور پر ذہنی تناؤ کی ایک علامت ہے، جس میں متاثرہ افراد نہ تو کسی سے بات کرنا چاہتے ہیں اور نہ ہی فون اٹھانا چاہتے ہیں۔ اس تناؤ کی وجہ سے وہ تنہائی اختیار کر لیتے ہیں، اور جب موبائل فون بجتا ہے تو ان پر ایک گہرا خوف طاری ہو جاتا ہے۔ اس بیماری کی وجہ سے برطانیہ کے لاکھوں لوگ متاثر ہو رہے ہیں۔ اس بیماری سے نمٹنے کے لیے برطانیہ میں علاج کی سہولتیں فراہم کی جا رہی ہیں۔ ناٹنگھم کالج میں خصوصی کوچنگ کلاسس کا انعقاد کیا جا رہا ہے تا کہ نوجوانوں کو اس بیماری سے نجات دلائی جا سکے۔ ان کلاسز میں طلبا کو سکھایا جا رہا ہے کہ فون پر بات کرنے کے دوران کس طرح کا برتاؤ کرنا چاہیے۔ اس سے ان کا حوصلہ بڑھ رہا ہے اور وہ ٹیلی فوبیا سے باہر آکر لوگوں سے بات چیت کرنے میں آسانی محسوس کر رہے ہیں۔

سعودی عرب میں تمباکو کی مصنوعات کی مارکیٹنگ پر پابندی

سعودی عرب میں میونسپلٹیز اور ہاؤسنگ کی وزارت نے تمباکو کی مصنوعات اور اس جیسی دیگر چیزوں کی براہ راست اور بالواسطہ مارکیٹنگ پر پابندی عائد کر دی ہے۔ تمباکو کی دکانوں کے لیے 2025ء کے تقاضوں کے ایک حصے کے طور پر متعلقہ موجودہ ضوابط اور قواعد کے لیے سرمایہ کاروں اور صارفین کے عزم کو بڑھایا ہے۔ اس پابندی کا مقصد صحت عامہ کو فروغ دینا اور تمباکو نوشی نہ کرنے والے بچوں اور نوجوانوں کی حفاظت کرنا ہے۔
شرائط میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ سگریٹ کو سیل بند پیکج میں فروخت کیا جانا چاہیے اور تمباکو یا اس کی مصنوعات میں سے کسی کی قیمت کو کم کرنا یا اسے تحفے کے طور پر مفت میں پیش کرنا ممنوع ہے۔ انعامات یا نمونے کی شکل میں تمباکو اور اس کے مشتق اشیاء کی فروخت کے لیے کسی بھی قسم کی مصنوعات کو درآمد کرنا، فروخت کرنا یا پیش کرنا بھی ممنوع ہے۔
جب کہ بلدیات کی وزارت نے یہ شرط عائد کی ہے کہ تمباکو کی تمام مصنوعات اور ان کے مشتقات کو جنرل اتھارٹی برائے فوڈ اینڈ ڈرگ کی طرف سے منظور شدہ معیاری وضاحتوں کی تعمیل کرنی چاہیے۔ اس حوالے سے گمراہ کن معلومات پر مشتمل کوئی بھی تمباکو کا سامانا فروخت کرنا یا جعلی معلومات کا اندراج ممنوع ہے۔ تمباکو کے تمام پیکیجوں، بڑے یا چھوٹے اور کسی بھی مصنوعات کے ڈبوں پر واضح طور پر لکھا جانا چاہیے جس میں تمباکو یا اس کے مشتقات میں سے کچھ اس کی ساخت، وضاحتی اور انتباہی ڈیٹا شامل ہے جو جنرل اتھارٹی فار فوڈ اور جنرل اتھارٹی کی نافذ کردہ معیاری وضاحتوں کے مطابق ہے۔
تمباکو نوشی کے نقصانات کی ایک واضح تصویر اس سہولت میں ان تمام سپلائرز کی فہرست بھی ہونی چاہیے جن سے تمباکو کی مصنوعات، لوازمات، اور اسی طرح کی مصنوعات جیسے الیکٹرانک سگریٹ، دستاویزی طریقہ کار کے ذریعے خریدی جاتی ہیں جن پر ریگولیٹری حکام کے ذریعے معائنہ کرنے یا اسٹور سے ٹریک کیے جانے پر انحصار کیا جا سکتا ہے۔ تمباکو کا مقابلہ کرنے والی قومی کمیٹی کے سامنے صارفین کے سامنے ایک انتباہی نشان، تمباکو کی ڈبیوں اور پیکٹوں پر اس میں تمباکو نوشی کے نقصانات کا ایک انتباہی جملہ اور تصویر بھی شامل ہونی چاہیے جس سے اندازہ ہو سکے کہ "تمباکو نوشی اور تمباکو کی مصنوعات منہ کے کینسر کی ایک بڑی وجہ ہیں۔ پھیپھڑے، دل اور شریانوں کے لیے نقصان دہ ہیں۔

لاس اینجلس کی آگ کا پھیلاؤ، 60 لاکھ امریکیوں کو خطرہ

امریکہ نیوز ایجنسی
لاس اینجلس: لاس اینجلس کے جنگل سے شہر تک پھیل چکی آگ سے 60 لاکھ امریکیوں کو خطرے کا سامنا ہے، چند گھنٹوں بعد ہواؤں کے جھکڑ چلنے کی پیش قیاسی نے ہلچل مچا دی۔ آگ لاس اینجلس سے باہر دیگر شہروں تک پھیلنے کی وارننگ جاری کر دی گئی۔ جنگل میں لگی آگ پھیلنے کے بعد سے اب تک 25 افراد ہلاک ہو چکے ہیں، اب سے چند گھنٹوں بعد تیز ہوائیں چلنے کے نتیجے میں 60 لاکھ امریکیوں کو 'شدید آگ' کے خطرات کا سامنا ہے۔ تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق ریاست کے 10 شہروں کی انتظامیہ کے پاس لاس اینجلس سے زیادہ عملہ موجود ہے۔ ماہرین کا کہنا ہیکہ دنیا کا کوئی بھی فائر ڈپارٹمنٹ ان عوامل کا مقابلہ کرنے کے قابل نہیں ہو گا جن کی وجہ سے آگ لگی۔ جنوبی کیلیفورنیا کی تاریخ میں ایٹن اور پالیساڈس کی آگ بالترتیب سب سے زیادہ تباہ کن اور دوسری سب سے زیادہ تباہ کن جنگلاتی آگ ہے۔ یو سی ایل اے کے ایک تجزیے سے پتہ چلتا ہیکہ گزشتہ ہفتے کے دوران لگی آگ سیارے کو گرم کرنے والے فوسل ایندھن کی آلودگی کے بغیر دنیا کے مقابلے میں بڑی اور گرم تھی۔ لاس اینجلس کے انتظامیہ کو آگ بجھانے والے عملے کی شدید کمی کا بھی سامنا ہے۔ ایک ہفتے سے امریکی ریاست کیلیفورنیا کے شہر لاس اینجلس کے جنگل میں آگ پھیلنے کے نتیجہ میں اب تک 12 ہزار گھر مکمل تباہ ہو چکے ہیں، جبکہ 150 ارب امریکی ڈالر کے مالی نقصان کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔

شام میں دہشت گردی کی کوئی جگہ نہیں: سعودی کابینہ

ریاض نیپال اردو ٹائمز
ریاض: سعودی عرب کے فرمانروا شاہ سلمان بن عبدالعزیز کی زیر صدارت سعودی کابینہ کے اجلاس میں علاقائی اور بین الاقوامی میدانوں میں ہونے والی پیش رفت پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ سعودی عرب کی میزبانی میں شام پر وزارتی اجلاسوں میں وسیع بین الاقوامی شرکت کی تعریف کی۔ برادر شامی عوام کی انسانی اور اقتصادی سطح پر حمایت کرنے کے اقدامات پر تبادلہ خیال کرنے اور تاریخ کے اس اہم مرحلے پر ان کی مدد کرنے اور شام کو ایک متحد، خود مختار اور محفوظ ریاست کے طور پر دوبارہ تعمیر کرنے میں ان کی مدد کرنے پر زور دیا۔ اس موقع پر شاہ سلمان نے کہا کہ شام میں دہشت گردی کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے، اس کی خود مختاری پر کوئی خلاف ورزی نا قابل قبول ہے، اور اس کی سرزمین پر کسی طرف سے حملہ برداشت نہیں کیا جائے گا۔ ساتھ ہی سعودی کابینہ نے عالمی برادری سے مملکت کے مطالبہ کی تجدید کی کہ وہ بین الاقوامی قوانین اور اصولوں کے تحت جاری اسرائیلی خلاف ورزیوں کو روکنے کیلئے اپنی ذمہ داری ادا کرے، نیز ریاستوں کی خود مختاری اور ان کی سرحدوں کا احترام کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ خطے کے بحرانوں اور منصفانہ اور جامع امن کے حصول کی کوششیں تیز کرنے پر بات کی۔

دہلی میں ٹھنڈ اور کہرے کے درمیان جھما جھم بارش، ٹھٹھرن میں اضافہ، 29 ٹرینیں لیٹ

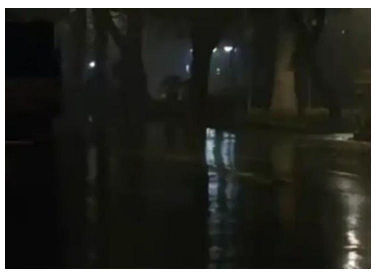

دہلی اور آس پاس کے شہروں میں گھنے کہرے اور شدید ٹھنڈ کے درمیان جمعرات کی صبح جھما جھم بارش ہوئی۔ بارش کی وجہ سے دہلی میں ٹھٹھرن میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ ساتھ ہی کہرے اور تیز ہوا نے بھی لوگوں کا جینا محال کر دیا ہے۔ حد نگاہ بھی کافی کم ہے جس سے گاڑیوں کی آمد و رفت متاثر ہوئی ہے۔ بارش اور کہرے کے سبب سڑکوں پر گاڑیاں رینگتی ہوئی نظر آ رہی ہیں۔
پہاڑوں پر ہو رہی برفباری کا سیدھا اثر میدانی علاقوں میں پڑ رہا ہے، جس سے سرد لہر اور گھنے کہرے کا دور جاری ہے۔ بارش اور کہرے کو لے کر محکمہ موسمیات نے یلو الرٹ جاری کیا ہے۔ محکمہ موسمیات نے کچھ دنوں کے لیے گھنے کہرے اور بارش کے امکانات ظاہر کیے ہیں۔ محکمہ نے دہلی کے لیے یلو تو گروگرام، فرید آباد، گریٹر نوئیڈا اور غازی آباد کے لیے آرینج الرٹ جاری کیا ہے۔
کہرے کا اثر ٹرین اور فضائی خدمات پر بھی بڑے پیمانے پر پڑ رہا ہے۔ دہلی سے آنے والی 29 ٹرینیں کئی گھنٹوں کی تاخیر سے چل رہی ہیں جبکہ کل یعنی بدھ کو 300 سے زیادہ طیاروں نے تاخیر سے اُڑان بھری۔ کئی طیاروں کا روٹ بھی ڈائیورٹ کرنا پڑا۔ حد نگاہ کم ہونے کے سبب کچھ طیاروں کو تھوڑے وقت کے لیے پرواز بھرنے سے روک دیا گیا۔
محکمہ موسمیات کے مطابق جمعرات کو کم سے کم درجہ حرارت 10 ڈگری سیلسیس اور زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 17 ڈگری سیلسیس رہنے کا امکان ہے۔ دھوپ نکلنے کے آثار کم ہیں۔ 20 جنوری تک گھنا کہرا اور شدید ٹھنڈ کے حالات بنے رہیں گے۔ 21 جنوری کو پھر سے بارش ہونے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔
وہیں مرکزی آلودگی کنٹرول بورڈ کے مطابق دہلی میں گزشتہ 24 گھنٹے کے دوران ایئر کوالیٹی اوسط 386 کے ساتھ 'انتہائی خراب' زمرے میں پہنچ گیا ہے۔ واضح ہو کہ صفر سے 50 کے درمیان اے کیو آئی کو 'اچھا'، 51 سے 100 کے درمیان 'اطمینان بخش'، 101 سے 200 کے بیچ 'درمیانی'، 201 سے 300 کے درمیان 'خراب'، 301 سے 400 کے درمیان 'انتہائی خراب' اور 401 سے 500 کے درمیان اے کیو آئی کو 'سنگین' زمرے میں مانا جاتا ہے۔

نیپال: راشٹریہ بینک کی جانب سے بینکوں کو قومی شناختی کارڈ کی بنیاد پر اکاؤنٹ کھولنے کی ہدایات جاری

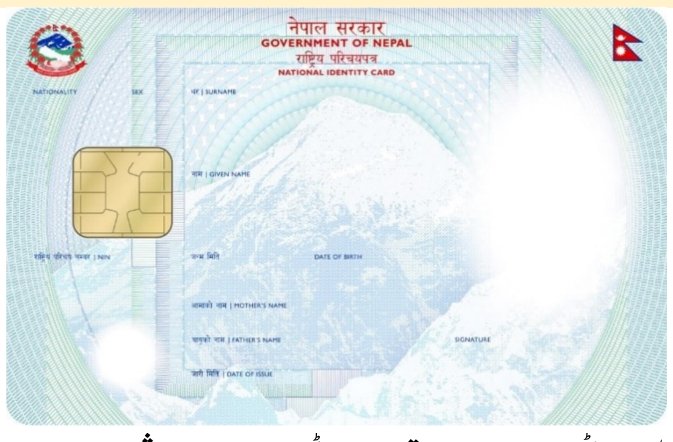

کاٹھمانڈو

نیپال اردو ٹائمز

نیپال راشٹریہ بینک نے ایک بار پھر بینکوں اور مالیاتی اداروں پر زور دیا ہے کہ وہ عوامی نوٹس کے ذریعے ناگرکتا کے علاوہ قومی شناختی کارڈ (نیشنل آئی ڈی کارڈ) کی بنیاد پر اکاؤنٹ کھولنے کی سہولت فراہم کریں۔ مرکزی بینک نے اس سے قبل بینکوں اور مالیاتی اداروں کو اس معاملے پر مربوط ہدایات جاری کی تھیں۔ قومی شناختی کارڈ تک آسان رسائی کو یقینی بنانے کے لیے محکمہ قومی شناختی اور سول رجسٹریشن نے تمام ضلعی انتظامیہ کے دفاتر سے شناختی کارڈ حاصل کرنے کا انتظام کیا ہے۔ اسی طرح کاٹھمانڈو وادی میں قومی شناختی کارڈ نہ صرف ضلعی انتظامیہ کے دفاتر کے ذریعہ بلکہ عارضی کیمپوں کے ذریعے بھی جاری کئے جارہے ہیں، جیسا کہ نوٹس میں بتایا گیا ہے۔ محکمہ نے اپنے پورٹل کے ذریعہ قومی شناختی کارڈ نمبر اور درخواست کی حیثیت کو چیک کرنے کے لئے ایک نظام کو بھی فعال کیا ہے۔ نیپال راشٹریہ بینک کا نوٹس اس بات پر روشنی ڈالتا ہے کہ تمام بینکوں اور مالیاتی اداروں کو پہلے ہی ضروری ہدایات بھیج دی گئی ہیں کہ وہ پورٹل کے ذریعے حاصل کردہ قومی شناختی کارڈ نمبر کو استعمال کریں تا کہ صارفین کو ان کے اکاؤنٹس کھولنے میں مدد ملے ۔ اور صارف کو کسی قسم کی دقت کا سامنانا کرنا پڑے

جامعہ ملک العلما کا 11 سالہ طالب علم نے 8 ماہ میں مکمل کیا حفظ قرآن

رپورٹ ابوافسر مصباحی،
نمائندہ نیپال اردو ٹائمز،

مدھوبنی ،بینی پٹی بلاک کے تحت واقع گاؤں میں جامعہ ملک العلماء کے طالب علم نے خداداد ذہانت سے سب کو حیرت میں ڈال دیا ہے، قرآن شریف کی بے شمار خصوصیات میں سے ایک اس کا بآسانی حفظ ہوجانا بھی ہے جو اپنے آپ میں ایک معجزہ ہے، جامعہ ملک العلماء، لدوت، محمد پور، بینی پٹی ، ضلع مدھوبنی بہار کے ایک 11/سالہ طالب علم محمد امجد رضا ابن محمد صغیر سراہی باسوپٹی ضلع مدھوبنی بہار ،نے صرف 8/ ماہ میں قرآن حفظ کر کے اس معجزے کو دہرایا ہے۔ قرآن کریم کے معجزات میں ایک معجزہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت اپنے ذمہ لی ہے اور بعض پاکیزہ اور مقدس دلوں کو اس کی حفاظت کے لئے چنا ہے اور وہ منتخب لوگ وہ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو یا ان کے والدین نے ان کو اس کے لئے وقف کر رکھا ہے اسی طرح ان مقامات کو بھی اللہ تعالیٰ نے چن لیا ہے جہاں پر یہ حفاظت اور اشاعت کا کام انجام پاتا ہے جنہیں مدارس کہا جاتا ہے انہی مدارس میں ایک جامعہ ملک العلماء لدوت، محمد پور بینی پٹی ضلع مدھوبنی بہار بھی ہے،

مدرسہ اور مکتب کا وجود ہی ایک مسلم معاشرے کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، جس طرح انسانی جسم کے قیام کا مدار ریڑھ کی ہڈی پر ہے ٹھیک اسی طرح مسلم معاشرہ میں اسلامی تہذیب وتمدن، اقدار وروایات اور مذہبی تشخصات کے قیام وبقا کا مدار بھی مدارس و مکاتب پر ہے۔ یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ مدرسے دین کے قلعے ہیں کہ انہی قلعوں میں ان جیالوں کی آبیاری کی جاتی ہے جو وقت پڑنے پر دین کی حفاظت کا علم بلند کرتے ہیں۔ سقوط سلطنت مغلیہ کے بعد برصغیر یعنی موجودہ ہند و نیپال، پاک اور بنگلہ دیش میں جو اسلامی چہل پہل نظر آ رہی ہے اور مسلمان اپنی اسلامی شناخت کے ساتھ زندہ ہے، تو یہ انہی مدرسوں کی بدولت ہے۔

بقول علامہ اقبالؒ اگر یہ مدارس اور مکاتب نہ ہوتے تو سوائے جامع مسجد، لال قلعہ اور تاج محل کے کوئی اسلامی آثار اور مسلمانوں کے نشان ہندوستان میں موجود نہ ہوتے ۔ ایک دین بیزار ماحول میں اسی ایمانی جذبے اور شعور کے ساتھ علاقے کے علمائے کرام کی دعاؤں سے استاذالحفاظ والقراء حضرت مولانا قاری محمد مقصود عالم رضوی نے بتاریخ 6/ شوال المکرم 1439ھ بمطابق 21/جون 2018ء کو جامعہ ملک العلماء کی داغ بیل ڈالی۔

آغاز ہی سے یہ ادارہ اپنے مقصد کی تکمیل میں سرگرم ہے ابھی تک سینکڑوں بچے یہاں سے تعلیم مکمل کر کے ہندوستان کے معیاری درسگاہوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں، اس علاقے میں برسوں سے ایک حفظ و قرأت کی معیاری درسگاہ کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی جس کو حضرت قاری مقصود صاحب قبلہ نے پورا کر دیا ہے، محمد پور حسینی محلہ کے خطیب و امام حضرت حافظ قاری صفی اللہ نوری بتاتے ہیں کہ شروع میں اس ادارہ کو ایک کرائے کے مکان میں شروع کیا گیا تھا مگر معیاری تعلیم نے اس کی شہرتوں کو فرش سے عرش پر پہنچا دیا چاروں طرف سے طالبان علوم نبویہ کا قافلہ جوق در جوق تحصیل علم کے لیے آنے لگا تو عمارت کی کمی محسوس ہونے لگی جس کو دیکھتے ہوئے حضرت قاری مقصود صاحب قبلہ نے اپنی قیمتی اراضی پیش کی اور پورے تن من دھن سے اس ادارہ کو سینچنے میں لگ گ ئے، مخلص معاونین کے تعاون سے یہ کام آسان ہو گیا ،اور اب الحمدللہ اس ادارے کا شمار ایک معیاری ادارہ میں ہوتا ہے صبح و شام قران کی تلاوت سے پوری بستی گونج اٹھتی ہے یہ سب ان کے اخلاص کا ثمرہ ہے اللہ تعالی اس ادارے کو خوب ترقی عطا فرمائے اٰمین۔

یہ مدرسے ہیں تیرے میکدے نہیں ساقی،
یہاں کی خاک سے انساں بنائے جاتے ہیں،

ابوافسر مصباحی
خصوصی نمائندہ نیپال اردو ٹائمز

مائیں اپنی بچیوں پر کڑی نظر رکھیں. کنیز فاطمہ رضوی
الجامعۃ الغوثیہ للبنات میں جشن ردائے قرأت اختتام پذیر

خبر ایجنسی رام گڑھ / رانچی.

/12 جنوری 2025 بروز اتوار کو الجامعۃ الغوثیہ للبنات ہواگ، ضلع ہزاری باغ [جھارکھنڈ] میں جشن غریب نواز کانفرنس، بموقع ردائے قرأت ومبلغہ کا انعقاد کیا گیا .

باضابطہ طور پر، پروگرام کی شروعات صبح دس بجے ہوا. محفل کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے نوری پروین متعلمہ جامعہ ہذا نے کی. اس کے بعد حمد پیش کرنے کے لیے مہک پروین سامعات کے روبرو ہوئی .

پھر سکینہ پروین نعت رسول پیش کرنے کے لیے تشریف لائی، اور یکے بعد دیگرے نعت کے بعد تقریر کا سلسلہ کچھ اس طرح شروع ہوا. عافیہ پروین (عنوان: تعلیم نسواں) پھر نعت کے لیے رجیلن حاضر ہوئی. تقریر کے لیے آفرین پروین(عنوان: بچوں کی تربیت میں ماں کا کردار) نعت شریف پڑھنے کے لیے رابعہ نوری مائیک پر تشریف لائی. تقریر کے لیے کنیز عائشہ(عنوان: تعلیم کی اہمیت) عارفہ ناز، ناز پری، نوری پروین، کنیز فاطمہ، یسری فلک، ثنا عنبر نے بھی نعت نبی کے حسین گلدستے پیش کیے .

روحی پروین(عنوان: توبہ کی فضیلت) رحمت جہاں(عنوان: محبت رسول) نازیہ پروین(عنوان: موجودہ دور اور اصلاح معاشرہ) صبیحہ پروین(عنوان: نماز دین کا ستون ہے) نے بھی سامعات سے خطاب کی .اس کے بعد جامعہ کے طالبات کے درمیان فائنل مقابلے کا دور شروع ہوا .

واضح رہے کہ الجامعۃ الغوثیہ للبنات میں ربیع الاول شریف کے موقع پر قرأت، نعت شریف اور تقریر کا مقابلہ ہوا تھا، جس میں ہر شعبے میں حصہ لینے والی طالبات کو اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات کو انعامات و اسناد سے سرفراز کیا گیا تھا، پھر گیارہویں شریف کے موقع پر یہی تین شعبے میں ان ٹاپ تین نمبر تک رہنے والی طالبات کے درمیان مقابلہ ہوا، جس میں دو باقی رہی اور دونوں کو انعامات سے نوازا گیا. آج جشن ردا کے موقع پر ان دو دو بچیوں کے درمیان فائنل مقابلہ ہوا. جس میں قرأت میں ایک نمبر پر آنے والی طالبہ کا نام نازیہ پروین ہے، اور دوسرے نمبر پر رہنے والی طالبہ کا نام عارفہ خاتون ہے .

نعت شریف میں اول مقام حاصل کرنے والی گلفشاں اجمیری، اور دوسرے نمبر پر رہنے والی تانیہ پروین. جبکہ تقریر میں اول مقام حاصل کرنے والی آمنہ خاتون ہے اور دوسرے نمبر پر عالیہ آفرین .

پھر ترانہ پیش کیا گیا .

اس کے بعد عالمہ فاضلہ کنیز فاطمہ رضوی شمسی (پرنسپل: الجامعۃ الغوثیہ للبنات) کی تقریر ہوئی. آپ نے موجودہ دور میں ارتداد کا شکار ہورہی مسلم بچیوں پر روشنی ڈالی، قوم کی بچیوں اور ماؤں سے خطاب کیا کہ ہماری قوم کی بچیوں کو شریعت مطہرہ کی روشنی میں زندگی گزارنے کی ضرورت ہے، اسی میں ہماری زندگی سنور سکتی ہے اور آخرت بھی. پردے کی ضرورت پر بھی روشنی ڈالی اور بے پردگی کی وعیدیں سنائیں. بالخصوص ماؤں کو زور دے کر کہا کہ اپنی بچیوں کے حرکات و سکنات پر کڑی نظر رکھیں. بچیوں کی تربیت میں ماں کا کردار بہت اہم ہوتا ہے، اس لیے موجودہ دور میں تو اور بھی آپ پر ذمہ داری بڑھ جاتی ہے. اس لیے اسلامی تعلیمات سے اپنی بچیوں کو لیس کریں. اور موبائل پر بھی زیادہ توجہ رہے کہ وہ کس قدر موبائل کا استعمال کر رہی ہے اور کن لوگوں سے بات کرتی ہے. اپنی بچیوں کے ہاتھوں میں موبائل نہ دیں. اور اگر دے رہے ہیں تو بہت کم وقتوں کے لیے دیں اور وہ بھی نگاہ میں رکھیں کہ موبائل میں وہ کیا کر رہی ہیں، ورنہ ہاتھ ملتے رہ جائیں گے اور بدنامی کا داغ لینے کے لیے تیار رہیں . ساری بیماریوں کا جڑ اس وقت موبائل ہے، اس لیے اس پر والدین توجہ دیں .اس کے بعد جشن ردائے قرأت ومبلغہ کا حسین منظر سامعات کے سامنے پیش کی گئی اور یکے بعد دیگرے ان کی ردا اور گل پوشی کی گئ .پھر محترمہ سعیدیہ نوری نے بہترین لب و لہجے میں تہنیت کے اشعار پیش کی .

آخر میں صلاۃ و سلام کے بعد دعا پر تین بجے محفل کا اختتام ہوا.

Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com

نوشۂ تعلیم ایوارڈ بارگاہِ حضور عزیز ملت میں پیش۔

پریس ریلیز
نیپال اردو ٹائمز

واپی(۱۵/ جنوری ۲۰۲۵، بدھ) امجدی نیوز۔ مدرسہ حنفیہ فیضانِ رضا، شہر واپی میں ایک عظیم الشان تعلیمی جلسہ منعقد ہوا، جس میں علمائے اہل سنت، مصباحی برادران، اور سینکڑوں محبانِ دین نے شرکت کی۔ اس موقع پر جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے سربراہِ اعلیٰ، حضرت علامہ الحاج شاہ عبدالحفیظ صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں "نوشۂ تعلیم ایوارڈ" پیش کیا گیا۔ جلسے کی صدارت مدرسہ کے صدرِ اعلیٰ، الحاج توفیق خان عرف گڈو سیٹھ نے کی۔ انہوں نے اپنے خطاب میں حضرت علامہ شاہ عبدالحفیظ صاحب کی خدمات کو زبردست خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ آپ کی تعلیمات نسلوں کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ انہوں نے سپاس نامہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ایوارڈ آپ کی علمی و روحانی خدمات کے اعتراف کا ایک چھوٹا سا نذرانہ ہے۔ مدرسہ کے مینیجر محمد عیسیٰ عرف بلو نے ایوارڈ پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضور عزیز ملت کی شخصیت اہل سنت کے لیے سرمایہ افتخار ہے، اور ہم اس بات کا عزم کرتے ہیں کہ ان کی تعلیمات کو عام کرنے میں اپنی بھرپور کوشش کریں گے۔ اس تقریب میں علمائے کرام نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور کہا کہ حضرت علامہ شاہ عبدالحفیظ صاحب کی خدمات ایک ایسی روشنی ہیں، جو رہتی دنیا تک رہنمائی کرتی رہے گی۔

آخر میں جلسے کے شرکاء نے اجتماعی طور پر دعا کی کہ اللہ تعالیٰ حضرت عزیز ملت کو صحت و عافیت کے ساتھ طویل عمر عطا فرمائے اور ان کے فیض کو پوری دنیا میں عام کرے۔

یہ جلسہ اپنے اہداف اور روحانی فضا کے اعتبار سے ایک یادگار تقریب ثابت ہوا، جو طویل عرصے تک شرکاء کے دلوں میں زندہ رہے گی۔

کسی بھی پارٹی کو تقسیم کرنے کا کام میں نہیں کرتا: وزیر اعظم

کاٹھمانڈو، وزیر اعظم کے پی شرما اولی نے واضح کیا ہے کہ اگرچہ سیاسی جماعتوں سے متعلق قوانین کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے لیکن وہ کسی بھی پارٹی کو تقسیم کرنے یا ضم کرنے کا کام نہیں کریں گے۔ بالواٹار میں منعقدہ ایک پروگرام میں فیڈریشن آف نیپالی جرنلسٹس کے نومنتخب عہدیداروں کو مبارکباد دیتے ہوئے وزیر اعظم اولی نے پارٹیوں کو تقسیم کرنے کے لیے آرڈیننس لانے کے معاملے پر پھیلی ہوئی منفیت پر اپنی تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ 'پارٹی انضمام اور تقسیم ان جماعتوں کے اندرونی معاملات ہیں، میں اس پر کچھ نہیں کروں گا'۔ قبل ازیں وزیر اعظم اولی نے یاد دلایا کہ جب وہ وزیر اعظم تھے تو انہوں نے پارٹیوں کی تقسیم پر ایک آرڈیننس متعارف کرایا تھا لیکن بعد میں احتجاج کے بعد اسے واپس لے لیا تھا۔ انہوں نے کہا، "جن لوگوں نے اس کی مخالفت کی، وہ اپنی شرمندگی کو ہضم کرنے کے بعد، ایک ایسی شرط لے کر آئے کہ 20 فیصد ممبران پارلیمنٹ بھی تقسیم کر سکتے ہیں،" اور یہ واضح کیا کہ ان کا ایسا کچھ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ وزیر اعظم اولی نے کہا، "ہم 10-5 کام کرنے نہیں آئے ہیں۔ یہ ملک اور عوام کے مفاد میں کام کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ ملک کی ترقی اور عوام کی خدمت پر پوری توجہ کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے صحافت اور معلومات کے بہاؤ پر بھی تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ "فیڈریشن آف جرنلسٹس کو غلط بیانات اور افواہوں کی وجہ سے لوگوں کے معلومات کے حق کو دبانے سے روکنے کے لیے کردار ادا کرنا چاہیے۔" نیز، انہوں نے اس یقین کا اظہار کیا کہ حکومت پریس اور آزادی اظہار کے تحفظ میں کردار ادا کرے گی۔ اس موقع پر وزیر اعظم اولی نے صحافیوں کی فیڈریشن کی صدر نرملا شرما سمیت عہدیداروں کو مبارکباد دی۔ مہاسنگھ کے صدر شرما نے خواتین کی قیادت والے انتخابات کی تاریخ اور سیاسی جماعتوں، صحافتی تنظیموں اور عام صحافیوں کی حمایت کا احترام کرتے ہوئے مہاسنگھ کے مستقبل کے منصوبوں پر بھی تبادلہ خیال کیا۔

1022 واں عرس سید سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ: دعوتِ اسلامی انڈیا کی خصوصی خدمات

بہرائچ(پریس ریلیز):

1022ویں عرس سلطان الشہداء فی الہند، حضرت سیدنا سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ کے موقع پر دعوتِ اسلامی انڈیا کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے قافلوں نے عرس کی تقریبات میں بھرپور حصہ لیا۔ دعوتِ اسلامی انڈیا کے شعبہ GNRF کی جانب سے غریبوں میں کمبل تقسیم کیے گئے اور زائرین کی خدمت کے لیے مفت طبی کیمپ کا اہتمام کیا گیا۔

عرس کے موقع پر عوام کو دینِ حق کی تعلیمات سے روشناس کروانے کے لیے دینی کتب اور رسائل تقسیم کیے گئے۔ علمائے کرام کی خدمات کو سراہا گیا اور ان سے ملاقات کر کے خیریت دریافت کی گئی۔

مکتبۃ المدینہ سے شائع شدہ اسلامی کتب کا تعارف بھی حاضرین کے سامنے پیش کیا گیا، جسے عوام و خواص نے بے حد پسند کیا۔ درگاہ شریف انتظامیہ کمیٹی کے نومنتخب صدر، محترم جناب بقاؤاللہ صاحب نے دعوتِ اسلامی کے اسٹال کا دورہ کیا۔ اس موقع پر گونڈہ ڈویژن کے نگران، جناب ابو طلحہ عطاری صاحب نے ان کا پرتپاک استقبال کرتے ہوئے گل پوشی کی اور انہیں مبارکباد پیش کی۔ درگاہ شریف مسجد کے امام، حضرت مولانا ارشد القادری صاحب نے دعوتِ اسلامی انڈیا کے ذمہ داران کو خصوصی دعاؤں سے نوازا۔ اس موقع پر درگاہ انتظامیہ کمیٹی کے معزز اراکین، دلشاد احمد ایڈووکیٹ اور وسیم احمد مکرانی بھی موجود تھے۔ یہ اطلاع مدرسۃ المدینہ فیضانِ صدیق اکبر، اعظم گڑھ کے پرنسپل، حضرت مولانا اقبال حسین مصباحی صاحب نے اپنے پریس ریلیز کے ذریعے دی۔ عرس کی یہ روحانی اور خدمتِ خلق پر مبنی تقریبات حضرت سیدنا سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ سے والہانہ محبت اور ان کے مشن کی یادگار ہیں، جو دینِ حق کی ترویج و اشاعت اور انسانیت کی خدمت کا عملی نمونہ پیش کرتی ہیں۔

شائع کردہ: علما کونسل نیپال، لمبنی پردیش

لاس اینجلس میں آگ کے شعلے - فلسطین کے شہدا کی آہ!

ایڈیٹر کے قلم سے۔۔۔

حال ہی میں ہوئے خود کو سوپر پاور کہنے والے ملک امریکہ کے شہر لاس اینجلس میں تباہی درس عبرت ہے۔

دنیا بھر میں ہونے والے مظالم اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں کبھی کبھار ایسی صورت حال پیدا کرتی ہیں کہ ہم ان کے اثرات کو مختلف طریقوں سے محسوس کرتے ہیں۔ حالیہ دنوں میں لاس اینجلس میں لگی آگ کے شعلے، جو کہ ایک قدرتی آفت کی علامت ہیں، ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کرتے ہیں کہ کیا یہ شعلے فلسطین کے شہدا کی آہوں کی گونج ہیں؟

جب ہم فلسطین کی بات کرتے ہیں، تو یہ صرف ایک جغرافیائی مسئلہ نہیں ہے، بلکہ یہ ایک انسانی مسئلہ ہے۔ فلسطینی عوام کی جدوجہد، ان کی قربانیاں، اور ان کی آہیں دنیا کے مختلف کونوں میں سنائی دیتی ہیں۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شہر میں آگ لگی ہے، تو یہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ دنیا میں کہیں نہ کہیں انسانی درد اور مظلومیت موجود ہے۔

لاس اینجلس میں آگ کے شعلے، جو کہ ایک قدرتی آفت کی علامت ہیں، ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کرتے ہیں کہ کیا یہ شعلے فلسطین کے شہدا کی آہوں کی گونج ہیں؟ کیا یہ ہمیں یہ یاد دلاتے ہیں کہ انسانی زندگی کی قیمت کتنی زیادہ ہے؟ جب ہم ان شعلوں کو دیکھتے ہیں، تو ہمیں یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ صرف ایک شہر کی کہانی نہیں ہے، بلکہ یہ ایک عالمی مسئلے کی عکاسی کرتے ہیں۔

فلسطین کی سرزمین پر اسرائیل کی بربریت کو ہوا دینے میں جس قدر امریکہ شامل ہے شاید اور کوئی ملک ہو، فلسطین کے بچوں کی آہ کہیں یا عذاب الٰہی جو بھی خود کو سوپر پاور کہنے والے امریکہ میں لگی آگ سے لاکھوں بے گھر ہوئے ہیں، اور اس کا غم ہر یوروپین کو ہے اور انسانیت کے ناطے ہمیں بھی ہمدردی ہے البتہ یہی احساس دنیا کو اس وقت بھی کرنی چاہیے جب کہ جنگ بندی کے باوجود فلسطین میں بمباری جاری ہے، گزشتہ دنوں غزہ کی صورت حال کو دیکھ کر انسانیت شرمسار ہے، فلسطین کے مسلمانوں کی آہیں ہی ہے، کہ آج ایک طرف امریکہ آگ کے لپیٹے میں ہے تو لندن و فرانس میں بیماریوں نے دنیاوی زندگی کو بدتر بنا دیا ہے، عرب کی سرزمین پر آنے والا سیلاب بھی کہیں نہ کہیں اس جانب پوری دنیا کہ توجہ اپنی طرف کھینچے ہوئے کہ جہاں ایک طرف فلسطینی مسلمانوں کا خون پانی کی طرح بہایا جارہا ہے وہیں دوسری جانب سعودیہ عربیہ میں آئے دن اسلام کے تشخص کو ختم کرنے کی ناپاک کوشش ہورہی ہے۔

مظلوموں کی آہ سے کوئی نہ بچ سکا ہے، آج پوری فلسطین کی ابادی کھنڈروں میں تبدیل کر دی گئی ہے اور ستاون ملک تماشائی بنے بیان جاری کرنے کے علاوہ کچھ نہ کر سکے۔

ہم چاہتے ہیں کہ عالم کے امن و امان کو بحال کیا جائے، فلسطینی مسلمانوں پر ہو رہے مظالم کے روک تھام کے لیے لائحہ عمل تیار کیا جائے۔

Nepal Urdu Times · SUBSCRIBE Nepal Urdu Times · nepalurdutimes

نیپال اردو ٹائمز
NEPAL URDU TIMES
شمارہ نمبر (21)
اعلان برائے کالم نگار

ہفت روزہ "نیپال اردو ٹائمز" کا شمارہ نمبر (21) ان شاءاللہ 23/جنوری 2025 کو شائع ہوگا، کالم نگار و قلم کار حضرات اپنی نگارشات اور مضامین 21/جنوری 2025 تک ہمارے ای میل یا مندرجہ ذیل وہاٹس ایپ نمبرات پر ارسال کریں۔

نوٹ: کسی بھی مضمون میں ایڈیٹر کو حسب ضرورت تصرف یا ترمیم کا حق حاصل ہوگا، کالم نگار کی رائے سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں۔

مفتی کلام الدین نعمانی
نائب ایڈیٹر
+9779817619786

مولانا عبدالجبار علیمی نظامی
چیف ایڈیٹر
+918795979383

مولانا حسن سراقہ رضوی
معاون و خصوصی صحافی
+917398208053

weeklynepalurdutimes@gmail.com

شائع کردہ: علما کونسل نیپال، لمبنی پردیش رجسٹرڈ۔
ہیڈ آفس: نول پراسی لمبنی پردیش نیپال

علم کی شمع سے ہو ہم کو محبت یارب

تحریر: غیاث الدین احمد عارف مصباحی نظامی (مشیر اعلیٰ نیپال اردو ٹائمز)

یہ واقعہ کوئی بارہ، تیرہ سال پرانا ہے، آج اچانک مجھے اپنی ڈائری میں یہ تحریر نظر آئی سوچا چلو پہلے نہیں تو اب اِسے آپ کی میز پر مطالعہ کے لیے پیش کردوں۔۔۔۔۔۔۔

سورج اپنی آخری سانسیں گِن رہا تھا اور شام ہونے والی تھی، اسٹیشن ماسٹر کے اعلان کے مطابق ٹرین اپنے وقت سے ایک گھنٹہ لیٹ چلنے والی تھی اس لیے میں وقت گزاری کی نیت سے اپنے ایک دوست کے ساتھ محو گفتگو تھا اسی درمیان ایک نہایت ہی خوب رُو دوشیزہ ہمارے قریب ہی آ کر بیٹھ گئی، اس وقت ٹرین میں زیادہ مسافر بھی نہ تھے پھر بھی مجھے اس کو دیکھ کر کوئی تعجب اور حیرت نہ ہوئی کہ شہروں میں تو اس طرح لڑکیاں گھومتی پھرتی رہتی ہیں۔ یا یہ کہ شاید وہ خود کو ہمارے پاس زیادہ محفوظ سمجھ رہی تھی۔ یوں تو میں غیر محرم عورتوں سے باتیں کرنے کا عادی نہیں ہوں لیکن نہ جانے کیوں اُس دن میرے دل میں اچانک کیا خیال آیا؟ کہ میں نے بلا ارادہ بس یوں ہی اس دوشیزہ سے ایک سوال کر ڈالا۔

کیا آپ ریلوے محکمہ میں ملازمت کرتی ہیں؟ میرے سوال کا اس نے ذرہ برابر بھی برا نہ مانا بلکہ فوراً جواب دیا.

نہیں! میں ابھی بی اے فائنل کر رہی ہوں البتہ میرے والد صاحب ریلوے محکمہ میں ملازمت کرتے تھے لیکن ان کا سال بھر قبل انتقال ہو گیا۔

پھر میں نے دوسرا سوال کر ڈالا تو آپ کی ماں تو پینشن پاتی ہوں گی؟

میرے اس سوال پر اس کا لہجہ پُر غم ہو گیا

جی پینشن پاتی تھیں مگر چھ ماہ قبل وہ بھی اس دنیا کو الوداع کہہ گئیں۔

تو پھر آپ کے بھائی وغیرہ ہوں گے؟

ایک پُر سوز آواز اُبھری۔ کاش میرا کوئی بھائی ہوتا۔

تو کیا کوئی بھائی بھی نہیں؟

ہم صرف تین بہنیں ہیں دو مجھ سے بڑی ہیں جن کی شادی ہو چکی ہے۔

اچھا تو ان کے شوہر آپ کی دیکھ بھال کرتے ہوں گے یا آپ کے ماموں وغیرہ نے آپ کی ذمہ داری قبول کی ہوگی؟

جواب میں ایک پُر درد مصرع گونجا۔

ع۔۔ اس جہاں میں کون کس کا غم اٹھاتا ہے جناب؟

واقعی یہ اتنی درد بھری آواز تھی کہ میں بھی روتے روتے بچا لیکن میرے ذہن و دماغ اور طرز کلام پر اس کا صاف اثر ظاہر ہو رہا تھا۔

اگلی بات جاری رکھتے ہوئے اس نے کہا میں نے اپنی بہنوں کے یہاں رہنے کی کوشش کی تھی اور امید تھی کہ وہاں مجھے پناہ مل جائے گی لیکن مجھے جلد ہی احساس ہو گیا کہ میرا خیال، خام تھا۔ انہیں تو محض میری بچی کھچی دولت کی لالچ تھی، مجھ سے کیا محبت کرتے وہ؟ سو میں نے ٹھان لیا کہ میں اب اپنی زندگی خود جینے کی کوشش کروں گی۔ میں اکیلی تھی اور خطرات ہمارے سامنے منہ کھولے کھڑے تھے۔ لیکن میں نے اپنے دل کو سمجھایا اور از خود اپنا حوصلہ بڑھایا، اب میں خالی اوقات میں محلے کے لوگوں کے کپڑے سی کر اپنا اور اپنی تعلیم کا خرچ پورا کر رہی ہوں۔ اب۔ آگے اپنی زندگی اپنے مالک کی مرضی پر چھوڑ دی ہے۔ میری محنت اور کاوش ہوگی تو مالک کا فضل بھی ضرور ہوگا اور وہ ہم کو تنہا نہیں چھوڑے گا

ٹرین چل چکی تھی اور اس کے پہیوں کا شور ہماری گفتگو پر غالب آ رہا تھا، اب ہم اپنے اپنے بیگ سے سے کوئی رسالہ نکال کر مطالعہ میں مصروف ہونے کی کوشش کر رہے تھے مگر کچھ ہی دیر میں مجھے یہ احساس ہو گیا کہ فی الحال مطالعہ کرنا بے سود ہے کیونکہ ذہن کسی اور وادی میں گم ہو چکا تھا، میرے دماغ میں اب بس ایک ہی سوال گردش کر رہا تھا کہ ایک تن تنہا لڑکی کو تعلیم سے کس قدر محبت ہے کہ وہ ہر دنیاوی سہارے سے بے سہارا ہونے کے باوجود اپنی منزل کی طرف گامزن ہے اور اس کی ہمت نے جواب نہیں دیا۔

آپ جانتے ہیں وہ بچی کس قوم کی تھی؟

وہ ایک برہمن کی بچی تھی.

اسے معلوم تھا کہ تعلیم کی اہمیت کیا ہے؟

اسے یہ علم تھا کہ تعلیم کے بغیر کوئی ترقی ممکن نہیں ہے۔

اس لیے اس نے ہر چہار جانب سے مصائب و آلام میں گھرنے کے باوجود تعلیم کو ترک کرنا مناسب نہیں سمجھا۔

اور آپ جانتے ہیں کہ میری نظر رسالے کی سطروں پر کیوں نہیں ٹک رہی تھی اور کیوں مطالعے میں جی نہیں لگ رہا تھا؟ وجہ یہ تھی کہ میرے دماغ میں ایک جانب تو وہ غموں سے چُور مگر حوصلوں سے بھرپُور لڑکی گردش کر رہی تھی تو دوسری جانب ذہن کی اسکرین پر ہماری قوم کے ان بچوں کی تصاویر چھپ رہی تھی. جو اپنے عظیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے دُور شب و روز کھیل کود اور لہو لعب میں مست و مگن رہتے ہیں اُنھیں بس دو وقت کا کھانا اور ہفتے میں دو بار گوشت کی بُو مل جائے یہی ان کی زندگی کا مقصود ہے۔

جس امت کو پہلا پیغام ہی علم کے حوالے سے ملا، جس قوم کو یہ کہا گیا کہ تم علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین تک جانا پڑے یعنی تمہیں خواہ کتنی ہی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے مگر علم ضرور حاصل کرنا، کیوں کہ دنیا کی ترقیوں کا راستہ علم سے ہو کر ہی گزرتا ہے اور خدا کی معرفت کا ذریعہ بھی علم ہی ہے۔ پھر ہم نے علم کا دامن کیوں چھوڑ دیا ہے؟ اور اگر چھوڑ دیا ہے تو ہم اپنی ذلت و رسوائی کا شکوہ کیوں کرتے ہیں؟ جب ہم نے اپنے آپ کو خود ہی قعر مذلت میں دھکیلا ہے تو پھر ہمیں دوسروں سے شکایت کا حق کہاں؟

علامہ اقبال نے کتنے درد بھرے انداز میں اپنی قوم کا رونا رویا تھا۔

حیرت ہے کہ تعلیم و ترقی میں ہے پیچھے
جس قوم کا آغاز ہی اقراء سے ہوا تھا

اے میری قوم کے احباب! سوچئے اور خوب سوچئے، دل و دماغ لگا کر سوچئے شاید کہیں ذہن کے نہاں خانے میں میرا دردِ دل اثر کر جائے۔

انداز بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے
شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات

ارباب علم کم از کم اللہ تعالیٰ کی ذات پر متوکل رہیں

جس طرح سے آج حالات بنے ہوئے ہیں، مدارس و مساجد میں علما و ائمہ کے سامنے درپیش چیلنجیز کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں، جس دور میں مہنگائی آسمان کو چھوئے ہوئے اس دور میں بھی مختصر سی تنخواہ میں دین مصطفیٰ ﷺ کی نشر و اشاعت کے لیئے یہی علما مصروف عمل ہیں، کیوں کہ ہم جانتے ہیں کہ رزق دینا رب تعالیٰ کا کام ہے، وہ اپنے بندوں پر بہت رحم کرنے والا ہے، پھر بھی کچھ ایسے علما بھی ہیں جن کی شکایتیں شب و روز عوام و خواص کے سامنے پیش ہوتی رہتی ہیں اور لوگ کان بھی نہیں رکھتے، مطلب یہ ہے کہ ارباب علم کو تنخواہ کی کمی و بیشی کا رونا نہیں رونا چاہیے کیونکہ نہ تو مقدر سے زیادہ ملے گا اور نہ ہی کم۔ تو پھر اس کے لیے بندوں کے سامنے کیوں گلہ و شکوہ کریں؟ اللہ تعالیٰ جس حال میں رکھے اس کا شکر ادا کریں، اور جو کچھ عرض و فریاد کرنا ہے پروردگار سے کریں۔ رزق بڑھانا گھٹانا اسی کے اختیار و تصرف میں ہے۔ تنخواہوں کی کمی کی شکایت کرنا کسی بھی نہج سے ارباب علم و شعور کو زیب نہیں دیتا۔ پھر آقائے کونین، سلطان دارین ﷺ اور ان کی شہزادی حضرت خاتون جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا اور بہت سے اصحاب رسول کی سادہ زندگی دیکھیں اور ان کے فاقوں پر فاقے کے واقعات کتابوں میں پڑھیں۔ تسکین قلبی حاصل ہوگا۔ پیغمبر اسلام ﷺ کی مثالی زندگی ہمارے لیے نمونۂ عمل ہے عالم کی تمام چیزوں پر قبضہ و اختیار ہوتے ہوئے بھی انہوں نے کس طرح غربت کی زندگی گزاری! ارباب علم کے لیے یہ ایک مناسب مشورہ ہے کہ اگر موجودہ دور میں قلیل تنخواہ سے کام نہیں چلتا تو پھر کوئی اور کام، کاروبار، یا تجارت کریں۔ یہ کس نے کہا ہے کہ صرف پڑھانا یا امامت کرنا ہی اہل علم کے لیے لازم و ضروری ہے؟ آپ ہر جائز کاروبار اور تجارت کر سکتے ہیں جیسا کہ ہمارے اسلاف کرام نے کیا ہے۔

خود ہمارے امام شمس الائمہ و سراج الامہ، امت محمدیہ کے ارفع و اعلی محدث و مجتہد، حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے کپڑوں کی تجارت فرمائی۔ باوجود اس کے کہ ان کے علم و فضل اور ذہانت و دانائی کا آج تک کوئی مقابلہ نہیں کر سکا، آج ان کا نام اور کارنامہ آفتاب نصف النہار سے بھی زیادہ روشن و تابناک ہے۔

یہ ملاحظہ کریں کہ ہمارے حضور نبی اکرم ﷺ اللہ کی بارگاہ میں اس طرح دعا فرمایا کرتے تھے: اللھم احینی مسکینا و امتنی مسکینا "یا اللہ! مجھے مسکین والی زندگی دے اور مسکین والی موت۔" یہ سب تعلیم امت کے لیے تھا۔ ورنہ تو ہمار حضور ﷺ مالک کل، سلطان دارین، اور رب تبارک و تعالیٰ کے محبوب مکرم ہیں۔ آج وارثین انبیاء کی جماعت قلیل آمدنی اور کم تنخواہ کا رونا روئے تو کیا یہ اچھی بات ہے؟ بلکہ یہ معیوب ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: نحننرزقکم

"ہم ہی تم کو روزی دیتے ہیں۔"

اور ساری مخلوقات کو اللہ تعالیٰ ہی روزی عطا فرماتا ہے۔ ہاں، بندوں کا کام ہے کوشش، جدوجہد، اور محنت کرنا۔ اس لیے ہر مسلمان کو توکل علی اللہ پر قائم رہنا چاہیے اور رزق کے معاملے میں کسی انسان سے شکایت نہیں کرنی چاہیے۔

اکبر علی قادری فیضی
ضلعی انچارج علماء کونسل نیپال
مدرسہ قادریہ اہل سنت فیض العلوم روہڑی گاؤں پالیکا وارڈ نمبر ا، بنی پور

"عالمی امن خطرات کی زد میں"

تحریر: اللہ نواز خان

عالمی امن خطرات کی زد میں ہے۔ کہیں جنگ شروع ہے اور کہیں شروع ہونے والی ہے۔ جنگوں نے عالمی امن کو تباہی کے دہانے پر پہنچا دیا ہے۔ جدھر بھی نظر دوڑائی جائے، افراتفری مچی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ انسانیت سسک رہی ہے۔ انسانوں کو انسان قتل کر رہے ہیں اور قتل بھی یہ کہہ کر، کر رہے ہیں کہ "ہم دنیا میں امن لا رہے ہیں" افغانستان کئی دہائیوں سے حالت جنگ میں ہے، اب کوئی امن آیا ہے لیکن مکمل امن نہیں کہا جا سکتا کیونکہ ابھی تک بد امنی جاری ہے۔ مشرق وسطی میں جاری انتشار بد امنی کی خبر دے رہا ہے۔ شام، میانمار، ایتھوپیا، کانگو، صومالیہ، نائجیریا کے علاوہ کئی ممالک میں بدامنی نے ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔ روس اور یوکرین جنگ نے بھی عالمی امن کو خاصا نقصان پہنچایا ہے اور یہ جنگ ابھی بھی جاری ہے۔ کشمیر بھی سلگ رہا ہے اور کشمیری عوام بنیادی حقوق سے محروم ہو چکے ہیں۔ اسرائیل اپنے عزائم کئی عرصے سے ظاہر کر رہا ہے اور مزید علاقوں تک جنگ کو پھیلانے کا اظہار کر رہا ہے۔ اسرائیل کی حمایت بڑی بڑی طاقتیں کر رہی ہیں اور ان طاقتوں کی بدولت اسرائیل مزید علاقوں کو جنگی میدان بنانے کا عزم کر چکا ہے۔ ایران کے ساتھ بھی فوراً نہ سہی، کچھ عرصے کے بعد جنگ لازماً چھیڑے گا۔ یہ جنگیں اور فساد عالمی امن کو تباہ کرنے کے درپے ہیں۔

دنیا میں ترقی کی رفتار بھی بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے اور یہ ترقی انسانیت کو فوری طور پر تباہ بھی کر سکتی ہے۔ جدید ہتھیار انسانوں کو فوری ختم کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور ایٹمی طاقت انسانوں کو قلیل وقت میں ختم کر سکتی ہے۔ جدید کیمیائی ہتھیار بھی وسیع پیمانے پر تباہی لا سکتے ہیں۔ ماضی میں جب جنگیں لڑی جاتی تھیں تو مخصوص حد میں انسان قتل ہوتے تھے اور وہ علاقے متاثر ہوتے تھے، جہاں جنگیں لڑی جا رہی ہوں، آج کے دور میں وسیع پیمانے پر انسان قتل ہو رہے ہیں۔ وہ علاقے بھی لپیٹ میں آ رہے ہیں جو جنگ زدہ علاقے کے پڑوس میں ہیں۔ جنگوں کے علاوہ دیگر مسائل بھی عالمی امن کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ ماحولیاتی تبدیلیاں، غذائی قلت، پانی کا مسئلہ اور غربت وغیرہ جیسے کئی مسائل ہیں، جو عالمی امن کے لیے خطرہ بن چکے ہیں۔ ان مسائل کو حل کرنے کی بجائے، اضافہ کیا جا رہا ہے۔ بڑھتے مسائل بدامنی کو فروغ دے رہے ہیں اور مستقبل میں کم امکان ہے کہ ان کو حل کیا جائے۔ صرف مشرق وسطی کا حال ہی دیکھ لیا جائے، جہاں کئی دہائیاں ہو چکی ہیں لیکن امن لانے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔

اس بات کا بھی امکان بڑھ چکا ہے کہ بڑی طاقتور ریاستیں، چھوٹی اور کمزور ریاستوں کو زیر کنٹرول لے آئیں۔ بڑے طاقتور ممالک مفاد کے لیے اتحاد بھی کر سکتے ہیں۔ ان طاقتور ممالک کا اتحاد اسلامی دنیا کے لیے خاصا خطرناک ہو سکتا ہے۔ روس، امریکہ، برطانیہ اور کچھ بڑے ممالک متحد ہو کر مختلف ممالک پر قبضہ کی جنگ چھیڑ سکتے ہیں۔ یہ اتحاد کمزور غیر مسلم ممالک کو بھی ہڑپ کر سکتا ہے، کیونکہ یہ اتحاد کوئی نظریے کی بنیاد پر نہیں بنے گا بلکہ مفاد کی بنا پر بنے گا۔ یورپ کے کچھ ممالک اس اتحاد کا نشانہ بن سکتے ہیں، نیز ایشیا اور افریقی ممالک بھی شدید خطرے کی زد میں آ سکتے ہیں۔ یہ بڑی طاقتوں کا اتحاد عالمی امن کو شدید خطرات سے دوچار کر دے گا۔ ان طاقتوں کی جنگی پالیسی یہ ہو سکتی ہے کہ ممالک کو حصوں میں بانٹ لیں۔ اسرائیل اس اتحاد سے فائدہ اٹھانے کی لازماً کوشش کرے گا، کیونکہ اس کو موقع مل جائے گا کہ وہ اپنے توسیع پسندانہ عزائم کو پورا کرے۔ سعودی عرب بھی ان کا خاص نشانہ ہو سکتا ہے کیونکہ ایک تو سعودی عرب کمزور ہے اور دوسرا تیل اور دیگر خزانے سعودی عرب میں پائے جاتے ہیں۔ دیگر عرب ممالک میں بھی قیمتی خزانے موجود ہیں۔ کئی ایسے ممالک جو اقتصادی لحاظ سے بھی کمزور ہیں اور فوجی لحاظ سے بھی اتنے طاقتور نہیں کہ دشمن کا مقابلہ کر سکیں، وہ اپنا بچاؤ نہیں کر سکیں گے۔ عالمی امن آج کے دور میں شدید خطرے سے دوچار ہو چکا ہے، کیونکہ قبضے اور دولت کی حرص نے بڑی طاقتوں کی آنکھیں خیرہ کر رکھی ہیں۔ غزہ، شام، عراق اور افغانستان سمیت کئی علاقوں میں ابھی تک بربادی کے شکار شہریوں کی بحالی نہیں ہو سکی۔ تباہ شدہ ممالک اپنے شہریوں کو بحال کرنے کے لیے مضبوط ممالک کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ طاقتور ممالک کی پالیسی یہی رہی ہے کہ کمزور ممالک کو معاشی لحاظ سے جکڑ دیا جائے اور بعد میں مفاد سمیٹے جائیں۔ کمزور ممالک کو زیر اثر رکھنے کے لیے بہت سی پابندیوں میں جکڑ لیا جاتا ہے۔ بعد میں کمزور ممالک کے اندر خانہ جنگی کا ماحول بھی بنا دیا جاتا ہے۔ مستقبل قریب میں کمزور ممالک پر قبضہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ قبضہ کرنے کے لیے لاکھوں انسان قتل بھی کیے جا سکتے ہیں، یوں کہا جا سکتا ہے کہ اب بھی عالمی امن خطرے سے دوچار ہے اور مستقبل میں خطرے کی شدت بڑھ جائے گی۔ اسلامی بلاک نہ بننے کی وجہ سے، اسلامی ریاستوں کو شدید نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے۔ بڑی طاقتیں اپنے منصوبوں کو پورا کرنے کے لیے وسیع گولہ و بارود کا بے تحاشہ استعمال کر سکتی ہیں۔ گولہ و بارود کا وسیع استعمال جہاں انسانوں کو قتل کرے گا، وہاں زمین کو بھی جھلسا دے گا۔ عالمی امن کے لاحق خدشات کے پیش نظر کمزور ممالک بھی اپنا اتحاد بنا کر خطرے سے خود کو بچا سکتے ہیں۔ جوں جوں وقت گزر رہا ہے، اتنے ہی عالمی امن کو لاحق خدشات بڑھ رہے ہیں۔ مشرق وسطی کا وسیع علاقہ جو میدان جنگ بنا ہوا ہے، اب اس میدان کے پھیلنے کا امکان بڑھ رہا ہے۔ شام میں بھی ابھی تک امن نہیں آ سکا ہے، کیونکہ کچھ طاقتیں نہیں چاہتی کہ شام میں امن آ جائے۔ لبنان میں بھی پھیلی خانہ جنگی یہ بتانے کے لیے کافی ہے کہ کچھ طاقتوں کی خواہش ہے کہ لبنان پر امن نہ بن سکے۔ اسی طرح کئی ممالک میں خانہ جنگی پھیلی ہوئی ہے اور کئی ممالک میں پھیلانے کی کوشش کی جا رہی ہے تاکہ بدامنی کا ماحول بنا رہے۔ انتشار کا شکار ممالک بڑی طاقتوں کا آسان شکار ہو سکتے ہیں۔ یہ انتشار جہاں امن کو تباہ کر رہا ہے، وہاں کئی طاقتوں کے مفاد کو پورا کر رہا ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ عالمی امن کو تباہ ہونے سے بچایا جا سکتا ہے۔ کئی ممالک اپنی کوششوں سے امن کو بچا سکتے ہیں، خصوصاً کمزور ممالک جدوجہد کر کے بدامنی کے وسیع خطرے کو ٹال سکتے ہیں۔ دنیا میں پھیلی وسیع افراتفری اور انتشار عالمی امن کے لیے خطرناک ثابت ہو رہے ہیں۔ بڑی طاقتیں اپنے مفاد کے لیے دنیا کو تقسیم کرنے کی پالیسی بھی بنا سکتی ہیں۔ کمزور ممالک اس خطرے کی زد میں ہیں کہ کوئی بڑی جنگ نہ چھڑ جائے۔ بڑی طاقتوں کا مقابلہ صرف اتحاد سے کیا جا سکتا ہے اور اگر اتحاد نہ کیا گیا تو عالمی امن تباہ ہو سکتا ہے۔ عالمی امن کو تباہ ہونے سے بچایا جانا ضروری ہے۔

جہیز کی لعنت، ایک مہلک وباء ہے !!!!

محمد ارشد رضا امجدی

ممبر آف علماء کونسل نیپال ضلع نول پراسی نیپال

مذہبِ اسلام میں " جہیز " نکاح کا کوئی لازمی جز نہیں ہے۔ بلکہ ہمارے معاشرے میں اغیار کے رسوم سے چل کر آئی ہے۔ اغیار کے یہاں ہوتا یہ تھا کہ بیٹیوں کو وراثت میں حصہ نہیں دیا جاتا تھا اسی حصے کے عوض یہ رواج پڑ گیا کہ شادی کے موقع پر بڑھ چڑھ کر زیادہ سے زیادہ ساز و سامان بیٹیوں کو دیا جائے گویا کہ اپنی دولت کا ایک حصہ دینے کی کوشش کرتے تھے اور اس فعل کو جہیز سے موسوم کرتے تھے اور یہ قدیم زمانے سے چلا آرہا ہے۔

جہیز کا لغوی معنی ہے "سامان تیار کرنا" امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لفظ جہیز کا اصطلاحی معنٰی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: جہیز اس سامان کو کہا جاتا ہے کہ جو کسی (میت، مسافر یا دلہن) کے لیے تیار کیا جاتا ہے، لفظ تجہیز بھی اسی سے ہے جس کا معنٰی اس سامان کو اٹھانا یا بھیجنا ہے۔ہاں اگر کوئی شخص اپنی دخترِ نیک اختر کو اپنی رضا مندی و خوشی سے استطاعت کے مطابق بغیر کسی مطالبہ کے بطورِ محبت ضروریات زندگی سے متعلق ساز و سامان دینا چاہے تو یہ جائز و درست بلکہ کارِ ثواب ہے اسی فعل کو عرف میں جہیز کہا جاتا ہے۔

سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:" تَهَادَوْا فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ وَلاَ تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ "یعنی تم لوگ ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو، اس لیے کہ ہدیہ دل کی کدورت کو دور کرتا ہے، کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے ہدیہ کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ وہ بکری کے کھر کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو"(سنن ترمذی) اگر آج ہم جائزہ لیں اپنے معاشرے کا تو پتہ چلے گا کہ شادی کا معارض وجود میں آنا یعنی کہ کئی ایک گاڑیاں ہوں، مہنگے مہنگے لباس میں لوگ ملبوس ہوں (wedding dresses)، گوناگوں پھل ہوں، کئی قسم کے کھانے ہوں، وافر انداز میں جہیز مہیا ہو اگرچہ فریقین مقروض ہو جائیں شادی کا نام سن کر یہی سارے مفہوم واضح ہوتے ہیں حالانکہ خیر و برکت والی شادی یہ ہرگز ہرگز نہیں ہے خیر و برکت والی شادی تو وہ ہے کہ فریقین کے لیے جتنا کم خرچہ ہوگا اتنی ہی برکت ہوگی ۔ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: إِنَّ أَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَةً، أَيْسَرُهُ مُؤْونَةً(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

یعنی بڑی بابرکت نکاح وہ ہے جس میں بوجھ کم ہو!!! اس حدیث پاک سے یہ مفہوم واضح ہوتا ہے کہ شادیاں ایسی ہوں کہ جس میں خرچے کم ہوتا کہ فریقین مقروض نہ ہوں۔

فی زمانا ضرورت اس امر کی ہے کہ شادیوں میں بڑھتے خرافات اور حرام رسم و رواج اور فضول خرچیوں پر قدغن لگایا جائے تبھی معاشرے میں خوشحالی آئے گی اب یہاں اگر میں اپنی تنظیم " علماء کونسل نیپال "کا ذکر نہ کروں تو روا نہیں ہوگا ہماری اس تنظیم نے شادیوں میں بڑھتے خرافات پر ایکشن لیا اور یہ عہد کیا کہ اگر شادیوں میں جہیز کی لعنت، یا عیاشی و عریانیت پائی جائے یا پھر حرام رسم و رواج کو فروغ ملا تو کوئی علماء نکاح نہ پڑھیں پڑھنا تو دور کی بات پڑھنے بھی نہ دیں تاوقتیکہ فریقین توبہ و استغفار نہ کرلیں۔ اس قوم کا زوال قریب ہے جس قوم میں فضول خرچیوں کا بازار گرم ہو۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت طیبہ طاہرہ عابدہ زاہدہ سیدتنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح نہایت سادگی سے فرمایا اور بطورِ جہیز ضروریات زندگی سے متعلق کچھ ساز و سامان عنایت فرمایا۔ حضرت علی المرتضیٰ لقد رضی المولیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ " جهز رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة في خميل، وقربة، ووسادة حشوها إذخر "(سنن نسائی)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جہیز میں ایک چادر، ایک مشکیزہ اور ایک تکیہ جس میں اذخر نامی گھاس بھری ہوئی تھی عنایت فرمایا.!!!

اس میں شک نہیں کہ حضور ﷺ چاہ لیتے تو احد پہاڑ آپ کے پیچھے پیچھے سونا بن کر چلتا رب العالمین نے ساری کائنات کی کنجیاں عطاء فرمادی ایسی حالت میں اگر آپ ﷺ جہیز کی صورت میں دولت عطا فرماتے تو ضرور دولت کو شرم آجاتی، لیکن ایسا نہیں ہوا کہ اللہ جل شانہ کی رضا دولت میں نہیں بلکہ رب کے حضور عاجزی و انکساری میں ہے۔

اگر ہم عورت کی رہائش و نان و نفقہ کی بات کریں تو عورت خود کفیل نہیں ہوتی بلکہ اپنے شوہر کی زیر کفالت پروان چڑھتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے کلام بلیغ میں ارشاد فرماتا ہے کہ: اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ (النساء:۳۴) یعنی مرد افسر ہیں عورتوں پر اس لیے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس لیے کہ مردوں نے ان پر اپنے مال خرچ کیے۔

اس آیت مبارکہ کی شان نزول کچھ یوں ہے کہ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی حبیبہ کو کسی خطا پر ایک طمانچہ مارا جس سے ان کے چہرے پر نشان پڑ گیا، یہ اپنے والد کے ساتھ حضور سیدُ المرسلین ﷺ کی بارگاہ میں اپنے شوہر کی شکایت کرنے حاضر ہوئیں۔ سرورِ دوعالم ﷺ نے قصاص لینے کا حکم فرمایا، تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے قصاص لینے سے منع فرما دیا۔ (تفسیر بغوی)

اس آیت مبارکہ کی روشنی میں یہ بات واضح ہوئی کہ عورت کے خرچے کی ذمہ داری، اس کی ضروریات، اس کی حفاظت، اس کو ادب سکھانا مرد کے سر ہے دیگر کئی امور میں مرد کو عورت پر تسلط حاصل ہے اور ایسا ہونا عورت کے لیے ناانصافی و ظلم نہیں بلکہ عین انصاف اور حکمت کے تقاضے کے مطابق ہے۔ گویا کہ عورت رعایا اور مرد بادشاہ ہے اسی سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ مرد کی فضیلت عورت سے زیادہ ہے کیوں کہ مرد کے حقوق بھی عورت سے زیادہ ہیں اس لیے عورت پر مرد کی اطاعت لازم ہے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ جہیز یہ دلہن کے والدین پر لازم و ضروری نہیں انہیں مجبور کرکے مطالبۂ جہیز کرنا ظلم و زیادتی ہے جس کی مذمت اللہ تعالیٰ نے فرمائی وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ (آل عمران:۵۷) یعنی اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں فرماتا!!! ماں باپ کچھ کپڑے، کچھ زیورات، کچھ سامان، برتن، پلنگ، بستر، میز کرسی، تخت، جائے نماز، قرآن مجید، دینی کتابیں وغیرہ اپنی بیٹی کو دیکر رخصت کرتے ہیں یہ ساری چیزیں جہیز کہلاتا ہے جو کہ جائز بلکہ سنت ہے۔

راقم الحروف کی بس یہ گزارشات ہیں کہ شادیوں کو مسنون طریقے سے عمل میں لائیں، کثیر الافراد باراتیوں سے اجتناب کریں، جہیز کی لعنت سے خود بھی بچیں اور دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی بچائیں، جتنی چیزیں والدین اپنی بیٹی کو دیں اسی پر اکتفاء کریں، لڑکی والوں کو بھی چاہیے کہ حق مہر کے نام پر خطیر رقم بھاری اخراجات کا مطالبہ نہ کریں، علماء کرام جہیز کے خلاف تحریک چلائیں اور جملہ خرافات پر قدغن لگانے کی ہر ممکنہ کوشش کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ ہمارے معاشرے کو ان لغو اور خرافات رسوم سے پاک فرمائے اور مسلمانوں کی عزت و آبرو کی حفاظت فرما کر استقامت فی الدین عطاء فرمائے۔ آمین ثم آمین یا ربّ العالمین و بجاہ سید المرسلین ﷺ

گریٹر اسرائیل کا نقشہ

تحریر: نواز خان

چھ جنوری 2025 کو اسرائیل کے سرکاری سوشل میڈیا اکاؤنٹ سے ایک نقشہ گریٹر اسرائیل کے نام سے جاری کیا گیا ہے۔ گریٹر اسرائیل کے نقشے میں دریائے نیل سے لے کر دریائے فرات تک اور ترکی، اردن، شام، لبنان، فلسطین اور دیگر عرب ممالک کو گریٹر اسرائیل کا حصہ دکھایا گیا ہے۔ سعودی عرب اور دیگر ممالک بھی اسرائیلی نقشے میں شامل ہیں۔ اسرائیل نے یہ کوئی پہلی دفعہ نہیں کہا کہ یہ علاقے ہمارے ہیں بلکہ برسہا برس سے ایسا کہا جا رہا ہے۔ اگر اس بات پر کسی کو حیرت ہوئی ہو کہ گریٹر اسرائیل کا نقشہ اب ظاہر ہوا ہے، تو اس پر حیرت کا اظہار کیا جا سکتا ہے کیونکہ یہ دعوے کافی عرصے سے کیے جا رہے ہیں۔ اسرائیل کے اس انتہا پسندانہ عمل کی سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، اردن اور فلسطین کے علاوہ کئی ممالک نے شدید مذمت کی ہے اور اس نقشے کو مسترد کر دیا۔ سعودی عرب کا کہنا ہے کہ اس طرح کے انتہا پسندانہ اقدامات کو اسرائیل کے فلسطین پر قبضے کو مستحکم کرنے، ریاستوں کی خود مختاری پر کھلم کھلا حملہ جاری رکھنے، عالمی قوانین اور اصولوں کی خلاف ورزی کرنے کے عزائم کو ظاہر کرتے ہیں۔ سعودی عرب کے وزیر خارجہ نے بین الاقوامی برادری پر زور دیا کہ وہ اسرائیل کی خلاف ورزیاں روکنے میں اپنا کردار ادا کرے۔ سعودی عرب اگر اب جاگا ہے تو پھر بھی بہتر ہے۔ سعودی عرب اسلامی دنیا میں بھی اپنا مقام رکھتا ہے اور عالمی طور پر بھی ایک اہم حیثیت کا حامل ہے، لہٰذا سعودی عرب ایک بلاک بنا کر مشرق وسطی میں بدامنی کا خاتمہ کر سکتا ہے، لیکن سمجھ نہیں آتی کہ ایسا کرنے سے کیوں روگردانی کی جا رہی ہے۔ صرف بیانات یا اپیلوں سے مسائل حل نہیں ہوتے بلکہ اس کے لیے عملی اقدامات کرنا ہوتے ہیں۔ ترکی، اردن، شام، لبنان، فلسطین اور دیگر عرب ممالک کو گریٹر اسرائیل کا حصہ دکھانا بہت ہی تشویش ناک بات ہے۔ اسرائیل اپنے ارادے ظاہر کر کے دیگر علاقوں پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ قطری وزارت خارجہ کا بھی کہنا ہے کہ یہ اقدام دوسرے ممالک کی خود مختاری کی سنگین خلاف ورزی ہے۔ بیانات اور مذمت سے اسرائیل نے کب رک جانا ہے؟ جتنی جلدی اسرائیل کو روکا جا سکے، روک دینا چاہیے مزید دیر کرنے سے حالات سنگین رخ اختیار کر لیں گے۔

اسرائیل ان ممالک کو بھی اپنا حصہ بتا رہا ہے، جو اسرائیل سے اچھے تعلقات رکھتے ہیں۔ مثلاً مصر، اردن، یو اے ای، سوڈان۔ دوسرے کئی ممالک بھی اسرائیل کے لیے نرم گوشہ رکھتے ہیں، لیکن وہ بھی اسرائیل کے نشانے پر ہیں۔ عالمی برادری کا نوٹس نہ لینا بہت ہی افسوسناک ہے۔ اسلحہ بیچنے والے ممالک کے لیے جنگی ماحول بہت ہی فائدہ مند ثابت ہو رہا ہے۔ مشرق وسطی میں بڑھکتی آگ، اسلحہ ڈیلروں کے لیے بہت ہی فائدہ مند ثابت ہو رہی ہے۔ اسلحہ کی فروخت، کسی کے بینک بیلنس میں اضافہ کر رہی ہے اور کسی کو تباہ کر رہی ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ جو 20 جنوری کو امریکی صدارت کا حلف اٹھانے والے ہیں، انہوں نے بھی پریس کانفرنس کی ہے کہ میرے حلف اٹھانے سے پہلے اسرائیلی یرغمالی رہا کر دیے جائیں۔ کچھ اس بات کی توقع کر رہے تھے کہ ٹرمپ مشرق وسطی میں امن لائیں گے، لیکن اس بیان سے ان کی تکلیف میں اضافہ ہوا ہے۔ ٹرمپ کو چاہیے تھا کہ جنگی ماحول کو ختم کرنے کی کوشش کرتے۔ دیگر عالمی برادری بھی پوری قوت سے مشرق وسطی میں امن لانے کی کوشش کرے۔ کئی مغرب ممالک میں اسرائیل کے خلاف احتجاج بھی ہو رہا ہے اور عالمی عدالت انصاف میں اسرائیل کے خلاف مقدمات بھی درج کیے گئے ہیں۔ جو بھی امن کے لیے آواز اٹھا رہا ہے وہ قابل تعریف ہے۔

وشل میڈیا پر کچھ ایسی تصویروں کے بارے میں پتہ چل رہا ہے کہ اسرائیل کے کچھ فوجیوں نے ایسے لباس پہنے ہوئے ہیں جن پر گریٹر اسرائیل کا نقشہ ہے۔ گریٹر اسرائیل کا منصوبہ اگر کچھ عرصہ کے لیے ملتوی بھی ہو گیا تو مستقبل میں ضرور اس پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اسرائیل کو روکنے کی کوشش کی جائے، ورنہ امن کا قیام مشکل کی حد تک ناممکن ہے۔ کئی ایسے ممالک جو خواب خرگوش کے مزے لے رہے ہیں اور مطمئن ہیں کہ ان کو کچھ نہیں کہا جائے گا، وہ ان ممالک سے سبق سیکھیں جو اسرائیل کے ساتھ بہترین تعلقات رکھتے ہیں لیکن پھر بھی گریٹر اسرائیل کے نقشے میں ہیں۔ غزہ کے بعد اسرائیل پوری یکسوئی کے ساتھ دوسرے علاقوں کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔ غزہ میں اب بھی قتل عام کا سلسلہ جاری ہے، اس کو رکنا چاہیے۔ اس بات کا قوی امکان ہے کہ اگر اسرائیل نے گریٹر اسرائیل کے منصوبے پر عمل شروع کر دیا، تو دنیا میں وسیع انسانی آبادی قتل عام کا شکار ہو جائے گی۔ اس بڑی تباہی سے بچنے کے لیے ہر ایک کو کوششیں کرنی چاہیے، خصوصاً اسلامی ممالک کم از کم اس مسئلہ پر ہی اتحاد کر لیں۔ مسلمانوں کی نااتفاقی وسیع نقصان پہنچا رہی ہے۔ گریٹر اسرائیل، اسرائیلوں کا صرف خواب نہیں بلکہ مستقبل میں اس پر عمل کرنے کے بھی خواہش مند ہیں۔

نعت

رات دن صبح و مسا آٹھوں پہر — ہو رقم نعتِ شہِ جنّ و بشر
ہے کہاں حسنِ رخِ محبوبِ رب — اور کہاں ہے طلعتِ شمس و قمر
خار ہے دنیا کے پھولوں سے حسیں — خاک بھی ہے اُن کے در کی دیدہ ور
کس نے کب کس جا سے ہے بھیجا درود — سب رسولِ غیب داں کو ہے خبر
واپسی کی پھر کوئی صورت نہ ہو — جب بھی ہو جانا درِ محبوب پر
دیکھتے ہی دل منور ہو گیا — کس قدر معمور ہے طیبہ نگر
نعت ہے جن کی کلام اللہ میں — کیوں نہ ہو اُن کی ثنا شام و سحر
ہیں وہی احمد، محمد، مصطفیٰ، — ہیں وہی مختار، شاہِ بحر و بر

غلام احمد رضا نیپالی

غزل

مجھ سے وہ دور ہی کھڑی ہے ابھی — اپنی تڑپن میں کچھ کمی ہے ابھی
دے گئی تھی جو تیری پہلی جھلک — مجھ میں باقی وہ بے خودی ہے ابھی
عمر تو ڈھل گئی مگر اس میں — نوجوانی سی دلکشی ہے ابھی
تجھ میں اور مجھ میں جو محبت ہے — شکرِ رب ہے ڈھکی چھپی ہے ابھی
اس کو دل دے کے لوٹ آیا میں — اور وہ بیٹھی سوچتی ہے ابھی
وہ جہاں میں نہیں رہا ہے مگر — اس کو ہی آنکھ ڈھونڈتی ہے ابھی
میرا ہمدم ابھی سلامت ہے — مجھ کو کوئی نہیں کمی ہے ابھی
میرے قاتل نے کیسے قتل کیا — میری تو سانس چل رہی ہے ابھی

ذکی طارق بارہ بنکوی
سعادت گنج، بارہ بنکی، یوپی، انڈیا

منقبت

خدائے پاک کے فضل وعطا کی شان ہیں خواجہ
امام المرسلیں کی دین کی پہچان ہیں خواجہ

دوعالم میں تمہارے مرتبے ذیشان ہیں خواجہ
تمہارے مرتبے پر اہل دل قربان ہیں خواجہ

بلایا کوزے میں ساگر بٹھایا اونٹ ہیں تم نے
تمہاری سب کرامت واقعی زیشان ہیں خواجہ

تمہاری منقبت خوانی میں گزرے زندگی میری
مرے دل میں بنے پیہم یہی ارمان ہیں خواجہ

چلے سکہ کسی کا بھی دیارہند میں لیکن
عطائے مصطفیٰ سے ہند کے سلطان ہیں خواجہ

کوئی خالی نہیں لوٹا کبھی دربار سے خالی
اسی سے جان لو کتنے عظیم الشان ہیں خواجہ

علی شیر خدا کی آل ہیں اس واسطے جگ میں
ہراک ظالم حکومت کے لئے طوفان ہیں خواجہ

کئے ہیں اور کریں گے عمر بھر تم سے محبت ہم
غلامانِ شہِ بطحا کے یہ اعلان ہیں خواجہ

نہیں قیصر کوئی ہندوستاں میں ان کا ہے ثانی
شہِ کونین کے صدقے عظیم الشان ہیں خواجہ

حافظ محمد تاج الدین قیصر رضوی
موتی گیر پرسا، مہوتری، نیپال

چھ سنہرے اصول: جنت کی ضمانت

محمد شمیم احمد نوری مصباحی

دارالعلوم انوار مصطفیٰ سہلاؤ شریف، باڑمیر (راجستھان)

دنیاوی کامیابی کی خواہش ہر انسان کے دل میں ہوتی ہے، لیکن حقیقی کامیابی وہی ہے جو ہمیں دنیا کے ساتھ آخرت میں بھی کامیاب بنائے۔ مال و دولت، شہرت اور عہدے عارضی ہیں، لیکن اچھے اخلاق، عمدہ کردار، اور اللہ کی رضا دائمی کامیابی کی کنجیاں ہیں۔ کیونکہ انسانی کامیابی کا اصل معیار دنیاوی مال و دولت کا حصول نہیں، بلکہ اعلیٰ اخلاق، عمدہ کردار اور اللہ و رسول (جل جلالہ / ﷺ) کی اطاعت و فرماں برداری میں پوشیدہ ہے۔ یہ اصول ہمیں رسول اللہ ﷺ کی مبارک تعلیمات میں نظر آتے ہیں جو انسانیت کے لیے رشد و ہدایت کا سرچشمہ ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی مبارک تعلیمات نے انسان کو وہ رہنما اصول عطا کیے ہیں، جو اسے جنت تک پہنچا سکتے ہیں۔ ایک عظیم الشان حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اضمنوا لي ستا من أنفسكم أضمن لكم الجنة: اصدقوا إذا حدثتم، وأوفوا إذا وعدتم، وأدوا إذا اؤتمنتم، واحفظوا فروجكم، وغضوا أبصاركم، وكفوا أيديكم۔"

"مجھے چھ باتوں کی ضمانت دو، میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا: جب بات کرو تو سچ بولو، جب وعدہ کرو تو اسے پورا کرو، جب تمہیں امانت دی جائے تو اسے ادا کرو، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، اپنی آنکھوں کو نیچا رکھو، اور اپنے ہاتھوں کو ظلم و زیادتی سے روکو۔"(مسند احمد:22949، شعب الایمان للبیہقی:4936)

یہ حدیث شریف انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کی کامیابی کا مکمل نقشہ پیش کرنے کے ساتھ ہمیں زندگی کے ان سنہری اصولوں کی یاددہانی کراتی ہے جو نہ صرف دنیاوی زندگی کو سنوارنے کا ذریعہ ہیں بلکہ اخروی کامیابی کے ضامن بھی ہیں۔ آیئے ان چھ اصولوں کو تفصیل سے سمجھیں اور ان کی اہمیت پر غور کریں۔

1. سچائی، کامیابی کی پہلی سیڑھی: سچائی ایمان کا جوہر اور اسلام نیز ہر اچھے کردار کی بنیاد ہے۔ سچ بولنا نہ صرف اخلاقی فریضہ ہے بلکہ معاشرتی اعتماد، امن اور محبت کا ذریعہ ہے۔ اس کے برخلاف جھوٹ ہر فتنے و فساد کی جڑ ہے، ایک مسلمان کا سب سے نمایاں وصف اس کا سچ بولنا ہے۔ جھوٹ نہ صرف معاشرتی فساد کا سبب بنتا ہے بلکہ اللہ کی ناراضگی کا بھی ذریعہ ہے اور سچائی اللہ تعالیٰ کی رضا اور بندوں کی محبت کا سبب بنتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

>"سچائی نیکی کی طرف رہنمائی کرتی ہے، اور نیکی جنت تک پہنچاتی ہے۔"
(صحیح بخاری:6094، صحیح مسلم:2607)

سچ بولنے والا شخص دوسروں کے دلوں میں اعتماد پیدا کرتا ہے اور معاشرے میں عزت و احترام کا مقام حاصل کرتا ہے۔

2. وعدہ پورا کرنا، اعتماد کی بنیاد: وعدہ پورا کرنا نہ صرف ایک اہم اخلاقی فریضہ ہے بلکہ اسلام کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے۔ ایک مومن کے کردار کی پہچان یہ ہے کہ وہ کبھی وعدہ خلافی نہ کرے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے تاکیدی طور پر فرمایا:"اور وعدہ پورا کرو، بے شک وعدے کے بارے میں پوچھا جائے گا۔"(بنی اسرائیل:34)

وعدہ خلافی نہ صرف دنیا میں بے وقعتی کا سبب بنتی ہے بلکہ آخرت میں بھی سخت پکڑ کا موجب بن سکتی ہے اور اس سے انسان کا وقار بھی مجروح ہوتا ہے اس لیے وعدہ خلافی سے بہر حال بچنے کی کوشش کرنی چاہیے کیونکہ ایک مومن کی بڑی پہچان یہ بھی ہے کہ وہ وعدہ خلافی نہ کرے، نبی کریم ﷺ نے وعدہ خلافی کو منافقت کی علامت قرار دیا ہے جیسا کہ ارشاد نبوی ہے:"منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے، اور جب امانت رکھی جائے تو خیانت کرے" (صحیح بخاری:33، صحیح مسلم:59)

3. امانت داری، ایمان کا زیور: امانت داری ایک ایسی صفت ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب اور بندوں کے درمیان محبوب بناتی ہے۔ اور یہ ایک ایسی عظیم صفت ہے جو مومن کی پہچان اور ایمان کی تکمیل کا ذریعہ ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:"جس شخص میں امانت نہیں، اس میں ایمان نہیں۔"(مسند احمد)

امانت چاہے مال کی ہو، ذمہ داری کی ہو یا کسی راز کی، اسے ادا کرنا ایمان کی تکمیل کے لیے ضروری ہے۔

4. شرمگاہ کی حفاظت، پاکیزگی کا ضامن: اسلام انسان کو عفت و حیا کا درس دیتا ہے۔ اپنی شرمگاہ کی حفاظت نہ صرف گناہوں سے بچاتی ہے بلکہ انسان کو روحانی بلندی عطا کرتی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:"اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، یہی لوگ کامیاب ہیں۔"(سورۃ المؤمنون:5-7)

پاکیزگی اور عفت معاشرتی برائیوں سے بچاؤ کا مضبوط قلعہ ہے۔

5. نگاہوں کی حفاظت، دل کی پاکیزگی کا ذریعہ: غلط نظریں انسان کے دل کو گناہوں کی آلودگی میں مبتلا کر دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا:"مومن مردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔"(سورۃ النور:30)

یہ آیت کریمہ نہ صرف گناہوں سے بچنے کا درس دیتی ہے بلکہ معاشرتی برائیوں کے خاتمے کی ضمانت بھی ہے۔

نگاہوں کی حفاظت دل کو سکون، روح کو پاکیزگی، اور زندگی کو فتنوں سے محفوظ رکھتی ہے۔

6. ہاتھوں کو ظلم سے روکنا، عدل و انصاف کی بنیاد: ظلم و زیادتی نہ صرف دوسروں کے حقوق تلف کرتی ہیں بلکہ انسان کے دل کی سیاہی کا مظہر بھی ہیں اور یہ معاشرے کو بگاڑ کی طرف لے جاتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:"ظلم قیامت کے دن اندھیروں کا سبب ہوگا۔"(صحیح بخاری:2447، صحیح مسلم:2579) عدل و انصاف وہ اصول ہے جو دلوں کو جوڑتا ہے اور معاشرے میں امن و سکون کا قیام ممکن بناتا ہے۔

حاصل کلام ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ان تعلیمات کو اپنا نصب العین بناتے ہوئے اپنی اصلاح کی کوشش کریں، اپنے اعمال کو سنواریں، اور اپنی زندگی کو اسلامی تعلیمات و اقدار کا آئینہ بنائیں۔

سسرال میں بہو کی بے بسی اور ہماری بے حسی

از قلم:۔ محمد بلال برکاتی نیپالی
نمائندہ نیپال اردو ٹائمز

آج سارا گھر خوشیوں میں ڈوبا ہوا ہے کیونکہ ان کے گھر میں بیٹے کی ولادت ہوئی ہے بچے کی پیدائش کی خوشی سارے گھر والوں نے دھوم دھام سے منائی اور پھر اپنے چاند سے بیٹے کی پرورش لاڈ و پیار میں کرنے لگے دن گزرتے گئے بیٹا بچپن سے جوانی کی طرف رواں دواں ہے دیکھتے دیکھتے دس سال کا ہو گیا سارے گھر والے اس سے پیار و محبت کرتے ہیں اب پندرہ سال کا ہو گیا اگلے سال ڈگری حاصل کر لے گا دیکھتے دیکھتے وہ بھی ہو گیا دن گزرتے گئے بیٹا بیس سال کا ہو گیا اب ماں بات کے دل کی تمنا انگڑائی لینے لگی ماں جب بھی کبھی پڑوسن کے پاس جاتی ہے تو اپنے بیٹے کا ذکر ضرور کرتی ہے کہ میرا لال ایسا ہے ویسا ہے اور پھر آخری آرزو کا بھی ذکر کر ہی دیتی ہے کہ میرا بیٹا بھی اب جوان ہو گیا ہے اس کے لئے چاند سی دلہن لانی ہے اس طرح بات کرنے کا مطلب ہوتا ہے کہ پروسی کو بھی پتہ ہو کہ اس کا بیٹا شادی کے لائق ہو گیا ہے جسے ایک خوبصورت سی دلہن چاہئے اور اس کی ماں کو ایک خدمت گزار بہو چاہئے، جب تک بیٹے کی شادی نہیں ہوئی ہے تب تک دوسروں کے پاس سر گھوما گھوما کر اپنے بیٹے کی تعریف کرتے ہوئے آنے والی بہو کی بھی تعریف کر گزرتی ہے جو کہ ابھی آئی بھی نہیں ہے یعنی ان کے کہنے کا مطلب ہوتا ہے کہ جب میری بہو آئے گی تو اسے وہ اپنی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دے گی اسے دنیا کی ساری خوشیاں دے گی اسے ہر طرح سے خوش رکھے گی دوسرے لوگ بھی دیکھتے رہ جائیں گے وغیرہ وغیرہ،

اب بیٹا ادھر بیس سال کا ہو گیا اور دلہن کی تلاش بھی جاری تھی کہ ایک چاند جیسی لڑکی مل گئی پھر بات چیت کے بعد بغیر کچھ جہیز کے مانگ کے رشتہ بھی طے ہو گیا اور تاریخ بھی متعین ہو گئی، اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ دن بھی آ ہی گیا کہ اس کا بیٹا دولھا بن گیا اور بارات چلی گئی شام ہوتے ہوتے نئی دلھن کی آمد ہوئی سارا گھر خوشی میں جھوم اٹھا کوئی راستہ بنا رہا ہے کوئی بستر بچھا رہا ہے تو کوئی دلہن کے کھانے کی تیاری کر رہا ہے، دوسرے دن ولیمہ ہوا دوست و احباب و رشتے دار آئے کھانا کھایا دلہن کو دیکھا اور تعریف کرتے ہوئے سب اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے اب دلہن کی نئی زندگی نئے لوگوں میں شروع ہو گئی، اب وہ بیٹا جو کبھی ہمیشہ اپنی ساری ضروریات اپنے ماں سے شیئر کرتا تھا دھیرے دھیرے اس میں کمی آتی گئی اور بیٹے کی رجہان ماں سے قدر ہٹ کر اب کچھ وقت بیوی کو بھی دینے لگا، اب ماں کی کیفیت ملاحظہ کریں وہ ماں یہ کیسے برداشت کر سکتی ہے کہ میرا بیٹا مجھے بھول جائے اب ماں کے دل میں بہو کی جانب سے کچھ جلن سی ہونے لگی اور یہ آگ دھیرے دھیرے سلگتی رہی اور ایک دن یہ چنگاری ایک شعلہ بن گیا اور پھر گھر میں کبھی نہ ختم ہونے والی ساس بہو کی گوریلا جنگ چھڑ گئی، وہ بہو جو کبھی خواب ہوا کرتی تھی جس کی جستجو میں نہ جانے کتنے خاک چھان ڈالا جس کے لئے نہ جانے کتنے قصیدے پڑھے آج اس کی برائی کرتے تھکتی نہیں ہے بیٹا بیچ میں پریشان اگر بیوی کی طرف داری میں بولے تو ماں کا دل ٹوٹے اور اگر ماں کی طرف سے بولے تو بیوی ناراض اب بیچارا شوہر بیچ میں چکی کی طرح پس رہا ہے اور جہنم جیسے زندگی گزارنے پر مجبور ہے،

اب اگر بیٹا کچھ دینی تعلیم سے واقفیت رکھتا ہے تو ظاہر سی بات ہیکہ ماں کو تو کچھ کہ نہیں سکتا اور بیوی بیچاری ظلم کا شکار بن جاتی ہے اب ساس بھی بہو سے لڑ رہی ہے شوہر بھی اسی کی غلطی کھینچ تان کر بنا کر اسی پہ اپنا زور آزما رہا ہے اگر گھر میں نند ہو تو وہ بھی اپنی بھابھی کے لئے وبال جان بنی ہوئی ہے۔

اب بیوی کی بے بسی ملاحظہ کریں، بیچاری بیوی صبح سویرے سب سے پہلے اٹھتی ہے جانور گھر سے باہر کرتی ہے پھر سارا گھر صاف ستھرا کرتی ہے پھر برتن دھوتی ہے تب تک ساس سسر بھی جگ جاتے ہیں ان کے لئے ہلکا ناشتہ بناتی ہے چائے بناتی اور اور پھر انہیں دیتی ہے تب تک شوہر بچے بھی جگ جاتے ہیں پھر ان کو ناشتہ کھلا کر تیار کر کے مدرسہ اسکول بھیجتی ہے پھر گھر والوں کے لئے ناشتہ بناتی ہے اور پھر سب کو کھلا پلاتی ہے اور تب تک بچوں کے لنچ کا وقت ہو جاتا ہے بچے آتے ہیں انہیں لنچ کراتی ہے اور پھر مدرسہ بھیجتی ہے تب تک کھانا بنانے کا وقت ہو جاتا ہے پھر برتن صاف کر کے کھانا کی تیاری میں لگ جاتی ہے دوپہر تک کھانا تیار ہوتا ہے تب تک بچے مدرسوں اسکولوں سے آ جاتے ہیں پھر انہیں کھانا کھلاتی ہے پھر گھر والوں کو کھانا کھلاتی ہے سب کو کھلاتے پلاتے دن کے تین بج جاتے ہیں اور دن میں ہی کچھ وقت نکال کر جانور کے لئے چارہ اور کھانا بنانے کے لئے جلاون بھی لے آتی ہے تب تک شام ہو جاتی ہے پھر برتن وغیرہ صاف کر کے رات کے کھانے کے انتظام میں لگ جاتی ہے اور رات کے آٹھ بجے تک کھانا اہل گھر کے لئے تیار ہو جاتا ہے پھر سب کو کھلاتی پلاتی ہے شوہر بھی کہیں سے آتا ہے وہ بھی کھا پی کر بستر پہ چلا جاتا ہے سب گھر کے سارے لوگ کھا پی لیتے ہیں تب تک رات کے تقریبا دس بج چکے ہوتے ہیں اب بتاؤ کہ بیوی کو اس کے خود کھانے کا وقت کب ملا؟ جب سارے لوگ کھا چکتے ہیں تو پھر اخیر میں بچا کھچا کھانا تھوڑی بہت کھاتی اور برتن وغیرہ رکھ کر جب بستر پر جاتی ہے تو شوہر بھی نہیں پوچھتا کہ دن بھر کھائی کہ نہیں یا پورا دن ہمارے خاندان والوں کی خدمت میں ہی گزار دی ایسا پوچھنا گویا شوہر گناہ کبیرہ سمجھتا ہو۔

یہ سب دیکھنے سننے کے بعد ایسا لگتا ہے کہ شادی کر کے کوئی دلہن نہیں بلکہ کام کرنے والی مشین لایا ہو اس کے باوجود بھی ساس کی شکایت رہتی ہے کہ بہو کام ہی نہیں کرتی ہے یہ نہیں کرتی تو وہ نہیں کرتی اب بتاؤ کہ وہ اور کیا کرے گی؟ وہ عورت جس کے بارے میں اللہ کے رسول علیہ السلام نے آخری وقت میں بھی فرمایا کہ اپنے عورتوں کا خیال رکھنا، بیوی جس سے وقت نکاح ہی لڑکا اس بات کا اقرار کر لیتا ہے کہ وہ اسے نان و نفقہ و سکنہ سب کچھ دیگا لیکن یہاں نہ نان کا کوئی تصور نہیں نہ ہی نفقہ کا اور اگر سکنہ دے بھی دے تو اس کا مکمل کرایہ وصول کر لیتے ہیں یہ شوہر حضرات، اللہ خیر فرمائے،

اب آیئے بیوی کا حق شوہر پر کیا ہے اسے ملاحظہ فرمائیں، شوہر پر بیوی کے حقوق میں سے ایک یہ بھی ہیکہ شوہر اپنی بیوی کو نان ادا کرے جو کہ وقت نکاح اس نے اس کے ادا کرنے کا وعدہ بھی کر لیا ہے، جس کا مطلب ہوتا کہ کہ کھانا شوہر اپنی بیوی کو دے جس میں مسئلہ یہ بھی ہیکہ اگر عورت ایسے گھرانے کی ہے جہاں اسے بنا بنایا کھانا ملتا تھا تو شوہر پر بنایا ہوا کھانا دینا ضروری ہے ورنہ اس کے سارے سامان دے وہ خود بنائے گی، ایک حق یہ بھی ہیکہ نفقہ ادا کرے جو کہ پہلے ہی اس کا بھی اقرار کیا ہوا ہے جس کا مطلب ہوتا ہے کہ بیوی کے زندگی کے سارے ضروریات پیر کے چپل سے لیکر سر کے دوپٹہ تک ساری چیزوں کا ادا کرنا شوہر پر ضروری ہے،

لیکن ہمارے معاشرے میں ہوتا کیا ہے کہ تقریبا چار پانچ سال کا خرچہ تو خود بیوی شادی کے دن ہی لیکر آتی ہے جہیز کی سورت میں اگر نہ لائے تو اس کا الگ طعنہ، واللہ ہم جس معاشرے میں زندگی گزار رہے ہیں اس وقت اس زمانے میں عورتوں کی حیثیت ایک جانور اور غلام سے زیادہ نہیں ہے لوگ اپنی بہو بیوی کو گھر کا فرد بھی نہیں سمجھتے خود شوہر کو اس کا احساس تک نہیں تو باقی لوگوں کی باتیں ہم کیا کریں اور یہ سب ایک پڑھے لکھے دینی تعلیم سے آراستہ و پیراستہ لوگ بھی کر رہے ہیں، تو ہم جاہل کی کیا بات کریں گے،

اور بھی بہت سی باتیں ہیں ہمارے معاشرے میں جہاں بہوؤں کو ذرا ذرا سی بات پر ظلم و ستم کا نشانہ بنا ڈالتے ہیں اور افسوس تو اس وقت ہوتا ہے کہ جو چیز شوہر پر کرنا ضروری ہے وہی چیز بیوی سے کرواتے ہیں اور نہ کرنے کی سورت میں تشدد کے پہاڑ ہی توڑ دیتے ہیں،

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ ایسے شوہروں کو ھدایت دے اور عورت کو عورت سمجھنے کی توفیق بخشے، اور اس کے ساتھ جانوروں والا سلوک کرنے سے محفوظ رکھے آمین ثم آمین یا رب العالمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات

مع السلام

غور کرائے انسان نعمتوں کے بدلے مطالبہ کیا ہے!

از: جاوید اختر بھارتی
(رکن مجلس شوریٰ جامعہ فیض العلوم) محمد آباد، ضلع مئو یوپی

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا اور بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے آیئے سب سے پہلے غور کریں کہ اللہ رب العالمین نے ہمیں دو پاؤں عطا کیا ہے،، دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کے پاس پاؤں نہیں ہے، ایسے لوگ بھی ہیں جن کے پاس پاؤں ہے مگر چلنے کی طاقت نہیں ہے کیونکہ وہ معذور ہیں ان کے پاؤں میں چوٹ آئی اور وہ چلنے پھرنے سے مجبور ہو گئے، کچھ ایسے بھی ہیں جو پیدائشی مفلوج ہیں اب وہ کسی ایسے شخص کو دیکھتے ہوں گے کہ جن کے پاس پاؤں ہیں اور وہ خوب چل پھر رہے ہیں تو وہ کیسا محسوس کرتے ہوں گے لیکن اللہ نے ان کا مزاج ایسا بنا دیا ہے کہ وہ شکوہ نہیں کرتے مگر یہاں اس کے لئے زیادہ سوچنے سمجھنے اور غور کرنے کا مقام ہے جس کے پاس پاؤں بھی ہے اور طاقت بھی ہے وہ چلتا پھرتا بھی ہے تجارت کے لئے قدم بڑھاتا ہے، اپنے دنیاوی مسائل کا حل تلاش کرنے کے لئے قدم بڑھاتا ہے، دنیاوی اغراض و مقاصد کے حصول کے لئے قدم بڑھاتا ہے مذکورہ زمرے میں قدم بڑھانا غلط نہیں ہے لیکن ہاں وہ راہ صداقت کے لئے قدم کبھی نہیں بڑھاتا ہے تو غلط ہے، حق کی تلاش کے لئے قدم نہیں بڑھاتا ہے تو غلط ہے، راہ خدا میں قدم نہیں بڑھاتا ہے تو غلط ہے اور اس بات پر اسے کبھی پچھتاوا نہیں ہوتا ہے تو مزید غلط ہے اور وہ اللہ کا ناشکرا ہے اسے یاد رکھنا چاہئے کہ جب سامنے ملک الموت حاضر ہوں گے تو روح پہلے پاؤں سے ہی نکالیں گے،، انسان کے جسم کا درمیانی حصہ کمر کہلاتا ہے جو جسمانی عمارت کا بہت مضبوط ستون ہوتا ہے کمر جب سیدھی رہتی ہے تو زندگی کے ہر ایام میں بڑی آسانی ہوتی ہے اور جب کمر جھک جاتی ہے تو ہاتھوں میں ڈنڈا لیکر چلنے میں بھی بیلنس برابر نہیں ہوتا اس وقت لکڑی اور چھڑی کو بھی یہ کہنے کا موقع مل جاتا ہے کہ جب ہوئی عمر ساٹھ برس جھکی کمر تو ہاتھ میں ڈنڈا لکڑی کا،، ارے کان سننے والے انساں دیکھ تماشہ لکڑی کا،، کمر ٹوٹ گئی یا بگڑ گئی تو دنیاوی امور میں بھی مشکلات پیدا ہوتی ہے اور عبادت کرنے میں بھی دشواری کا سامنا ہوتا ہے آج بہت سے لوگوں کو دیکھا جا رہا ہے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں مگر رکوع نہیں کر سکتے، سجدہ نہیں کر سکتے اور قعدہ و جلسہ نہیں کر سکتے کیونکہ کمر نے صحیح ڈھنگ سے کام کرنا بند کر دیا ہے معلوم یہ ہوا کہ کمر بھی اللہ کی طرف سے بندے کے لئے بہت بڑی نعمت ہے،، اس کے بعد پیٹ ہے اور پیٹ میں انسانی جنکشن ہے،، گردہ ہے، آنتیں ہیں اور انسان پیٹ بھرنے کے لئے محنت مزدوری بھی کرتا ہے، دھوکا دھڑی بھی کرتا ہے، رشوت خوری کا راستہ بھی اختیار کرتا ہے، جھوٹ بول کر مال کی خرید و فروخت بھی کرتا ہے، شعبدہ بازی بھی کرتا ہے، خطرناک سے خطرناک کام بھی کرتا ہے، کبھی کبھی زندگی داؤ پر بھی لگا دیتا ہے اور گداگری بھی کر بیٹھتا ہے اور اب تو پیری مریدی کو بھی پیٹ بھرنے کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے لیکن پھر بھی انسان کا پیٹ نہیں بھرتا ہے۔

ڈاکٹر و طبیب کہتے ہیں کہ پیٹ صحیح ہے تو انسان ہر بیماری سے محفوظ ہے ڈاکٹر کی بات انسان غور سے سنتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ بات درست ہے،، ائے حضرت انسان تجھے ڈاکٹر کی بات سمجھ میں آتی ہے تو رب کے قرآن اور نبی کے کا فرمان سمجھ میں کیوں نہیں آتا ہے کہ حلال کمایا کرو اور حلال کھایا کرو یاد رکھنا چاہئے کہ صرف شراب ہی پینا حرام نہیں ہے بلکہ حرام و ناجائز پیسے سے میزل فلٹر پانی خرید کر پینا بھی حرام ہے، ناجائز کمائی سے بکرے کا گوشت خریدنا اور کھانا بھی حرام ہے صاف لفظوں میں کہدیا گیا ہے کہ حرام کا ایک لقمہ بھی پیٹ میں ہو گا تو عبادت و دعا کرتے کرتے تیر کی طرح سیدھی تیری کمر کمان کی طرح ٹیڑھی بھی ہو جائے گی، تو پھر بھی تیری دعا ایک بالشت سے اوپر نہیں جائے گی بلکہ تیرے منہ پر مار دی جائے گی،، دانتوں میں پھنسا ہوا دانہ کچھ ہی دیر میں خراب ہو کر پیٹ کو یہ نصیحت دیتا ہے اور سوال کرتا ہے کہ میں تو اپنے اندر پھنسا ہوا دانہ برداشت ہی نہیں کر پاتا مجھے اتنی الجھن ہوتی ہے کہ اس پھنسے ہوئے دانے کی شکل تک بدل جاتی ہے آخر تو اپنے اندر کیسے ہضم کر لیتا ہے،، انسان کو چاہئے کہ جب بھی کھائے تو حلال لقمہ کھائے اور اپنے کنبے کو کھلائے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ جب بھی کمائے تو حلال روزی کمائے تاکہ حلال روٹی تیار ہو سکے،، دونوں ہاتھ بھی اللہ کی نعمت ہیں کسی کمزور پر ہاتھ نہ اٹھایا جائے، رشوت لینے دینے کے لئے ہاتھ نہ بڑھایا جائے، ناجائز قبضہ کی غرض سے زمین کے کسی کاغذ پر دستخط نہ کیا جائے ورنہ ہاتھوں کے غلط استعمال سے ضمیر مردہ ہو سکتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ غریبوں مسکینوں اور یتیموں کے سروں پر دست شفقت پھیرا جائے یعنی راہ سخاوت میں ہاتھوں کو بلند کیا جائے اور دنیا و آخرت دونوں سنوارا جائے،

اب آیئے سینہ ہے تو پھیپھڑا ہے اسے بغض و عناد سے پاک رکھنا ضروری ہے اور دل کو حب نبی سے روشن رکھنا ضروری ہے غرضیکہ پورا سینہ دنیاوی خواہشات کا مرکز نہیں ہونا چاہئے بلکہ خدا کے خوف سے لرزنا چاہئے اور جس کے سینے میں خوف خدا سما گیا اس کی زندگی سنور گئی اور وہ کامیاب ہو گیا،، اللہ نے انسان کے جسم کو مکمل بنایا ہے اور ایسا سسٹم بنایا ہے کہ ضرورت کے اعتبار سے جسم کے تمام اعضا تک پانی و خون کا دورہ ہوتا ہے یہ اللہ کی ایسی نعت ہے کہ موجودہ وقت کی جدید سائنس ٹیکنالوجی اور ماہرین اطباء اس کا بدل پیش کرنے سے قاصر ہیں،، اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہونٹ، ناک، کان اور دو آنکھوں سے سجا ہوا چہرہ عطا کیا پوری دنیا میں انسان ہیں تھوڑا بہت بھلے ہی شکل ملتی ہو مگر پھر بھی سب کے چہرے الگ الگ ہیں یہ اللہ رب العالمین کا ڈنکے کی چوٹ پر اعلان بھی ہے اور چیلنج بھی ہے کہ میرے خزانے میں کوئی کمی نہیں ہے اور اللہ کے اس چیلنج میں اتنی سچائی ہے کہ قدرت کے خزانے میں کمی ہوتی تو قدرت کا کارخانہ متأثر ہو جاتا یعنی رحم مادر میں بچہ کیسے زندہ رہ پاتا؟ اس لئے اسے تسلیم کرنا ہو گا کہ رحم مادر میں بچے کا زندہ رہنا اور دنیا بھر میں سارے انسانوں کے چہروں کا الگ ہونا قدرت کے خزانے میں کمی نہ ہونے کا اعلان بھی ہے، چیلنج بھی ہے اور ظاری طور پر ایک نمونہ، مثال اور جھلک بھی ہے،، اللہ نے چہرے کے ہی ایک حصے میں ہونٹوں اور دانتوں کی نگرانی میں زبان عطا کر رکھی ہے اس زبان میں ہڈی نہیں ہے لیکن اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ اس کے انداز و طریقے سے انسان خوش بھی ہو جاتا ہے اور غمگین بھی ہو جاتا ہے، موم کی طرح پگھل بھی جاتا ہے اور سنگ دل بھی بن جاتا ہے، رشتہ بن بھی جاتا ہے اور بگڑ بھی جاتا ہے، انسان دوست بھی بن جاتا ہے اور دشمن بھی بن جاتا ہے کبھی کبھی زبان بگڑتی ہے تو وہ خود محفوظ رہتی ہے لیکن اس کا انجام پورے جسم کو بھگتنا پڑتا ہے دونوں ہونٹ آپس میں مل گئے منہ بند ہو گیا، نیچے اوپر کے دانت بھی آپس میں مل گئے اب زبان اس کے اندر ہے مطلب صاف ہے کہ زبان کا صحیح صحیح استعمال کرنا ضروری ہے، غیبت چغلی سے پرہیز کرنا ضروری ہے تاکہ کسی کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچے،، اللہ تبارک وتعالیٰ نے سب کچھ بنانے کے بعد پیشانی سب سے اوپر بنایا اور کہدیا کہ تیری پیشانی سب سے اوپر بنانے کا مقصد یہ ہے کہ ہر کس و ناکس کے آگے نہ جھکے یعنی پیشانی جب بھی جھکائی جائے تو اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں جھکائی جائے جنازے کی نماز میں اسی لئے سجدہ تو دور کی بات ہے رکوع تک نہیں رکھا گیا ہے کیونکہ مردہ امام کے آگے رکھا جاتا ہے تو رکوع نہ رکھ کر کسی غیر اللہ کے آگے پیشانی جھکنے جھکانے کا تصور و گنجائش تک کو ختم کر دیا گیا ہے،، حقیقت میں دیکھا جائے تو انسان کا وجود ہی سراپا نعمت ہے زندگی خود ایک نعمت ہے اور زندگی کی ایک ایک سانس نعمت ہے اس کے بعد زمین و آسمان سے بندے کے فیضیابی کے لئے تمام طرح کی نعمت ہی نعمت ہے انگنت و بے شمار نعمتوں سے نوازنے کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ کا صرف ایک مطالبہ ہے کہ ائے میرے بندے تو اپنی پیشانی میری بارگاہ میں جھکا دے یعنی عملی طور پر سجدہ شکر ادا کر پھر تو تجھے مزید سرخروئی حاصل ہو گی اور مزید کامیابی حاصل ہو گی۔

غزل

میں شام و سحر گریہ کناں ہو نہیں سکتا
کس درد سے گزرا ہوں بیاں ہو نہیں سکتا

سو زخم ملیں تجھ کو اگر دل تو کریدے
چہرے سے مرے غم کا گماں ہو نہیں سکتا

ہونٹوں پہ ہنسی رکھنے کی تدبیر کرو تم
اب اس کے بنا درد نہاں ہو نہیں سکتا

اعضا ہی مرے مجھ سے بغاوت پہ تلے ہیں
پھر اس سے برا کچھ بھی یہاں ہو نہیں سکتا

ہوتا نہ اگر سیپ ترے ضبط کا آنسو
اس قدر صدف دانہ گراں ہو نہیں سکتا

گر دریا جگہ دے دے تو یہ اس کا کرم ہے
دو گز بھی زمیں میرا مکاں ہو نہیں سکتا

نتیجۂ فکر:- مجتبیٰ رضا نشترؔ غزالی

ہند کے راجہ، میرے خواجہ

ابو شحمہ انصاری

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ، جنہیں دنیا "خواجہ غریب نواز" کے لقب سے یاد کرتی ہے، برصغیر پاک و ہند میں اسلام کے سب سے بڑے داعی اور روحانی رہنما سمجھے جاتے ہیں۔ آپ کی تعلیمات، خدمات، اور کرامات نے لاکھوں لوگوں کے دلوں کو نورِ ہدایت سے منور کیا اور ہند کے دل، اجمیر، کو روحانی مرکز بنا دیا۔ آپ کی حیاتِ طیبہ کا ہر پہلو درس و عبرت سے بھرپور ہے۔

ابتدائی حالات اور خاندان:

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ 1141ء (530 ہجری) میں مشرقی ایران کے شہر سَنجر (خطہ خراسان) میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق ایک معزز سید گھرانے سے تھا اور آپ حسنی و حسینی نسب سے مشرف تھے۔ والد محترم حضرت سید غیاث الدینؒ ایک دیندار اور صاحبِ تقویٰ شخصیت تھے۔ والدہ ماجدہ بی بی ماہِ نورؒ بھی عابدہ و زاہدہ خاتون تھیں۔

آپ کے بچپن ہی سے زہد و تقویٰ کے آثار نمایاں تھے۔ سات برس کی عمر میں قرآنِ مجید حفظ کر لیا اور ابتدائی تعلیم گھر پر ہی مکمل کی۔ والدین کی وفات کے بعد، جو اس وقت آپ کی نوجوانی کا دور تھا، آپ کی زندگی میں ایک روحانی انقلاب برپا ہوا۔

روحانی سفر کا آغاز:

والد کی میراث میں آپ کو ایک باغ اور ایک پن چکی ملی۔ ایک روز جب آپ باغ میں کام کر رہے تھے، ایک بزرگ حضرت ابراہیم قندوزیؒ وہاں تشریف لائے۔ آپ نے ان کی خدمت کی تو بزرگ نے خوش ہو کر روٹی کا ایک ٹکڑا دیا اور کہا، "یہ کھالو، تمہارے دل کا دروازہ کھل جائے گا۔" وہ لمحہ حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی زندگی کا اہم ترین موڑ تھا۔ اس کے بعد آپ نے دنیاوی علائق کو خیرباد کہا اور روحانی تربیت کے لیے سفر اختیار کیا۔

سلسلہ چشتیہ میں شمولیت: حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے روحانی تربیت کے لیے مختلف علاقوں کا سفر کیا اور مشہور اولیاء اللہ کی صحبت میں رہے۔ آپ نے بغداد، نیشاپور، بخارا، اور سمرقند جیسے مراکز علم و روحانیت کا سفر کیا۔ نیشاپور میں آپ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے مرید ہوئے اور سلسلہ چشتیہ میں داخل ہو گئے۔ اپنے مرشد کے زیر سایہ آپ نے کئی سال ریاضت و مجاہدہ کیا اور روحانی منازل طے کیں۔

ہند کی طرف سفر:

حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے ایک خواب میں حضرت محمد ﷺ کی زیارت کی، جس میں حکم دیا گیا کہ "ہندوستان جاؤ اور وہاں دینِ اسلام کی خدمت کرو۔" اس حکم کے بعد آپ نے ہند کا رخ کیا۔ سفر کے دوران آپ نے کئی علاقوں میں قیام کیا اور لوگوں کو دینِ اسلام کی دعوت دی۔ آپ کے علم و فضل اور روحانی کرامات سے متاثر ہو کر بے شمار لوگ اسلام قبول کرتے گئے۔

اجمیر میں قیام: اجمیر، جو اُس وقت ہند کا روحانی اور ثقافتی مرکز تھا، آپ کی منزل قرار پایا۔ وہاں کے راجہ پرتھوی راج چوہان کا مضبوط اقتدار تھا، لیکن آپ کی روحانی طاقت اور عاجزانہ طبیعت نے لوگوں کے دل موہ لیے۔ آپ نے اجمیر کے قریبی علاقے میں قیام فرمایا اور اپنی تعلیمات کے ذریعے لاکھوں لوگوں کو دینِ اسلام سے روشناس کرایا۔

تعلیمات: حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی تعلیمات محبت، امن، اور خدمت پر مبنی تھیں۔ آپ نے کہا:

"دینِ اسلام محبت اور رواداری کا درس دیتا ہے۔"

"سب سے بہتر انسان وہ ہے جو انسانیت کی خدمت کرے۔"

"دوسروں کو معاف کر دینا اور ان کے ساتھ بھلائی کرنا بہترین عبادت ہے۔"

آپ نے اپنی زندگی کو ایک عملی مثال بنا کر پیش کیا اور اپنے کردار کے ذریعے دلوں کو جیتا۔

کرامات: حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی کرامات کی بے شمار مثالیں تاریخ میں موجود ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ جب آپ اجمیر پہنچے تو وہاں کے راجہ کے برہمن پجاریوں نے آپ کے خلاف سازشیں کیں، لیکن آپ کی دعا سے ان کی طاقتیں زائل ہو گئیں۔ ایک اور مشہور واقعہ یہ ہے کہ آپ کی دعا سے قحط زدہ علاقے میں بارش ہوئی، اور لوگ اس کرامت سے متاثر ہو کر اسلام قبول کرنے لگے۔

وصال:

حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے اپنی حیات کے آخری ایام میں چلہ کشی کی اور اپنے خادمین کو وصیت کی کہ وہ اپنی زندگی محبت اور خدمت کے اصولوں کے مطابق گزاریں۔ 6 رجب المرجب 633 ہجری (1236ء) کو آپ کا وصال ہوا۔ آپ کا مزار شریف اجمیر میں واقع ہے، جو آج بھی روحانیت کا عظیم مرکز ہے۔ ہر سال لاکھوں عقیدت مند دنیا بھر سے یہاں زیارت کے لیے آتے ہیں۔

اثر و رسوخ:

حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے برصغیر میں اسلام کے فروغ میں کلیدی کردار ادا کیا۔ آپ کی تعلیمات نے مختلف مذاہب کے لوگوں کو قریب لانے اور امن و ہم آہنگی کو فروغ دینے میں مدد دی۔ آپ کے خلفاء، خاص طور پر حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ، حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ، اور حضرت نظام الدین اولیاءؒ نے آپ کی روشنی کو مزید آگے بڑھایا۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کی حیات ایک روشن چراغ ہے، جو ہمیں محبت، رواداری، اور خدمتِ خلق کا درس دیتی ہے۔ آپ کی تعلیمات اور خدمات نہ صرف برصغیر کے مسلمانوں کے لیے بلکہ پوری انسانیت کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ آپ کی حیاتِ مبارکہ ہمیں یہ پیغام دیتی ہے کہ دینِ اسلام کا پیغام امن اور محبت کا پیغام ہے، جو دلوں کو فتح کرتا ہے اور انسانیت کی بھلائی کے لیے کام کرتا ہے۔

علوم حدیث میں امام اہل سنت سیدی اعلی حضرت کا مقام و مرتبہ

عمران رضا عطاری مدنی (بنارس)
تخصص فی الحدیث، سال دوم: مرکزی جامعۃ المدینہ ناگ پور

نہایت افسوس کی بات ہے کہ علم حدیث کے دو حرف پڑھ کر کچھ نا فہم اور عقل سے پیدل لوگ امام اہل سنت کے علم حدیث پر انگشت نمائی کرتے نظر آرہے ہیں، حکم حدیث میں البانی، ابن باز وغیرہ کی تقلید جامد کرنے والے محض ان کے حکم پر اندھا اعتماد کرکے امام اہل سنت کے فتاوی رضویہ میں موجود احادیث پر کلام کررہے ہیں۔

وہ حدیث جو محققین محدثین کے نزدیک صحیح، حسن یا زیادہ سے زیادہ ضعیف قرار پاتی ہے، کسی ایک محدث نے اس کو موضوع کہہ دیا تو اس سے حدیث کا موضوع ہونا کب لازم آگیا۔۔۔؟ پہلے تو اس حدیث پر تحقیق کریں گے، متقدمین ائمہ نے جو حکم لگایا ہے اسے دیکھیں گے، ورنہ، ذرا امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیقات کو دیکھ لیں! کتنی ہی صحیح اور حسن احادیث کو انھوں نے موضوع قرار دے دیا، فقط ان کی کتب پر اعتماد کرکے دیگر محققین کے اقوال کو نظر انداز کردیں تو پھر امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کیا؟... حافظ ابن حجر عسقلانی، حافظ شمس الدین سخاوی، حافظ جلال الدین سیوطی رحمھم اللہ کی کتب میں بھی کئی موضوعات نظر آئیں گے۔

اور اگر جناب البانی صاحب کی فاسد تحکیم حدیث کو دیکھیں اور اس پر اعتماد کرلیا جائے تو پھر امان ہی اٹھ جائے، جناب نے کتنی ہی صحیح احادیث کو ضعیف و منکر قرار دے دیا، بلکہ ایک حدیث کو چند صفحات قبل صحیح قرار دیا، بعدہ ضعیف یا موضوع تک کہہ ڈالا۔ ان کے مختلف احکام کے رد پر باقاعدہ علما نے کتابیں تصنیف کی ہیں۔ جہاں تفصیل دیکھی جاسکتی ہے۔

رہی بات فتاویٰ رضویہ میں ضعیف احادیث کی! تو اس پر نقد کرنا خود اپنی کم علمی، نا اہلی کی واضح دلیل ہے، جب محدثین نے فضائل اور ترغیب و ترہیب کے باب میں احادیث ضعاف کو قبول کیا تو اس پر جرح کرنا چہ معنیٰ دارد۔۔۔ متقدمین سے متأخرین تک محدثین کا اتفاق ہے کہ باب عقائد اور احکام کے علاوہ ضعاف مقبول ہیں، اب امام نے فضائل وغیرہ میں ان کو درج کیا تو کیا بُرا کیا، ذرا اپنے گھر کی خبر لیں! ورنہ ہمیں بھی لکھنا اور بولنا آتا ہے۔ اور ہاں اگر آپ کا مطالعہ بہت محدود ہے، محدثین کے اس اتفاق کا علم نہیں تو ذرا، ان کتب پر نظر دوڑالیں! * الجامع لاخلاق الراوی و آداب السامع، * الکفایہ فی علم روایہ، * جامع بیان العلم و بیانہ، * دلائل النبوۃ، * مقدمہ علوم الحدیث وغیرہ۔

بہر حال! امام اہل سنت کے علم حدیث پر تبصرہ کرنے والوں کو چاہیے کہ پہلے علم حدیث سیکھیں، سمجھیں، پڑھیں، پڑھائیں، جب دو حرف آنے لگیں گے خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ امام اہل سنت حدیث میں کس مرتبہ پر فائز تھے، چند ایک نظائر ملاحظہ فرمائیں! مولانا وصی احمد محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ جن کے بارے میں مشہور ہے کہ انہوں نے ۴۰ سال تک بخاری شریف کا درس دیا اور جن کو بخاری شریف زبانی یاد تھی اور وقت کے بڑے محدّث تھے، ان سے سوال کیا گیا کہ حدیث میں امام احمد رضا کا کیا مرتبہ ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ اس وقت امیر المؤمنین فی الحدیث ہیں پھر فرمایا: صاحبزادے! اس کا مطلب سمجھا؟ یعنی اگر اس فن میں عمر بھر ان کا تلمّذ کروں تو بھی ان کے پاسنگ کو نہ پہونچوں، آپ نے کہا: سچ ہے۔ (جامع الأحادیث، مقدمہ جلد 1، صفحہ 407)

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مرتبہ سوال ہوا کہ آپ نے حدیث شریف کی کون کون سی کتابیں پڑھی ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ﴿مسند امام اعظم، مؤطا امام محمد، کتاب الآثار، کتاب الخراج، کتاب الحج، شرح معانی الآثار، مؤطا امام مالک، مسند امام شافعی، مسند امام احمد، سنن دارمی، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، نسائی، منتہی الجارود، علل متناہیہ، مشکاۃ، جامع کبیر، جامع صغیر، منتقی ابن تیمیہ، بلوغ المرام، عمل الیوم واللیلہ، الترغیب والترہیب، خصائص کبری، الفرج بعد الشدۃ، کتاب الاسماء والصفات، وغیرہا﴾۔ پچاس سے زائد کتب حدیث میرے درس و تدریس اور مطالعہ میں رہیں۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے چند کتب شمار فرما کر پچاس سے زائد کی بات اجمالاً ذکر کردی، یعنی آگے شمار کرنے کے لئے میری تصانیف کا مطالعہ کرو تو واضح ہو جائے گا کہ میں نے علم حدیث میں کن کن کتابوں کو پڑھا اور پڑھایا ہے۔

محترم قارئین! یہ بات کہنا آسان ہے۔ اس کی دشواریاں وہی سمجھ سکتا ہے جس نے کسی حدیث کی کتاب کا مکمل مطالعہ کیا ہوگا۔ مذکورہ کتب میں کئی ایسی کتابیں ہیں جو کئی کئی جلدوں پر مشتمل ہے، اگر ہم مزید گہرائی میں جائیں اور پتا کریں کہ امیر المؤمنین فی الحدیث اعلی حضرت نے اپنی کتب میں احادیث کی کتنی کتابوں کا حوالہ دیا تو سنیں!۔ مفتی حنیف رضوی صاحب ارشاد فرماتے ہیں: اس سلسلہ میں جب راقم الحروف نے تلاش و جستجو شروع کی تو اب تک امام احمد رضا کی ساڑھے تین سو کتب و رسائل میں تقریباً چار سو، کتابوں کے حوالے احادیث مبارکہ کے تعلق سے ملے۔ (جامع الأحادیث، مقدمہ جلد 1، صفحہ 409)

علوم حدیث پر تحقیقات

اعلی حضرت علیہ الرحمہ کی علوم حدیث میں کمال دسترس کا اندازہ اس سے لگائیں کہ آپ نے علم حدیث، اصول حدیث، شروح حدیث، متون حدیث پر کئی کئی تصانیف فرما کر امت پر احسان عظیم فرمایا۔ نام درج ذیل ہیں:

منیر العین فی تقبیل الابھامین * الھاد الکاف فی حکم الضعاف * مدارج طبقات الحدیث * الفضل الموھبی معنی اذا صح الحدیث فھو مذھبی * افاداتِ رضویہ فی اصول الحدیث * شرح نخبۃ الفکر * حاشیہ فتح المغیث * النجم الثواقب فی تخریج احادیث الکواکب * البحث الباحص * حاشیہ نصب الرایہ * الروض البھیج * حاشیہ تقریب التھذیب، * حاشیہ تھذیب التھذیب، حاشیہ تھذیب الکمال، * حاشیہ میزان الاعتدال، حاشیہ تذکرۃ الحفاظ، حاشیہ الاصابہ، وغیرہ کتب تو علوم حدیث میں ہے۔

ان کے علاوہ مفتی عبد المبین نعمانی حفظہ اللہ نے ۳۵ سے زیادہ کتبِ احادیث کا نام گنایا ہے، جن پر اعلی حضرت علیہ الرحمہ نے حواشی و تعلیقات لکھی ہیں، چند کتب کے نام ملاحظہ فرمائیں: * حاشیہ صحیح بخاری، * حاشیہ جامع ترمذی، * حاشیہ سنن نسائی، * حاشیہ سنن ابن ماجہ * حاشیہ تیسیر شرح جامع صغیر، * حاشیہ مسند امام اعظم، * حاشیہ کتاب الحج، * حاشیہ کتاب الآثار، * حاشیہ مسند امام احمد بن حنبل، * حاشیہ شرح معانی الآثار للطحاوی، * حاشیہ سنن دارمی، * حاشیہ الخصائص الکبری للسیوطی، * حاشیہ کنز العمال، حاشیہ الترغیب والترہیب، * حاشیہ القول البدیع، * حاشیہ المقاصد الحسنہ، حاشیہ عمدۃ القاری شرح بخاری، * حاشیہ فتح الباری شرح بخاری، * حاشیہ ارشاد الساری شرح بخاری، * حاشیہ جمع الوسائل فی شرح الشمائل، * حاشیہ فیض القدیر شرح جامع صغیر، * حاشیہ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، * حاشیہ التعقبات علی الموضوعات، * حاشیہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ، اسے کے علاوہ کئی کتبِ احادیث پر سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کام کیا ہے۔ محدث اعظم کچھو چھوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اعلیٰ حضرت کے علم حدیث کا اندازہ اس سے کیجئے کہ جتنی حدیثیں فقہ حنفی کی ماخذ ہیں ہر وقت پیش نظر، اور جن حدیثوں سے فقہ حنفی پر بظاہر زد پڑتی ہے، اس کی روایت و درایت کی خامیاں ہر وقت ازبر۔ علم حدیث میں سب سے نازک شعبہ علم اسماء الرجال کا ہے۔ اعلی حضرت کے سامنے کوئی سند پڑھی جاتی اور راویوں کے بارے میں دریافت کیا جاتا تو ہر راوی کی جرح و تعدیل کے جو الفاظ فرما دیتے، اٹھا کر دیکھا جاتا تو تقریب و تہذیب اور تذہیب میں وہی لفظ مل جاتا، اس کو کہتے ہیں علم راسخ اور علم سے شغف کامل اور علمی مطالعہ کی وسعت، حفظ حدیث اور علم حدیث میں مہارت تامہ کا مشاہدہ کرنا ہے تو آپ کی تصانیف کا مطالعہ کرکے اس کا اندازہ ہر ذی علم کرسکتا ہے۔ ورق ورق پر احادیث و آثار کی تابشیں نجوم و کواکب کی طرح درخشندہ و تابندہ ہیں۔

گلاب پور سسواکٹیا میں عرس نوری کا اہتمام

مہوتری: گلاب پور سسواکٹیا، مہوتری، نیپال پر 24 جنوری 2025ء جمعہ کو بڑے ہی تزک و احتشام کے ساتھ "محل نوری" بموقع عرس چہلم استاذ العلماء والفضلاء، شیر بلیا، خطیب ہند و نیپال ماہر درسیات، مرید حضور مفتی اعظم ہند، حضرت علامہ مولانا الیاس نوری مصباحی علیہ الرحمۃ والرضوان منعقد ہونے جارہا ہے،

اس محفل نوری میں ملک و بیرون ملک کے بڑے بڑے صاحب فضل و کمال، علما فضلا دانشوران اور ان کے تلامذہ و علاقائی علما کثیر تعداد میں تشریف لارہے ہیں۔

کون نوری صاحب؟

وہ نوری صاحب جو ملک نیپال کے ایک متبحر اور مشہور و معروف عالم دین تھے۔

وہ نوری صاحب جن کی ولادت 1967 عیسوی میں گلاب پور منرا سسوا نگر پالیکا ضلع مہوتری نیپال کے معروف گھرانہ خانوادہ لشکری میں ہوئی اور تدریس و خطابت کے افق پر روشن ستارے کی مانند چمکے۔

وہ نوری صاحب جو چمنستان حافظ ملت اور گلستان حنیف ملت کے ایک شگفتہ پھول تھے۔

وہ نوری صاحب جنھیں حضرت علامہ الشاہ محمد حنیف القادری علیہ الرحمہ اور ان کے اکابر اساتذہ نے خوب سینچا اور پروان چڑھایا۔

وہ نوری صاحب جنہوں نے اساطین علم اور صاحبان فضل و کمال اساتذہ سے علمی استفادہ کیا۔

وہ نوری صاحب جو بارگاہ مفتی اعظم ہند کے سچے غلام تھے اور پوری زندگی نوری بن کر رہے اور اسی نام سے عوام و خواص کے درمیان معروف ہوئے اور لفظ نوری آپ کا علم تھا۔

وہ نوری صاحب جو پوری زندگی درسگاہ علم و ادب سے وابستہ رہتے ہوئے طالبان علوم نبویہ کی علمی پیاس بجھاتے رہے۔

وہ نوری صاحب جو چالیس سال تک ایک درسگاہ میں بیٹھ کر علم و فضل کے موتی لٹاتے رہے۔

وہ نوری صاحب جو فقہ، اصول فقہ، حدیث، اصول حدیث، منطق، فلسفہ، اس طرح تمام علوم و فنون کی کتابوں کو پڑھاتے رہیں۔

وہ نوری صاحب جن کے علمی کارناموں کی داستان ان کے سینکڑوں تلامذہ کی زبانی سنا جا سکتا ہے۔

وہ نوری صاحب جنہوں نے اپنی محنت شاقہ اور مسلسل کاوشوں کے ذریعے دارالعلوم سرکار آسی سکندر پور بلیا کو علمی اور تدریسی اعتبار سے بام عروج تک پہونچا دیا اور ادارے کو مرکز علم و فن کی حیثیت سے ملک اور بیرون ملک میں متعارف کروایا۔

وہ نوری صاحب جنہوں نے اپنی علمی خطابات اور تدریسی تجربات کے ذریعے دین متین کی زبردست تبلیغ فرمائی اور تاحیات یہ سلسلہ جاری رہا، عوام و خواص آپ سے خوب استفادہ کرتے رہے۔

وہ نوری صاحب جو پوری زندگی مسلک اہل سنت و جماعت (مسلک اعلی حضرت) کے سچے خادم اور پاسبان بن کر رہے، عقائد و معمولات اہل سنت کو اپنی خطابات اور درس و تدریس کے ذریعے بیان کرتے رہے۔

وہ نوری صاحب جو اپنے تلامذہ کے مابین شیخ الادب، جان درسگاہ، روح درسگاہ اور استاذ العلماء والفضلا کے نام سے جانے جاتے تھے۔

وہ نوری صاحب جنہیں ان کی علمی، ادبی، تدریسی اور تبلیغی خدمات کے اعتراف میں عرس حضور حنیف القادری کے پربہار موقع پر مصلح ملت فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام علماء گلاپور نے متفقہ طور پر علماء و مشائخ کی موجودگی میں انکے مقدس ہاتھوں حنیف ملت ایوارڈ اور سپاس نامہ سے سرفراز کیا۔

وہ نوری صاحب جن کے روابط علماء اہل سنت و مشائخ طریقت کے ساتھ بڑے گہرے تھے اور یہ علماء کرام و مشائخ عظام کے درمیان مقبولیت کی بڑی دلیل ہے۔

وہ نوری صاحب جو فصاحت و بلاغت میں بے مثال تھے ہمیشہ مخاطب کے مراتب کے اعتبار سے گفتگو کرتے، نیز حفظ مراتب کا بڑا لحاظ رکھتے تھے۔ وہ نوری صاحب جو انتہائی ملنسار، متواضع، با اخلاق اور شریف الطبع تھے، لب و لہجے میں جاذبیت اور گفتگو میں زبردست حلاوت اور مٹھاس تھی۔ وہ نوری صاحب جن کے بالواسطہ درسگاہی تلامذہ کی تعداد ہزار سے زیادہ ہے۔ وہ نوری صاحب جن کے تلامذہ جامعہ مظہر اسلام بریلی شریف جیسے بڑے بڑے اداروں میں شیخ الحدیث والادب کے عہدہ و منصب پر فائز ہیں۔

وہ نوی صاحب جنہیں ان کے ادارے کے اساتذہ اور سکندر پور بلیا کے عوام و خواص شیر بلیا کے لقب سے موسوم کرتے تھے۔

پیش کش:
تلمیذ نوری محمد کلام الدین نعمانی مصباحی
نائب ایڈیٹر نیپال اردو ٹائمز

شہزادہ طبیب ملت حضرت شیخ طریقت مولانا حافظ و قاری اختر رضا قادری علیہ الرحمہ قسط اول

محمد ارشد رضا امجدی
خانقاہ قادریہ تیغیہ یوسفیہ اخلاقیہ، کھرساہا شریف، سیتامڑھی بہار

تاریخ کے مطالعہ سے ایک بات واضح ہوتی ہے کہ کثیر تعداد علما، فقہا اور مشائخ کی ایسی ہیں جنھوں نے بڑی آزمائش کے ساتھ بہت کم زندگی گزاری اور آزمائش کی ہر پل کو خندہ پیشانی سے قبول کیا، اور اپنی مختصر حیات میں وسیع تر خدمات انجام دی، ان میں ایک بڑا نام سلسلہ قادریہ آبادانیہ تیغیہ کے نامور شیخ طریقت شہزادہ طبیب ملت حضرت مولانا حافظ و قاری الشاہ اختر رضا قادری ہیں، آپ سیرت و کردار میں اپنے والد بزرگوار شیخ طریقت طبیب ملت استاد العلما و المشائخ حضرت حافظ الشاہ اخلاق احمد نوری یوسفی تیغی علیہ الرحمہ کے برحق جانشیں اور سراپا تھے اور روحانی عملیات، درس و تدریس کی دنیا میں محنتی استاد، ایک معیاری درسگاہ کے بانی مہتمم، ہزاروں کی تعداد میں پھیلے حلقہ ارادت کے لئے اثر دار زبان و بیان کے مالک پیر طریقت بھی تھے۔

کرم فرما اور مشفق بھائی حضرت شیخ طریقت مولانا حافظ و قاری اختر رضا قادری علیہ الرحمہ کی زندگی کا ہر پہلو ہمارے لئے نمونہ عمل ہے، آپ صرف پچیس سال کی جوانی میں سجادگی کے عہدہ پر فائز ہوئے، والد صاحب کے مزار پر انوار پر ہی چلہ کش ہوگئے اور سلسلہ قادریہ تیغیہ کے اوراد و ظائف کو مکمل کیا، رشد و ہدایت کی دنیا میں پھر عدیم النظیر خدمات انجام دیں۔

اتنی جلدی برادر مشفق حضرت قاری صاحب علیہ الرحمہ کا ہم سب کو داغ مفارقت دے دینا اتنا بڑا غم ہے کہ اس سے نکل پانا بہت مشکل ہے، زندگی کے اخیر لمحہ تک آپ نے شریعت کی پابندی کی، نماز کو ان کے وقتوں پر ادا کیا، اوراد و وظائف کرتے رہے، شفایابی کے لیے اسباب سے منہ نہیں پھیرا، اللہ تعالی کی طرف سے دی گئی ہر نعمت کا شکر بجالیا، گو ان کی زندگی والد بزرگوار کا آئینہ اور مشائخ کرام کا نمونہ تھی۔ اپنی زندگی کی ابتدائی لمحات حضرت قاری صاحب علیہ الرحمہ رقم کرتے ہوئے خود لکھتے ہیں

نام و نسب اور مسکن حقیر فقیر محمد اختر رضا اخلاقی القادری ابن حافظ الشاہ اخلاق احمد نوری یوسفی تیغی ابن قطب الارشاد حافظ اسحاق احمد چشتی نور اللہ مرقدہ ابن عبد اللہ (عرف چولہائی میاں مرحوم) ابن عبد الشکور مراد علی میاں (عرف چھتن میاں مرحوم) ابن مراد علی میاں مرحوم ابن منن میاں کھرساہا پوسٹ لہوریا تھانہ بیلا ضلع سیتامڑھی

ولادتِ: 21 ربیع الاخر 1399ھ بروز بدھ، بمطابق 21 مارچ 1979ء۔
مقام کھرساہا، میں والدہ ماجدہ آمنہ خاتون بنت حاجی صوفی نور محمد رحمۃ اللہ علیہ ابن سبحان علی مرحوم کی گود میں ہوئی۔

تعلیم و تربیت: ابتدائی تعلیم اور قرآن شریف کا مکمل حفظ دارالعلوم ملت اسلامیہ تیغیہ سمرا میں اپنے والد محترم قبلہ علیہ الرحمۃ سے کیا اور رسم ختم قرآن حفظ 25 صفر المظفر ۱۴۱۶ھ بروز دوشنبہ بموقع عرس مقدس اعلی حضرت علیہ الرحمۃ پر بحسن خوبی منعقد ہوا، دارالعلوم ملت اسلامیہ اسلامیہ تیغیہ سمرا کی مسجد میں والد محترم نے توشہ آبادانی بنوا کر فاتحہ دی اور ساتھ ہی علما و حفاظ کی موجودگی میں دستار حفظ باندھی گئی، خصوصاً اپنے ہاتھوں سے دستار حفظ کا تاج رکھا، پھر قرآن مقدس کا دور والد محترم کو سناتے رہے اور ساتھ ہی حضرت حافظ و قاری امجد علی خان بھی سنا کرتے، اس سال رمضان المبارک میں تراویح ختم قرآن اپنے گھر پر مکمل کیا، بعد عید الفطر سمرا، بتیا ضلع مغربی چمپارن دور سنانے کے لیے چلا گیا، وہاں حافظ بادشاہ صاحب علیہ الرحمہ کے مدرسے میں تقریباً ایک سال دور سنایا اور دوران تعلیم حافظ بادشاہ علیہ الرحمہ (سنی عالم، جید بزرگ اور سمرا ادارہ کے بانی تھے) کے مزار پر فاتحہ خوانی کر کے کسب فیض بھی کرتا رہا، اس وقت وہاں کے استاذ حافظ نور محمد جو کہ نابینا اور سنی تھے، افسوس وہ مدرسہ اب بدمذہبوں کے قبضہ میں ہے، پھر 1417ھ میں تراویح کی نماز میں ایک ختم مجولیا بازار ضلع سیتامڑھی میں اور ایک ختم گھر پر سنایا، پھر ابا حضور نے مدرسہ فرقانیہ لکھنؤ قرآن مقدس کے دور کے لئے خود جا کر داخلہ کرایا۔ تقریباً 1996ء سالانہ جلسہ جشن رحمۃ للعالمین کانفرنس سمرا کے حسین موقع پر ایک نمبر پر دستار بندی کا تاج بدست حضور محدث کبیر اطال اللہ عمرہ سر پر سجایا گیا اور سنہ 1997ء میں مدرسہ عالیہ فرقانیہ کے استاد حافظ و قاری سرفراز عالم سے دور اور قرأت بروایت حفص قاری سبعہ و عشرہ قاری ظفیر الدین و قاری زبیر عالم صاحبان سے پڑھتے رہے، 1996ء سے 1998ء تک فرقانیہ میں ان اساتذہ کے زیر درس رہا۔ لکھنؤ کے اساتذہ قرأت میں حضرت قاری احمد ضیاء ازھری کے درس قرأت میں چند دنوں تک شامل رہا اور حضرت قاری یوسف صاحب سے بھی استفادہ کیا اور قاری برھان الحق سے بعض اسباق سبعہ قرأت پڑھنے کا موقع ملا، اس درمیان تقریباً 1996ء سے 1998ء تک تراویح رامپور ہاٹ بنگال میں سنایا اور اسی سال بعد رمضان المبارک والد صاحب علیہ الرحمہ نے دارالعلوم ملت اسلامیہ تیغیہ سمرا میں بحیثیت مدرس شعبہ حفظ میں مقرر فرمالیا۔

بیعت

آپ خود لکھتے ہیں:

سنہ ۱۹۸۳ء جلالۃ المشائخ حضور صوفی الشاہ محمد یوسف تیغی علیہ الرحمہ سے والدہ ماجدہ مرید ہورہی تھی تو والد محترم نے مجھ ناچیز کو بھی شریک بیعت فرمالیا تھا۔

طالب

سنہ ۱۹۹۶ء میں حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا صاحب قبلہ ازھری رحمۃ اللہ علیہ سے طالب ہوا،

میرے ہاتھ کو اپنے دست حق پرست پر گرفت کیا پھر میں سلوک بیعت و طالب ہوا اور حضرت نے دیر تک دعا فرمائی"""۔

سرکار غازی علیہ الرحمہ ایمان، جرات اور انقلاب کی علامت

آصف جمیل امجدی

چودہ رجب المرجب وہ مقدس دن ہے جب غازی سرکار بہرائچی علیہ الرحمہ کی یاد میں ان کے عرس پاک کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ یہ دن اہلِ ایمان کے لیے تجدیدِ عہد کا پیغام لاتا ہے کہ وہ اپنے دلوں میں عشقِ رسول ﷺ کی شمع روشن رکھیں اور غازی سرکار کے مجاہدانہ کردار کو اپنی زندگی کا نصب العین بنائیں۔

غازی سرکار بہرائچی علیہ الرحمہ کی زندگی ایک مجسمۂ انقلاب تھی، جو ظلم و استبداد کے اندھیروں میں حق و صداقت کا آفتاب بن کر چمکی۔ آپ نے دینِ اسلام کی سربلندی کے لیے ہر قسم کی قربانی کو گوارا کیا اور باطل کے سامنے کبھی سر نہیں جھکایا۔ آپ کی تلوار عدل و انصاف کی محافظ تھی اور آپ کا دل خوفِ خدا سے لبریز۔ آپ کے مجاہدانہ کارنامے نہ صرف روحانی فیضان کے مظہر ہیں بلکہ امتِ مسلمہ کے لیے عمل و ہمت کا مینارۂ نور بھی ہیں۔

غازی سرکار بہرائچی علیہ الرحمہ نے اپنے دور میں ایسے انقلابی اقدامات کیے جنہوں نے ظلم و جبر کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا۔ آپ کا پیغام یہ تھا کہ "دینِ حق کی سربلندی کے لیے مومن کو اپنی جان، مال، اور ہر عزیز شے کو قربان کرنے سے دریغ نہیں کرنا چاہیے"۔ آپ کے عزمِ صمیم اور مجاہدانہ جدوجہد نے نہ صرف آپ کے وقت کے دشمنانِ اسلام کو شکست دی بلکہ آج بھی امت کو ظلم کے خلاف اٹھ کھڑے ہونے کا درس دیتی ہے۔

اٹھ کہ ظلمت کو مٹادے یہ چراغ ہمت
یہی غازی کا سبق ہے، یہی راہ جنت

عشقِ رسول ﷺ کا محور:-

آپ علیہ الرحمہ کی ذاتِ گرامی عشقِ رسول ﷺ کا کامل مظہر تھی۔ آپ کی زبان پر ہمیشہ درود و سلام کے نغمے جاری رہتے، اور آپ کا دل حضور نبی اکرم ﷺ کی محبت سے معمور رہتا۔ آپ کی مجاہدانہ جدوجہد میں عشقِ رسول ﷺ کی یہ شمع ہر قدم پر رہنمائی کرتی رہی۔

غازی سرکار بہرائچی علیہ الرحمہ کی حیاتِ مبارکہ ہمیں یہ درس دیتی ہے کہ حق کے لیے کھڑے ہونا مومن کی اولین ذمہ داری ہے۔ آج کے دور میں جب امت مختلف آزمائشوں کا شکار ہے، غازی سرکار کی زندگی ہمیں ظلم و جبر کے خلاف جدوجہد کا درس دیتی ہے۔

چودہ رجب المرجب کا یہ دن ہمیں غازی سرکار بہرائچی علیہ الرحمہ کے انقلابی پیغام کو عام کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ یہ دن تجدیدِ عہد کا دن ہے، کہ ہم ان کی مجاہدانہ تعلیمات کو اپنائیں اور دینِ حق کی سربلندی کے لیے اپنی زندگیاں وقف کریں۔

سلام اس غازی پہ جس نے حق کا پرچم بلند کیا
سلام اس مردِ حق پہ جس نے باطل کو پست کیا

ایک فکر اہل خرد کے نام!!

عالمہ تبسم رضوی حنفی

یقیناً اللہ تبارک و تعالی کا ہم سب پر کروڑوں کھربوں عربوں بار احسان عظیم کرم بالائے کرم ہے اللہ تبارک و تعالی نے ہم سب کو ہر چیز عطا فرمائی ہے کوئی ایسی چیز نہیں جو اللہ تبارک و تعالی نے ہمیں عطا نہ فرمائی ہو ایک ایک چیز پر غور کریں اور سمجھیں کہ ہر چیز کو میرے رب نے ہمیں کیوں عطا فرمائی ہے جب غور کریں گے تو ہمیں پتہ چلے گا کہ ہر چیز ہمارے رب نے ہمارے فائدے کے لیے عطا فرمائی ہے، جب میرے رب نے ہم کو ہر چیز ہمارے فائدے کے لیے عطا فرمائی ہے، تو پھر ہم آنکھ والے ہو کے اندھے، کان والے ہو کے بہرے، زبان والے ہو کے گونگے، عقل والے ہو کے بے عقل کیوں بنے ہوئے ہیں؟ یقیناً ہماری کوئی بھی چیز بے مقصد نہیں پیدا کی گئی۔ تو پھر ہم کمزور بنے کیوں بیٹھے ہیں؟ ہم اپنی طاقت کو مجروح کیوں کر رہے ہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم بزدل ہیں اب ہمیں دنیا کی لالچ سے باہر آنا چاہیے اب ہمیں اپنی نیند کی آغوش سے بیدار ہونا چاہیے (غفلت موت ہے) ہمیں اپنی غفلت کو دور کرنا چاہیے ذرا سوچے تو صحیح رب نے ہم پر کتنا بڑا عظیم احسان فرمایا ہے، ان میں سب سے بڑا کرم اپنا محبوب ﷺ عطا فرما کر کیا ہے، اس سے بڑا کرم اپنے محبوب کا امتی بنا کر کیا ہے، جس کے پاس اتنا اعلی محبوب ہو جس کے پاس اتنا کریم رسول ہو وہ بھلا کمزور اور بزدل ہو سکتا ہے؟ یقیناً اس کا جواب ہوگا نہیں۔ افسوس کہ ہم نے غور نہیں کیا کہ ہم طاقتور ہیں یا کمزور، ہم نے تو بس یہی سمجھ لیا ہے کہ ہم کمزور ہیں لیکن در حقیقت ہم طاقتور ہیں، کیوں کہ کمزور تو وہ ہوتے ہیں جس کو صرف اپنے ہتھیار پر یقین ہو اور طاقتور وہ ہوتے ہیں جس کے پاس محبوب رب العالمین ہو جس کو اپنے رب قدیر محبوب داور پر یقین کامل ہو ہاں ہاں! وہی سچے پکے مومن ہوتے ہیں اور وہی طاقتور ہوتے ہیں، ہم جس مقام و سفر پر ہیں یقیناً یہ مقام و سفر بہت ہی خوبصورت اور نہایت ہی اعلی ہے، لیکن کیا ہم نے غور کیا ہے کہ اس خوبصورت مقام کو ہم کہاں ضائع کر رہے ہیں، کیا ہم نے غور کیا ہے کہ اس اعلی منازل کو ہم کس طرف طے کر رہے ہیں، یقیناً جواب ہو گا نہیں. تو اب ہمیں بیدار ہو کر غور کرنا اور اب کمربستہ ہو جانا چاہیے اور جب سوچنا و غور کرنا شروع کر دیں گے تو بس یقیناً ہم اپنے منازل کو طے کر لیں گے تو تمام راستے آسان ہو جائیں گے، زندگی کا سفر آسان ہو جائے گا اور ایک با مقصد زندگی کے بندھن میں بندھ کر رضائے الہی و رضائے رسول ﷺ کی خاطر ایک خوبصورت زندگی گزارنا شروع کر دیں گے اور یہی اصل کامیابی ہے اور یہی "فوز عظیم" ہے اور جو اپنی ازدواجی زندگی میں منسلک ہیں جن کو رب العالمین نے خوبصورت بیوی عطا فرمائی و آل اولاد جیسی نعمت سے سرفراز فرمایا وہ اپنے اہل خانہ میں عشق رسول عشق صحابہ صحابیت کے واقعے سنا کر ان کے مستقبل کو روشن کریں تاکہ اولاد اور بیوی ماڈرن بن کر زندگی گزارنا ناپسند کریں اور اسلامی نشو نما میں اپنے آپ کو ڈھالیں اور ہمہ تن کوشش کریں کہ ہمارے گھر کا ماحول اسلامی طریقے سے ہو تاکہ نہ صرف ہماری نسلیں بلکہ ہماری نسلوں کی بھی نسلیں مذہب اسلام سے اراستہ پیراستہ رہیں اور اسلامی سانچے میں رہ کر زندگی گزاریں اور یقیناً یہ کام ہم سب کر سکتے ہیں بس خالی ہمیں اپنی سوچ کو عروج بخشنا ہے اور امید کی رسی کو مضبوط و مستحکم کرنی ہے۔ جوانی کی دہلیز پر قدم رکھنے والوں!!! ذرا پیچھے مڑ کر دیکھو!! ہمارے اسلاف کو دیکھو! حضرت سیدنا صہیب رومی رضی اللہ تعالی عنہ (۲۷) سال کی عمر اور اتنے امیر باپ کے بیٹے تھے لیکن جب پیارے آقا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے چہرے والضحی کی زیارت ہوئی محبت مصطفی میں ایسے گم ہوئے کہ اتنے مالدار ہونے کے بعد بھی جب سرکار علیہ الصلوۃ والسلام ہجرت کر کے مدینہ شریف جا رہے تھے تو آپ نے بھی یہی فرمایا تھا کہ مجھے بھی مدینے جانا ہے، عشق مصطفی ﷺ جب سینے میں جوش مارتا ہے تو ہر تکلیف مثل گلاب کے معلوم ہوتی ٹھیک اسی طریقے سے "حضرت سیدنا صہیب رومی رضی اللہ تعالی عنہ" کو وہ کون سی ایسی اذیت تھی جو آپ کے گھر والوں نے آپ کو نہ پہنچائی تھی حتی کہ جسم سے کپڑے بھی چھین لیے تھے لیکن اس کے باوجود آپ نے اپنے آپ کو ٹاٹ میں چھپا کر سفر مدینہ کا ارادہ کر لیا، اتنی تکلیف پر بس نہیں کیا اس کے بعد بھی آپ کے گھر والے اجرت پر ڈاکوؤں کو لگا کر اس طریقے سے آپ کو لہو لہان کروایا کی ناک پھٹ گئی تھی لیکن آپ نے یہی فرمایا کہ مجھے مدینہ شریف جانا ہے، اللہ اللہ!! ادھر میرے آقا ﷺ شام کے وقت مسجد نبوی شریف میں داخل ہو رہے تھے اور بار بار اپنی گردن مبارک کو اٹھا اٹھا کر دیکھ رہے تھے صحابہ کرام پوچھتے ہیں کیا کوئی وفد و لشکر آ رہا ہے؟ سرکار ارشاد فرماتے ہیں نہیں۔ ۹ ویں دن جب حضرت سیدنا صہیب رومی رضی اللہ تعالی عنہ مدینہ شریف پہنچے تو صحابہ کرام نے آپکو دیکھ کر پہچان لیا، سرکار علیہ الصلوۃ والسلام نے سینے سے لگایا پھر اپنی چادر مبارک آپ کو اڑھائی، حضرت سیدنا صہیب رومی رضی اللہ تعالی عنہ ارشاد فرماتے ہیں: سرکار علیہ الصلوۃ والسلام نے جب سینے سے لگالیا "واللہ" میں اپنا سارا غم بھول گیا "اللہ اللہ" کتنا پر کیف منظر رہا ہوگا جب میرے کریم و مہربان رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اپنے سینے سے لگا رہے ہوں گے گویا فرشتے جھک کر سلامی پیش کر رہے ہوں گے گویا حوریں نور کے پھول کا صحرا پہنا رہی ہوں گی، تو اسی طریقے سے صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہمیں بھی اپنی زندگی کو راہ خدا میں عشق مصطفی ﷺ میں گزارنی ہوگی تاکہ جب ہم اس دنیا سے کوچ کریں تو سرکار علیہ الصلوۃ والسلام ہمارا انتظار کر رہے ہو اور ہم اپنے پیارے آقا ﷺ کے مبارک قدموں سے جا کر لپٹ جائیں اور ہم سب کہیں!

"اب تو پائے ناز سے میں اے فرشتوں کیوں اٹھوں"
"مر کے پہنچی ہوں یہاں اس دلربا کے واسطے"

یہ دنیا ہے دنیا کی زندگی میں کوئی نہ کوئی پریشانی کوئی نہ کوئی تکلیف تو آتی ہی ہے، تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم دین سے دور ہو جائیں عشق رسول سے دور ہو جائیں ہمارے صحابہ کرام کے عشق رسول کو دیکھیں اور اپنا ایمان خوب مضبوط کریں کیوں کہ ہمارے صحابہ کرام کی تکلیفوں سے ہماری تکلیفیں بہت کم ہیں بلکہ کچھ بھی نہیں ہے. ہم جس دور میں جی رہے ہیں اس دور میں ہر چیز کی آسانی ہے، ٹیکنالوجی کا دور ہے صحابہ کرام کا دور تو بہت دشواریوں کا دور تھا لیکن پھر بھی وہ اتحاد محبت عشق شریعتِ مصطفی ان تمام چیزوں پر مکمل عمل تھا آج ہم بہترین سے بہترین فرش پر اچھی قالینوں پر رہ کر افسوس نماز کی پابندی سے کوسوں دور نظر آتے ہیں، نبی کی سنت پر عمل کرنے اور اتحاد کے ساتھ رہنے میں کوسوں دور نظر آتے ہیں الغرض جس چیز میں بھلائی ہے اس سے ہم کوسوں دور ہوتے چلے جا رہے ہیں اور جن چیزوں میں نقصان ہے اس کے قریب ہوتے جا رہے ہیں، خدارا یہ کام بہت اسان ہے ہم کر سکتے ہیں چھوٹی چھوٹی غلطیوں کو نظر انداز کرنا ہے ذرا ذرا سی بات پہ غصہ ہونے کے بجائے ذرا سی مسکراہٹ اپنے چہرے پر سجالینا اس طریقے سے آپس کی رنجشیں بھی ختم ہو جائیں گی اور ایک اچھی زندگی ایک اچھا ماحول اپس کی اتحاد سے قائم ہو سکے گا۔

اسی طرح دیکھیے: حضرت سیدنا سلطان الاولیاء سید سالار مسعود غازی علی الرحمہ تقریباً (۱۸) سالہ نوجوانی زندگی کس طریقے سے ہمارے اسلاف نے اپنی جوانی کو راہ خدا میں وقف کر دیا عشق رسول میں قربان کر دیا، اسی طرح حضرت سیدنا محمد بن قاسم رضی اللہ تعالی عنہ کی چڑھتی جوانی کو دیکھیے وہ کس قدر خوف خدا رکھنے والے تھے، وہ کس قدر عشق رسول کے متوالے تھے، ہمارے اسلاف نے اپنی جوانی کو قربان کیا ہے تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی محبت میں اور یقیناً یہی قربانی عظیم قربانی ہے، خدارا ہوش میں آؤ اپنے وقار کو سمجھو! خدارا اپنی عزت اور ابرو کی حفاظت کرو خدارا اپنے آپ کو سمجھو "متاع الدنیا قلیل" (دنیا کا سامان بہت کم ہے) دنیا کی چند سالہ زندگی کی خاطر اپنی عاقبت خراب نہ کرو! دنیا کی جھوٹی تعریف سے منہ موڑ لو، دنیا دکھاتی شہد، پلاتی زہر ہے، دنیا سوائے ذلت و رسوائی کے کچھ نہیں دینے والی ذرا سوچو تو صحیح کہ ہم مؤمن ہیں اور کیا مومن ایسے ہی ہوتا ہے جیسے ہم جی رہے ہیں پلٹ آؤ اپنی رب کی طرف ہزار غلطیاں ہونے کے باوجود وہ عظیم ربِ کریم معاف فرما دے گا، اللہ کی رحمت روزانہ پکار و آواز دے رہی ہے، میرے بندوں لوٹ آؤ میری طرف اگرچہ تو بت پرست ہے، میں تجھے معاف کروں گا، تو کتنا ہی گنہ گار ہے میں تجھے بخش دوں گا، تم لاکھوں بار پیمانے وفا باندھ کر اگر توڑ چکے ہو تب بھی تجھے معاف کروں گا، تو پلٹ آ میری طرف، اسلام کے سائے میں رہ کر زندگی گزارنے والی میری بہنوں! ہمت و استقامت سے کام لو عزم مصمم کرو! کیوں کہ بکھرنے اور نکھرنے میں صرف نقطے کا فرق ہے ہم ہمت پیدا کریں گے تو نکھر جائیں گے اور اگر خود نہ چاہیں گے تو بکھر جائیں گے۔ "القرآن: لا تقنطوا من رحمه الله ان الله يغفر الذنوب جميعاً انه هو الغفور الرحيم" (اے میرے بندو) اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو بے شک اللہ تمام گناہوں کو معاف فرما دے گا یقیناً وہ بخشنے والا مہربان ہے) حالات کے پیش نظر کچھ الفاظ قلب میں ایسے پنہاں ہوتے ہیں جس کو بیان کرنا کافی مشکل ہوتا ہے وہ زبان پر آنے سے پہلے پہلے انکھوں میں اشک بن کر قید ہو جاتے ہیں۔

المختصر:- مغربی تہذیب مغربی نشو نما کو چھوڑ کر اسلامی طرز زندگی کو ہمیں اپنانا ہے، نماز اور پردے کی پابندی اور والدین کی خوش دلی کے ساتھ ان کی خدمت و ہر حکم کی تعمیل کا اگر ہم نے پختہ ارادہ کر لیا اور ہم اس پر قائم و دائم رہے تو ہماری زندگی خوشحال اور کامیاب گزرے گی اس طریقے سے ہماری دنیا اور اخرت بھی سنوار جائے گی۔ در حقیقت میرے رب جیسا کریم مہربان غفور الرحیم کوئی نہیں ہے، میرے رسول پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جیسا مشفق و مہربان کوئی نہیں ہے، سراپا حسن و جمال، سراپا نور مجسم، جن کے حسن کے آگے پوری کائنات پھیکی ہے جن کے حسن و جمال کو دیکھ کر شمس و قمر بھی شرم سے سر جھکا لیتے ہیں ایسے سراپا احسن و اجمل و اکمل نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف ہمیں نہیں جانا ہے۔ محبوب داور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی سیرت طیبہ میں اپنے آپ کو ڈھال کر اور اپنی زندگی کو خوشگوار بنا کر اور حقیقی کامیابی کا تاج سجا کر اس دنیا فانی سے رخصت ہونا ہے اور ہمیں اپنی دنیا و آخرت کامیاب بنانا ہے، کیونکہ ہم صدیق و فاروق و عثمان اور علی کے نوکر ہیں بدن میں خون حلالی ہے اور خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت سیدنا پیران پیر، روشن ضمیر، حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ و اعلی حضرت سرکار رضی اللہ تعالی عنہ و حضور مفتی اعظم ہند سرکار رضی اللہ تعالی عنہ و حضور پیر و مرشد حضور تاج الشریعہ سرکار رضی اللہ تعالی عنہ کے نوکر ہیں۔ زندگی میں ہر طرف رسوائیاں ہیں -- دامن مصطفی تھام لو اسی میں بھلائیاں ہے اللہ پاک ہم سب کو دین متین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خوب خوب دل و جان سے زیادہ خدمت کرنے اور عشق مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں ڈوب کر زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے، میرا کریم رب ہم سب کو علم دین مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم رضائے الہی کی خاطر سیکھنے اور سکھانے کی توفیق نصیب عطا فرمائے اور ہم سب کو ہمارے اسلاف کے طریقے سے زندگی گزارنے کی توفیق نصیب عطا فرمائے اور ہم سب کو عشق مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں مبارک موت نصیب عطا فرمائے میرا رب کریم میری اس تحریر کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر ہم سب کو عمل خیر اور اس پر ہمیشہ قائم و دائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور خاتمہ بالخیر نصیب فرمائے آمین ثم امین بجاہ شفیع المذنبین کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

دینی و علمی پیغام کی ایک جھلک

اکلاخور، ضلع بستی میں دینی و علمی پیغام کی ایک جھلک

شہزادۂ حضور فقیہ ملت حضرت مولانا مفتی ازهار احمد امجدی مصباحی ازہری صاحب قبلہ (استاذ: مرکز تربیت افتا او جھاگنج بستی) ایک بے حد متحرک و فعال و قابل صد افتخار شخصیت ہیں، آپ آفاقی و انقلاب آفریں قول "کام کے آدمی بنو، کام ہی آدمی کو معزز بناتا ہے" کے مظہر و مصداق ہیں، آپ کے دینی خدمات کا دائرہ اور علمی و تحقیقی سرگرمی روبہ عروج ہے، جہاں آپ فی الوقت مرکز تربیت افتا کی صدارت و دیگر اہم ذمہ داریوں کی قیادت کا فریضہ انجام دے رہے ہیں، وہیں علم و عمل کا چراغ روشن کرنے کی خاطر علاقائی سطح پر بہ کثرت تبلیغی دورہ فرماتے رہتے ہیں۔

اور الحمد اسی سلسلۂ ذہب کی آج ایک اہم کڑی تھی کہ "اکلاخور" نامی علاقہ میں کامیاب دورہ فرمایا، وہاں کے لوگوں سے آپسی بات چیت کے بعد حالات کا جائزہ لیا، معلوم ہوا کہ جلد ہی ایک ادارہ کا قیام ہونے والا ہے تو آپ نے سراہتے ہوئے حوصلہ افزائی کی اور کچھ ضروری نکات ارشاد فرمائے۔

پھر جمعہ میں دینی و عصری تعلیم کی اہمیت و معنویت پر قرآن و احادیث کی روشنی میں تشفی بخش خطاب فرمایا اور پیغام دیا کہ تعلیم، دین و دنیا کی بھلائی و سربلندی، شاہراہ ارتقا پر گامزن ہونے کا بہترین ذریعہ اور سماجی و معاشرتی خرابیوں کی روک تھام کے لیے نہایت ہی سود مند ہے. نماز کے حوالے سے بھی ضروری باتیں بتائی، پھر دور حاضر کا بڑا خطرناک فتنہ "فتنۂ ارتداد" پر انتہائی پر مغز گفتگو کی، اس کے بھیانک نتائج کو ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ گارجین و ذمہ داران پر لازم ہے کہ وہ اپنی بچیوں کی کڑی نگرانی کریں اور شرعی طور پر تربیت کرنے کی بھرپور کوشش کرتے رہیں. پھر جمعہ بعد مصلیان حضرات سے ضروری امور پر مخاطب ہو کر اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت، روز و شب کی نشست و برخاست پر توجہ دینے اور قائم ہونے والے ادارہ کی ہر اعتبار سے حمایت و تعاون کرنے ترغیب دلائی. اس کے بعد وہاں سے روانہ ہو گیے. اس اہم دورے میں مولانا ابو الحیات مصباحی، مولانا حشمت مصباحی، مولانا شفیق اور راقم الحروف بھی شریک تھے۔

واقعی مفتی صاحب کا اس عدیم الفرصتی کے دور میں اپنا قیمتی وقت نکال اس طرح سے علاقہ علاقہ دورہ کرنا، قوم کے اندر علمی و دینی حمیت و احساس بیدار کرنا قابل تحسین ہے اور لائق تبریک و تقلید بھی. کچھ دن ہی پہلے ایک علاقہ میں جا کر وہاں کے بند مدرسہ کو دوبارہ شروع کرانے کے حوالے سے کامیاب دورہ فرمایا تھا۔

مثل خورشید سحر فکر کی تابانی میں
بات میں سادہ و آزاد , معانی میں دقیق
میری آرزو یہی ہے کہ ہر اک کو فیض پہنچے
میں چراغ رہ گزر ہوں مجھے شوق سے جلاؤ

باری تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ مفتی صاحب کے اس مشن کو دوام بخشے، دارین کی کامرانی سے شاد کام کرے، علم و عمل خلوص و للّٰہیت میں روز بہ روز ترقی دے اور ہم سب کو اسی طرح دین و سنت کی خدمت کرنے، اور اپنی ذمہ داری نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین یارب العالمین بجاہ النبی الکریم الامین ﷺ

عبد السبحان بزمی مصباحی، مدھوبنی بہار
متخصص فی الفقہ: مرکز تربیت افتا او جھاگنج بستی

آہ ہمارے ایک اور محسن اپنے مالک حقیقی سے جا ملے

حضرت بہادرگنج ضلع کشن گنج کے ایک گاؤں کے باشندے تھے۔ حضرت سے پہلی ملاقات اور مختصر سی گفتگو نے میرے قلب پر گہرا اثر ڈالا۔ جن کی زبان فیض ترجمان ہمیشہ اعلی حضرت مفتی اعظم ہند اور تاج الشریعہ علیہم الرحمہ کے ذکر جمیل سے رطب اللسان رہتی تھی۔ آپ نے اپنی بلند اخلاق کا مظاہرہ فرما کر سینکڑوں لوگوں کے قلوب میں اپنی محبت و الفت کا چراغ روشن فرما دیا۔

ہمیشہ خدمت خلق میں کوشاں رہنے والی عظیم شخصیت عالم نبیل فاضل جلیل ناشر مسلک اعلی حضرت، شاگرد حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ و مولانا حسیب الرحمن منظری صاحب علیہ الرحمہ داغ مفارقت دے کر ہمیشہ کے لیے چین کے باغات میں چل بسے۔

حضرت تقریباً بیالیس سال تک اپنے علم فضل اور اخلاق حسنہ سے اہل بہادرگنج و اطراف کو سیراب کرتے رہے۔ برائیوں کی روک تھام اور سد باب کے لیے بغیر نذرانہ کے میلاد و فاتحہ و جلسہ کی محافل میں شرکت فرماتے۔ لوگوں کو پند و موعظت فرما کر راہ راست پر گامزن فرماتے رہے۔

آپ مرکز اہل سنت منظر اسلام بریلی شریف کے قدیم فارغین اور حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے شاگرد و خوشہ چین میں سے ایک ہیں۔ جہاں آپ نے علم و فضل کے لؤلؤ و موتی جمع فرمایا وہی معاً تصوف و عملیات پر بھی خاصہ توجہ فرمائی اور احکام خداوندی کے خلاف روگردانی سے ہمیشہ دور رہے۔

آپ کی تحریک کا مقصد لوگوں کو خدا سے قریب کرنا اور شیطانی راستے سے بچانا تھا جس پر آپ کی کوششیں بار آور ہوتی ہوئی دکھائی دیں۔۔ اور آپ نئی نسل کے علما و فارغین کے لیے بہترین آئیڈیل ہیں۔ آپ کی بیالیس سالہ خدمات آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ آپ کی گفتار و کردار میں ایسی جاذبیت تھی کہ بڑے سے بڑا گناہ گار بھی چند منٹ کی صحبت بافیض سے ہمیشہ کے لیے تائب ہو کر نادم و شرمندہ ہوتا اور آپ کی بارگاہ سے عزم مصمم کر کے جاتا۔ کہ آج کے بعد یہ برا کام نہیں کروں گا۔

مزاج میں بلا کی نرمی تھی۔ ہمیشہ ٹھنڈے مزاج سے کلام فرماتے، جس کے باعث مخاطب آپ سے متأثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔

آپ صاف گو راست گو تھے، ہمیشہ بزرگان دین کے معمولات پر چلنے کی ترغیب فرماتے اور کہتے اسی میں ہماری دنیوی و اخروی کامیابی مستتر ہے۔

آپ کا ہمارے درمیان سے رخصت ہو جانا ایک ایسی خلا ہے جس کی بھرپائی کرنا مشکل تر ہے۔

ابر رحمت تیرے مرقد پہ گہرباری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے
فنا کے بعد بھی باقی ہے شان رہبری تیری
خدا کی رحمتیں ہوں اے امیر کارواں تجھ

اللہ آپ کے درجات کو بلند فرمائے۔ اور آپ کی خدمات کو قبول فرما کر بلندی درجات کا سبب بنائے آمین۔

از قلم: بلال رضوی مصباحی عفی عنہ
ساکن: نوری چوک ٹھاکر گنج کشن گنج بہار

بچوں کی اُردو تعلیم: تعارف و تجزیہ

تبصرہ نگار: محسن رضا ضیائی
اُستاذ: شعبۂ عربی و فارسی (دی دکن مسلم انسٹی ٹیوٹ، کیمپ، پونہ، مہاراشٹر)

زبان اظہارِ رائے کے ساتھ ساتھ تحریر و کتابت کا ایک بہترین اور موثر ذریعہ ہے، جو نہ صرف لوگوں کو کمیونیکیشن میں مدد کرتی ہے بلکہ ایک دوسرے کے تعارف کا زینہ بھی ثابت ہوتی ہے۔ اسی لیے اِس کو ہر قسم کی تعلیم میں سرِفہرست رکھا گیا ہے اور اس کے سیکھنے کے اصول و قواعد وضع کیے گئے تاکہ پہلے زبان سے آشنائی حاصل ہو اس کے بعد باقی مراحل طے کیے جاسکیں۔ زبان کی درستی اور اور اس کی خوب صورتی کو برقرار رکھنے کے لیے ان اصول و قواعد کی پیروی کرنا نہایت ہی ضروری ہوتا ہے، کیوں کہ زبان کو ان کے بغیر سیکھنا بغیر ستونوں کے عمارت کھڑی کرنے جیسا ہے، اسی لیے زبان کے سیکھنے اور سکھانے میں اِن کا بہت ہی اہم رول ہوتا ہے۔ دنیا کی تمام زبانوں میں اردو بھی ایک ایسی زبان ہے، جس کے سیکھنے اور استعمال کرنے کے بھی اصول و قواعد ہیں، جن کی روشنی میں اُردو زبان کو درست املا و انشا اور خوب صورت طرز ادا سے لکھا اور استعمال کیا جاتا ہے۔ اُردو زبان کی بات کی جائے تو دنیا کی تمام بڑی زبانیں جو عالم گیر سطح پر بڑی سرعت و تیزی کے ساتھ اپنا دائرہ وسیع کر رہی ہیں، اس دوڑ میں اُردو زبان بھی شانہ بشانہ ہے، جو تقریباً پوری دنیا میں بولی، پڑھی اور لکھی جا رہی ہے۔ خاص طور سے برّصغیر ہند و پاک میں اس کے لکھنے پڑھنے اور بولنے والوں کی تعداد دگر ممالک سے کئی گنا زیادہ ہے، اِس کی عالمی شہرت و مقبولیت، تہذیب و ثقافت کو دیکھتے ہوئے آج سے چند ماہ قبل اقوامِ متحدہ نے بھی اِسے اپنی سرکاری اور دفتری زبان تسلیم کر لیا ہے۔ واقعی یہ ایک ایسی شیریں زبان ہے جس کے اندر ادب و شائستگی، سلاست و شیفتگی اور الفاظ و معانی کی سراپا جلوہ آرائی موجود ہے، بلکہ اِس میں ادب و شاعری کے ساتھ ساتھ قرآن و احادیث، فقہ و تفسیر اور تاریخ و سیر پر مشتمل نہایت ہی علمی، تحقیقی اور انتہائی قیمتی سرمایہ بھی محفوظ ہے۔ لہذا یہ اِس امر کی متقاضی ہے کہ اِس کو اس کے اصول و قواعد کی روشنی میں صحیح و درست طور پر لکھا اور استعمال کیا جائے۔

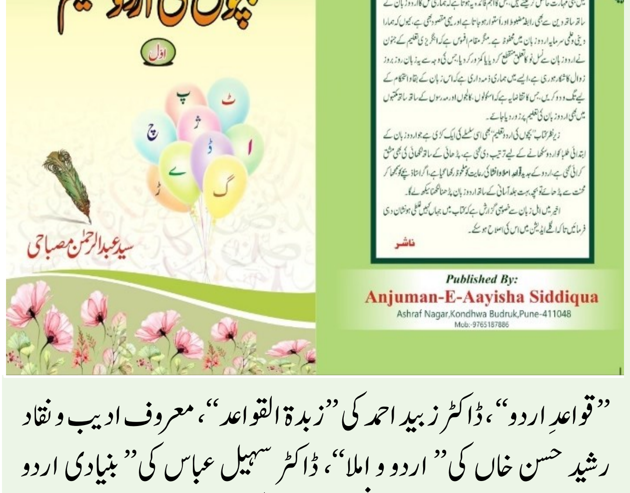

"قواعدِ اردو"، ڈاکٹر زبید احمد کی "زبدۃ القواعد"، معروف ادیب و نقاد رشید حسن خاں کی "اردو و املا"، ڈاکٹر سہیل عباس کی "بنیادی اردو قواعد" اور مولانا اختر حسین فیضی مصباحی کی "قواعد املا و انشا" اس اہم موضوع پر نہایت ہی تحقیقی اور جامع کتب ہیں، جو اردو زبان میں ایک معتبر و مستند حوالہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔

اِس کتاب کی سب سے اہم اور خاص بات یہ ہے کہ مدارسِ عربیہ میں پڑھائی جانے والی معروف کتاب "قواعدِ املا و انشا" کے مصنف حضرت مولانا اختر حسین فیضی مصباحی صاحب نے اس کی نظرِ ثانی فرما کر اس کی قدر میں چار چاند لگا دیے۔

9765187886/9921934812